Scanned by CamScanner

فہرست مضامین بہشتی ثمر حصہ اوّل

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

بعد الحمد والصلوٰۃ عرض ہے اسمیں کوئی شک نہیں کہ بہشتی زیور مؤلفہ حضرت مرشدنا ومقتدانا حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت فیوضہم وبرکاتہم تعامل وتداول سے ایک نافع کتاب ثابت ہوتی مگر چونکہ دراصل یہ کتاب عورتوں کے لئے لکھی گئی تھی اس لئے مردوں کے مسائل کے لئے خاص تنبیہات وتتمات کی ضرورت ہوئی چنانچہ اسی ضرورت کے دفعیہ کے لئے بہشتی گوہر تالیف کیا گیا مگر اس میں مشکل مسائل تبعاً آگئے اور بہشتی زیور مطبوع جدید میں شرمناک مسائل کا مجموعہ بھی اخیر میں کر دیا گیا تاکہ مبتدیوں کو پڑھانے میں دقت نہ ہو مگر تاہم مبتدی بچوں کے لئے اسکی ضرورت تھی کہ ابتداء میں بالخصوص ضروری سہل مسائل کا انتخاب پڑھایا جاوے اور چونکہ پنجاب وغیرہ کے رسائل ہر دو بابت ناکافی معلوم ہوتے اسلئے اسوقت مکاتب اسلامیہ کی طرف سے ایسے رسالہ کی ضرورت محسوس کی گئی چنانچہ ڈپٹی انسپکٹر صاحب مکاتب اسلامیہ کی طرف سے ایسے رسالہ کی تحریک ہوئی کی گئی بنا بریں بمضمون تعاونوا علی البر والتقوی یہ تلخیص مسمی بہشتی ثمر محض ابتغاءً للہ برائے افادہ طلباء مدارس اسلامیہ خصوصاً وعام المسلمین عموماً تالیف کیا گیا جسمیں حسب ذیل امور کی رعایت ملحوظ رکھی گئی ہے۔

۱۔ جو مسائل مبتدیوں کیلئے نہایت ضروری و سہل تھے بہشتی زیور حصہ اول و دوم و سوم سے انتخاب کیے گئے جو شرمناک مسائل تھے قبل از ضرورت سمجھ کر نہیں لیے گئے

۲۔ حاشیہ پر بعض مقامات کی توضیح کی گئی ہے جن پر حقیر کا نام لکھا ہے وہ احقر کی طرف اور جن پر قولہ عفی عنہ لکھا ہے وہ حافظ محمد لئیق صاحب مرادآبادی کی طرف منسوب کیے جاویں۔

Scanned by CamScanner

۳ ۔ سجدۂ سہو کے بیان میں اکثر مسئلوں میں ان واجبات کو بھی مابین قوسین لکھ دیا ہے جن کے ترک سے سجدۂ سہو واجب ہوا ہے تاکہ طالب علم کی نظر وسیع ہو جاوے اور واجبات صلوٰۃ کی مشق و یادداشت ہو جاتے۔

۴ ۔ سوالات مشقیہ کا اضافہ ہر باب کے اخیر میں کر دیا گیا ہے معلم کو چاہیئے باب کے ختم ہو جانے کے بعد ان سوالات کی مشق ضرور کرادیں تاکہ طالب العلم کو مسائل ذہن نشین ہو جاویں۔

۵ ۔ اس تلخیص کے دو حصے کر دیئے گئے ہیں تاکہ مقتدیوں کیلئے حسب موقع ششماہی یا سالانہ کورس متعین کرنے میں سہولت ہو۔

۶ ۔ بعض جگہ متن میں مابین قوسین حسب رعایت مقامات حافظ محمد الیسین صاحب نے کچھ اضافے بھی کیے ہیں جو امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالےٰ بہت مفید ثابت ہونگے۔

۷ ۔ اس انتخاب کو پڑھا کر بہشتی زیور کے کل حصے بالتفصیل پڑھا دیئے جاویں تاکہ پڑھے ہوئے مسائل پختہ بھی ہو جاویں اور تفصیلی و مشکل مسائل کے ذہن نشین ہونے کی قابلیت بھی اموقت تک پیدا ہو جائے اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے طالب علم بہشتی زیور کے کل حصے نہ پڑھ سکے تو اس تلخیص سے تو ضروری مسائل سے واقفیت ہو جائے گی۔

۸ ۔ چند ضروری باتوں کی اطلاع خاتمہ میں درج ہے اسکو بھی ملاحظہ کر لیا جاوے۔

۹ ۔ اس تالیف میں حافظ محمد الیسین صاحب مرادآبادی نے ہر طرح کی امداد فرمائی ہے، اسلئے امید ہے کہ اصل مؤلف بہشتی زیور حضرت مولانا مد ظلہم اللہ تعالےٰ نیز اس ناکسار و حافظ صاحب موصوف اور ناشر کے حق میں مستفیدین دعائے خیر سے دریغ نہ فرمائیں۔

یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۴۵ھ — کتبہ الاحقر محمد عیسیٰ عفی عنہ

Scanned by CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

عقیدوں[1] کا بیان

عقیدہ۔ تمام عالم[2] پہلے بالکل ناپید تھا پھر اللہ تعالےٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔

عقیدہ۔ اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا نہ اسکے کوئی بی بی ہے اور کوئی اسکے مقابل[3] کا نہیں۔

عقیدہ۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

عقیدہ۔ وہ زندہ ہے ہر چیز پر اسکو قدرت ہے کوئی چیز اسکے علم سے باہر نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے، سنتا ہے، جو چاہے کرتا ہے کوئی اس کی روک ٹوک کرنے والا نہیں وہی پوجنے کے لائق ہے اسکا کوئی ساجھی نہیں اپنے بندوں پر مہربان ہے سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہی ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں، دعا قبول کرنے والا ہے، اسی نے سب کو پیدا کیا وہی قیامت میں پھر پیدا کرے گا، وہی جِلاتا ہے وہی مارتا ہے۔ اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی باتیں اس کو حاصل ہیں بری اور نقصان کی کوئی صفت اس میں نہیں نہ اسمیں کوئی عیب ہے۔

عقیدہ۔ اس کی سب صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور اس کی کوئی صفت

---

[1] لوگوں کے دل میں پکّے طور سے خیال جم جانے کا نام عقیدہ اور یقین ہے۔ پس جو شخص عام طور سے ان لکھے ہوئے عقیدوں کو نہ جانے یا مذاق اڑاوے اس کو ہرگز مسلمان مت سمجھو انہیں عقیدوں کو عقائد اسلامی اور اسکے ماننے والے کو مسلمان کہتے ہیں اب تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ یہ کتنی ضروری بات ہے، ۱۲ ناقل

[2] عالم کے معنی ہیں جہان زمین و آسمان وغیرہ پہلے کچھ نہ تھا ۱۲ [3] یعنی برابری کے لائق نہیں ۱۲

کبھی نہیں جا سکتی۔

عقیدہ۔ بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے گناہ کے کام سے اللہ میاں ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔

عقیدہ۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔

عقیدہ۔ کوئی چیز خدا کے ذمہ ضروری نہیں وہ جو کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے

عقیدہ۔ بہت سے پیغمبر[1] اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتلانے آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں گنتی اُن کی پوری طرح اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے ان کی سچائی بتلانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی اور مشکل مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں، ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام[2] تھے اور سب کے بعد ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی درمیان میں ہوئے ان میں بعضے بہت مشہور ہیں جیسے حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اسحٰق علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام یعقوب علیہ السلام۔ یوسف علیہ السلام۔ داؤد علیہ السلام سلیمان علیہ السلام۔ ایوب علیہ السلام یحیٰی علیہ السلام۔ ہود علیہ السلام شعیب علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام۔

عقیدہ۔ سب پیغمبروں کی گنتی اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتلائی اسلئے یوں عقیدہ رکھے

---

[1] ایسے ہی لوگوں کو نبی اور اللہ کے رسول بھی کہتے ہیں ۱۲

[2] سب سے پہلے نبی آدم علیہ السلام ہی ہیں اور آپ ہی سب آدمیوں کے والد ہیں حوا علیہا السلام آپ کی زوجہ تھیں جو ہم تمام آدمیوں کی والدہ ہیں آدم علیہ السلام کی قبر ہندوستان کے جنوب جزیرہ لنکا میں ہے اور حوا علیہا السلام کی جدہ (ملک عرب) میں ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ ناقل عفی عنہ

اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں جو ہم کو معلوم ہیں اُن پر بھی اور جو نہیں معلوم اُن پر بھی۔

عقیدہ۔ پیغمبروں میں بعضوں کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے سب میں زیادہ مرتبہ ہمارے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آسکتا، قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپ ان سب کے پیغمبر ہیں۔

عقیدہ۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکے سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پہنچایا اور پھر مکہ میں پہنچادیا اسکو معراج کہتے ہیں۔

عقیدہ۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے اُن کو فرشتہ کہتے ہیں بہت سے کام ان کے حوالہ ہیں وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے جس کام میں لگا دیا ہے اُس میں لگے ہیں ان میں چار[1] فرشتے بہت مشہور ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت میکائیل[2] علیہ السلام حضرت اسرافیل علیہ السلام حضرت عزرائیل علیہ السلام۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتی ان کو جن کہتے ہیں۔ ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں۔ ان کے اولاد بھی ہوتی ہے ان میں سب سے زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔

---

[1] ان فرشتوں کے کام یہ ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پاس سے نبیوں کے پاس حکم پہنچاتے ہیں جس کو وحی کہتے ہیں۔ ۱۲

[2] میکائیل علیہ السلام کے سپرد بندوں کو روزی پہنچانا ہے۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام جب قیامت قریب آئے گی تو صور پھونکیں گے حضرت عزرائیل علیہ السلام روح قبض کرتے ہیں ۱۲ ناقل عفی عنہ

عقیدہ: مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا اور پیغمبر صاحب کی خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں ان باتوں کو کرامت[1] کہتے ہیں۔

عقیدہ: ولی کتنے ہی بڑے درجہ کا ہو جاوے۔ نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ: خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر جب تک ہوش حواس باقی ہوں شرع کا پابند رہنا فرض ہے نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی جو گناہ کی باتیں ہیں اس کے لئے درست نہیں ہو جاتیں[2]۔

عقیدہ: جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی دیوے تو وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی دھندا ہے اس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہیئے۔

عقیدہ: ولی لوگوں کو بعض بھید کی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں اس کو کشف[3]

---

[1] ولی کے لئے کرامت شرط نہیں ہے یعنی ایسے شخص سے اگر ایسی باتیں نہ ظاہر ہوں تو یوں نہیں کہہ سکتے کہ یہ ولی نہیں توبہ توبہ۔ بلکہ ایسے آدمی سے اگر اس طرح کی باتیں ظاہر ہوں تو انکار مت کرو اس کا نام کرامت ہے ۱۲ ناقل عفی عنہ

[2] اس لئے جس کو شریعت کے خلاف دیکھو اس کے پاس تک مت بیٹھو نہ اُن کی چالبازی کو کسی نے خوب کہا

کار شیطان می کند نامش ولی　　گر ولی این ست لعنت بر ولی ۱۲ ناقل

[3] یہ بھی ولی کے لئے شرط نہیں بلکہ اس کے لئے اسلام و ایمان ہونا بھی شرط نہیں پس اگر کسی کو کشف ہو اور اس کی حالت شریعت کے موافق نہ ہو تو اس کو ولی سمجھنا جائز نہیں اور جس کی حالت موافق کتاب و سنت ہو چاہے اس سے کچھ بھی ظاہر نہ ہو اس کی ولایت میں شک نہیں حاصل یہ کہ شرط ولایت اللہ کے ساتھ تعلق کا جڑنا ہے جس کی علامت کمال اتباع شریعت ہے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

اور الہام کہتے ہیں اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول ہے اور اگر شرع کے خلاف ہے تو رد ہے۔

عقیدہ:- اللہ اور رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتلا دیں۔ اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں۔ ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

عقیدہ:- اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرائیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتلائیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں، توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو، قرآن مجید ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور قرآن مجید آخری کتاب ہے اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آوے گی، قیامت تک قرآن ہی کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا۔ مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا وعدہ اللہ تعالےٰ نے کیا ہے اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

عقیدہ:- ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جس جس مسلمان نے دیکھا ہے ان کو صحابی[1] کہتے ہیں۔ ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہیئے ان سب میں سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پیغمبر صاحب کے بعد ان کی جگہ بیٹھے اور دین کا بندوبست کیا اسلئے یہ اول خلیفہ کہلاتے ہیں۔ تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ یہ دوسرے خلیفہ ہیں ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ یہ تیسرے خلیفہ ہیں ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔

---

[1] بشرطیکہ ان کا حالت اسلام میں انتقال بھی ہوا ہو۔ اور اسی طرح جو عورتیں ہوں ان کو بھی صحابی کہتے ہیں ۱۲

عقیدہ۔ صحابی لوگوں کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی ادنیٰ درجہ کے صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

عقیدہ۔ پیغمبر صاحب کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں اور اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا

عقیدہ:۔ ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ اور رسول کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے اور رسول کی کسی بات میں شک کرنا یا اسکو جھٹلانا اس میں عیب نکالنا یا اسکے ساتھ مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ:۔ قرآن و حدیث کے کھلے کھلے مطلب کو نہ ماننا اور اینچ پینچ کر کے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بددینی کی بات ہے۔

عقیدہ:۔ گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ:۔ گناہ چاہے جتنا بڑا ہو جب تک اس کو برا سمجھتا رہے ایمان نہیں جاتا البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔

عقیدہ:۔ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا ناامید ہو جانا کفر ہے۔

عقیدہ:۔ غیب کا حال سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔

عقیدہ:۔ جب آدمی مر جاتا ہے اگر گاڑا جاوے تو گاڑنے کے بعد ورنہ جس حال میں ہو اسکے پاس دو فرشتے جن میں سے ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں آ کر سوال کرتے ہیں یہ تیرا پروردگار کون ہے، تیرا دین کیا ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟ اگر مردہ ایماندار ہوا تو ٹھیک جواب دیتا ہے پھر

اسکے لئے سب طرح کا چین ہے جنت کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور وہ مزے میں پڑ کر سو رہتا ہے اور اگر مردہ ایماندار نہ ہوا تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں بس اس پر بڑی سختی کرتے ہیں اور عذاب قیامت تک ہوتا رہتا ہے اور بعضوں کو اللہ تعالےٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے مگر یہ سب باتیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں ہم لوگ نہیں دیکھتے جیسے سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اسکے پاس بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

عقیدہ: مرنے کے بعد ہر دن صبح اور شام کے وقت مردے کا جو ٹھکانا ہے اُسے دکھلایا جاتا ہے۔ جنتی کو جنت دکھلا کر خوشخبری دیتے ہیں اور دوزخی کو دوزخ دکھلا کر ہراساں اور دہشت زدہ کرتے ہیں۔

عقیدہ: مردے کے لئے دعا کرنے سے اور کچھ خیرات دے کر بخشنے سے اُس کو ثواب پہنچتا ہے اور اس سے اسکو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

عقیدہ: اللہ اور رسولؐ نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتلائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور خوب انصاف سے بادشاہی کریں گے۔ کانا دجال نکلے گا اور دنیا میں بہت فساد مچائے گا اسکے مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور اسکو مار ڈالیں گے۔ یاجوج ماجوج بڑے زبردست لوگ ہیں۔ وہ تمام زمین پر پھیل پڑینگے اور بڑا ادھم مچاویں گے۔ پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہونگے۔ ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں

ف: یہ ہرگز اعتقاد نہ رکھے کہ جو چیز خیر خیرات کی گئی ہے یا مسکین کو کھانا کھلایا گیا ہے بعینہٖ وہی چیز مردے کو پہنچتی ہے یہ عقیدہ باطل ہے کذا قال اللہ تعالیٰ لن ینال اللہ لحومها ولا دماؤها ولکن ینالہ التقوی منکم ۱۲ ناقل عفی عنہ

کرے گا۔ مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا، قرآن مجید اُٹھ جاوے گا اور پھر تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مرجاویں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جاوے گی اور اسکے سوا اور بھی بہت سی باتیں ہونگی۔

عقیدہ۔ جب ساری نشانیاں پوری ہوجاویں گی تو قیامت کا سامان شروع ہوگا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صُور پھونکیں گے۔ یہ صور ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل پر ہے اس صُور کے پھونکنے سے تمام زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاویں گے۔ تمام مخلوقات مرجاوے گی اور جو مر چکے ہیں ان کی رُوحیں بیہوش ہوجاویں گی مگر اللہ تعالیٰ کو جن کا بچانا منظور ہو گا وہ اپنے حال پر رہینگے ایک مدت اسی کیفیت پر گذر جاوے گی۔

عقیدہ۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم پھر پیدا ہو جاوے تو دوسری بار پھر صُور پھونکا جاوے گا۔ اس سے سارا عالم پھر پیدا ہو جاوے گا مُردے زندہ ہوجاویں گے اور قیامت کے میدان میں سب اکٹھا ہونگے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جاوینگے آخر ہمارے پیغمبر صاحب سفارش کرینگے۔ ترازو کھڑی کی جاوے گی بھلے بُرے اعمال تولے جائینگے۔ ان کا حساب ہوگا بعضے بے حساب جنت میں جاوینگے۔ نیکوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دے دیا جاوے گا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حوضِ کوثر کا پانی پلاوینگے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پل صراط پر چلنا ہوگا جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہو کر بہشت میں پہنچ جاویں گے اور جو بد ہیں اس پر سے دوزخ میں گر پڑینگے۔

عقیدہ:۔ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اس میں سانپ اور بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے۔ دوزخیوں میں جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گے خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے۔

عقیدہ:۔ بہشت بھی پیدا ہو چکی ہے اس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں بہشتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے۔

عقیدہ:۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے دے یا بڑے گناہ کو اپنی مہربانی سے معاف کر دے اور اس پر بالکل سزا نہ دے۔

عقیدہ:۔ شرک اور کفر کا گناہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتا اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے گا اپنی مہربانی سے معاف کر دے گا۔

عقیدہ:۔ جن لوگوں کا نام لے کر اللہ اور ۔۔۔۔ رسول نے ان کا بہشتی ہونا بتلا دیا ہے ان کے سوا کسی اور کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لگا سکتے البتہ اچھے نشان دیکھ کر اچھا گمان اور اس کی رحمت سے امید رکھنا ضروری ہے۔

عقیدہ:۔ بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا۔ اس کی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہوں گی۔

عقیدہ:۔ دنیا میں جاگتے ہوئے ان آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

عقیدہ ۱۔ عمر بھر کوئی کیسا ہی بُرا بھلا ہو مگر جس حالت[1] پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق اس کا اچھا بُرا بدلہ ملتا ہے۔

عقیدہ۔ آدمی عمر بھر میں جب کبھی توبہ[2] کرے یا مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے البتہ مرتے وقت جب دم ٹوٹنے لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں اس وقت نہ توبہ قبول ہوتی ہے اور نہ ایمان۔

سوالات

۱۔ بدعت کس کو کہتے ہیں؟
۲۔ معراج کی تعریف کر حضرت صلعم سب سے پہلے مکہ سے کہاں تشریف لے گئے؟
۳۔ چاروں خلفاء کے کیا نام تھے اور سب میں افضل کون تھے؟
۴۔ سات پیغمبروں کے نام بتلاؤ مع اوّل و آخر پیغمبروں کے؟
۵۔ جو اللہ تعالیٰ کو ایک مانے اور اس کی سب صفتوں کو بھی مانے مگر وہ صفتیں اوروں میں بھی مانے تمہارے نزدیک وہ آدمی کیسا ہے؟
۶۔ مرنے کے بعد کیا واقعات پیش آتے ہیں؟
۷۔ قیامت کی کیا علامتیں ہیں بیان کرو؟
۸۔ ولی کیسے آدمی کو کہتے ہیں؟
۹۔ شریعت کے خلاف جو عقیدہ رکھے یا عمل کرے وہ بھی ولی ہو سکتا ہے؟

---

[1] حالت سے مراد باطنی حالت ہے یعنی جس عقیدہ اور جس خیال جس قسم کی محبت و تعلق میں دم نکلتا ہے اس کے مطابق بدلا ہوگا اگر اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں دم نکلا تو سبحان اللہ کیا کہنا، اگر دنیا کی محبت لے کر مرا تو اللہ پناہ میں رکھے اس سے معلوم ہے ظاہری حالت سے جسم اور کپڑے مراد نہیں جیسے بعض جاہل عورتوں کا عقیدہ ہے کہ عین جان کنی کے وقت کپڑے بدلنے کی فکر کرتی ہیں۔ ۱۲ ناقل

[2] توبہ کے لئے پشیمانی و ندامت شرط ہے اور آئندہ کے لئے اس کا پکا ارادہ بھی کرے کہ اب ایسا گناہ نہ کروں گا منہ سے کہہ لیا اور پھر چھوڑ دیا کافی نہیں کوئی ایسا کام کرتا ہے تو بہت صفت ہے اس سے مطلب ممکن [illegible] ہے واللہ اعلم ۱۲ ناقل عفی عنہ

کفر اور شرک کی باتوں کا بیان

کفر پسند کرنا۔ کسی دوسرے سے کفر کی بات کرانا۔ کسی وجہ سے اپنے ایمان پر پشیمان ہونا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو فلانی بات حاصل ہو جاتی۔ اولاد وغیرہ کسی کے مر جانے پر رنج میں اس قسم کی باتیں کہنا کہ خدا کو بس اسی کا مارنا تھا۔ خدا کو ایسا نہ چاہیے تھا۔ ایسا ظلم کوئی نہیں کرتا جیسا تو نے کیا۔ خدا اور رسول کے حکم کو برا سمجھنا۔ اس میں عیب نکالنا۔ کسی نبی یا فرشتے کی حقارت کرنا۔ ان کو عیب لگانا۔ کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت ضرور خبر رہتی ہے۔ نجومی پنڈت یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے غیب کی خبریں پوچھنا۔ فال کھلوانا اور پھر اس کو سچ جاننا۔ کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا۔ کسی سے مرادیں مانگنا۔ روزی اولاد مانگنا۔ کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔ کسی کو سجدہ کرنا۔ کسی چیز پر چڑھاوا چڑھانا۔ کسی کے نام کی منت ماننا۔ کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا۔ کسی جگہ کا کعبہ کے برابر ادب و تعظیم کرنا۔ کسی کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا۔ چوٹی رکھنا۔ بدھی پہنانا۔ فقیر بنانا۔ علی بخش، حسین بخش، عبد النبی وغیرہ نام رکھنا۔ اچھی بری تاریخ اور دن کو پوچھنا۔ شگون لینا۔ کسی مہینہ یا تاریخ کو منحوس سمجھنا۔ تصویر رکھنا خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کیلئے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا۔

بدعتوں اور بُری رسموں اور بُری باتوں کا بیان

قبروں پر دھوم دھام سے میلہ کرنا۔ چراغ جلانا۔ عورتوں کا وہاں جانا۔ چادریں ڈالنا۔ پختہ قبریں بنانا۔ تعزیہ یا قبر کو چومنا چاٹنا۔ علم وغیرہ رکھنا۔ اس پر حلوہ ملیدہ چڑھانا۔

ڈھول تاشہ وغیرہ بجانا (ناقل عفی عنہ) تعزیہ کو سلام کرنا کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا محرم کے مہینہ میں کوئی کام خوشی کا نہ کرنا (ناقل) تیجہ، چالیسویں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا، ختنہ، بسم اللہ وغیرہ میں ساری خاندانی رسمیں کرنا خصوصاً قرض[1] دام کر کے ناچ رنگ کرنا ہولی دوالی کی رسمیں کرنا سلام کی جگہ بندگی وغیرہ کہنا یا صرف سر پر ہاتھ رکھ کر جھک جانا، دیور جیٹھ بہنوئی پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد بھائی بہنوں کے سامنے بے محابا آنا، راگ، گانا بجانا سننا، بھانڈ، طوائفوں اور ڈومنیوں کا نچانا نسب پر فخر کرنا، اور خلاف شریعت باتیں کرنا، شیخی سے مہر زیادہ مقرر کرنا غمی میں چلا کر رونا، استعمالی گھڑے توڑ ڈالنا سادی وضع کو معیوب جاننا (اسلامی وضع کو چھوڑ کر غیروں کی وضع کو اختیار کرنا، ناقل) کم رونے کے لئے بچوں کو افیون کھلانا یا کسی بیماری میں شیر کا دودھ یا اس کا گوشت کھلانا اس قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں بطور نمونہ کے اتنا لکھ دیا ہے۔

بعضے بڑے بڑے گناہ جن پر بہت سختی آئی ہے

خدا سے شرک کرنا، ناحق خون کرنا، خواہ کسی طرح ہو ٹونہ، ٹوٹکہ جادو منتر سے ہو یا بذریعہ عمل سب اسی خون میں داخل ہے ۱۲ (ناقل عفی عنہ) ماں باپ کو ستانا، یتیموں کا مال کھانا جیسے اکثر عورتیں (بعد شوہر کے مرنے کے) تمام مال و جائداد پر قبضہ کر کے چھوٹے بچوں کا حصہ اڑاتی ہیں، لڑکیوں کا حصہ میراث کا نہ دینا اور زمینداروں کا ظلماً کسی سے کام لینا، ہری بیگاری لینا، زمیندار و کاشتکار کو خود رو گھاس وغیرہ رکھانا،

[1] اگر کوئی قرض نہ کرے تو بھی جائز نہیں اگر نام و نمود مقصود ہے تب تو اس رسم میں کسی نوع سے شریک ہونا دعوت وغیرہ قبول کرنا جائز نہیں بفرض محال کسی کا خیال نام و نمود کا بھی نہ ہو اور قرض بھی نہ کرے تو اتباع رسم اور دوسروں کے ابتلاء کے خیال سے بھی جائز نہیں ۱۲ (ناقل عفی عنہ)

دوسرے کے مویشیوں کو چرنے یا آدمیوں کو چھیلنے نہ دینا، قدرتی چشمے اور سوتوں
اور دریاؤں کی مچھلی کسی کو پکڑنے نہ دینا یا اُن مچھلیوں کا بیع کرنا، ظلماً دوسرے سے چھین لینا،
کاشتکاروں کو دعوائے موروثیت کرنا، اسی طرح شہر کے کرایہ دار، دوکانداروں اور
مکان کے رہنے والوں کو موروثیت کا دعویٰ کرنا ۱۲ ناقل عفی عنہ، ظلم کرنا، کسی کو اسکے
پیٹھ پیچھے بدی سے یاد کرنا، وعدہ کرکے پورا نہ کرنا، امانت میں خیانت کرنا،
خدا کا کوئی فرض مثل نماز روزہ زکوٰۃ حج کو چھوڑ دینا، قرآن شریف کو پڑھ کر بھلا
دینا، جھوٹ بولنا، خدا کے سوا کسی کی قسم کھانا یا اس طرح قسم کھانا کہ مرتے وقت
کلمہ نصیب نہ ہو، ایمان پر خاتمہ نہ ہو، بلا عذر[1] نماز قضا کر دینا، کسی مسلمان کو کافر
بے ایمان وغیرہ کہنا، چوری کرنا، بیاج لینا (بیاج صرف اسی کو نہیں کہتے
کہ کچھ روپیہ دے کر کچھ دنوں کے بعد اس سے زیادہ روپیہ لے بلکہ قرض دے کر
جو کچھ نفع حاصل کرے گا سب بیاج ہے مثلاً اسکے دباؤ سے کام لینا۔ یا مزدوری
کم دینا۔ اسی طرح رہن سے فائدہ حاصل کرنا خواہ کسی طرح سے ہو اس کو برت کر یا
زمین کو کاشت کرکے یا باغ وغیرہ کے پھل پھول کو بیچ کر یا مکان میں رہ کر یہ سب
بیاج ہے اسی طرح کی اور باتوں میں بھی سود کا گناہ ہو جاتا ہے جس کو تم انشاء اللہ
آئندہ کتابوں میں پڑھو گے (ناقل عفی عنہ) محصول چکا کر پیچھے سے زبردستی سے
کم دینا، جوا کھیلنا (بد کے جو چیز کھیلی جائے گی سب جوا ہے) اسی طرح کسی چیز پر
چھٹی ڈالنا بھی جوا ہے (ناقل عفی عنہ) کافروں کی رسمیں کرنا، قدرت ہونے پر
نصیحت نہ کرنا، کسی کا عیب ڈھونڈھنا، حق میراث کا خیال نہ کرنا، لڑکیوں اور

[1] عذر سے مراد بناوٹی عذر نہیں بلکہ شرعی عذر جیسے سو جانا، بھول جانا، بیہوش ہو جانا وغیرہ ۱۲ ناقل عفی عنہ

Scanned by CamScanner

بہنوں کو ترکہ سے محروم رکھنا۔ نابالغ کے مال سے رسماً یا نام کے لئے دنیا کی ملامت کے
ڈر سے خلافِ شریعت یا جہاں شریعت اجازت نہیں دیتی وہاں خرچ کرنا قانونِ
شریعت کو معمولی سمجھنا اس کی وقعت دل میں نہ ہونا اس کو قابلِ ترمیم سمجھنا یا اس
پر دوسرے مذہب یا سلطنت کے قوانین کو ترجیح دینا اور ایسے ہی خیالات کفر
ہیں ۱۲ ناقل عفی عنہ)

سوالات

۱۔ دس بدعتیں اور پانچ شرک اور سات بیہودہ رسمیں گناؤ۔
۲۔ ایسی باتیں جو اس کتاب میں نہیں لکھی گئیں اور تمہارے وطن یا آس پاس میں ہوتی ہیں اُن میں سے پانچ بدعتیں دو شرک تین بُری رسمیں گناؤ۔
۳۔ یہ بتلاؤ کہ ان باتوں سے مسلمانوں کا دینی دنیوی کیا نقصان ہوتا ہے؟
۴۔ عزیز قریب ذات برادری کی خاطر سے یا اُن کے طعنہ و ملامت کے ڈر سے یا اپنے نام کے واسطے یا روپیہ پیسہ ملنے دعوت کھانے کے خیال سے ان باتوں کو کوئی کرے تو تمہارے نزدیک کیا حکم ہے؟
۵۔ اگر تم خود ان باتوں میں شریک ہو تو کیا ہٹ سکتی ہیں اور اگر نہیں ہٹ سکتیں تو تم کو کیا کرنا چاہیئے؟
۶۔ سات گناہ ایسے گناؤ جن کو لوگ بالکل معمولی سمجھتے ہیں اور حقیقت میں وہ بہت بڑے گناہ ہیں۔

وضو کا بیان

وضو کرنے والے کو چاہیئے کہ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف[1] منہ کر کے کسی اونچی

[1] حتی الامکان ورنہ کسی طرف منہ کر کے وضو کرے تو کچھ ضروری نہیں ۱۲ ناقل عفی عنہ)

جگہ بیٹھے کہ چھینٹیں اُوپر نہ پڑیں اور وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے اور سب سے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے پھر تین دفعہ کُلّی کرے اور مسواک کرے اگر اتفاق سے مسواک نہ ہو تو انگلی سے یا کسی موٹے کپڑے سے اپنے دانت خوب صاف کرے کہ میل کچیل جاتا رہے۔ اگر روزہ نہ ہو غرغرہ کرکے اچھی طرح سارے مُنہ میں پانی پہنچاوے اگر روزہ ہو تو غرغرہ نہ کرے کہ شاید کچھ پانی حلق میں چلا جاوے۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے لیکن جس کا روزہ ہو وہ جتنی دُور تک نرم نرم گوشت ہے اس سے اُوپر پانی نہ لے جاوے پھر تین دفعہ مُنہ دھوئے سر کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دُوسرے کان کی لَو تک سب جگہ پانی بہ جاوے دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچ جاوے کہیں سوکھا نہ رہے جب تین دفعہ داہنا ہاتھ کُہنی سمیت دھوئے پھر بایاں ہاتھ تین دفعہ کُہنی سمیت دھوئے اور ایک ہاتھ کی اُنگلیوں کو دُوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈال کر خلال کرے اگر عورت ہے تو انگوٹھی چھلا چوڑی جو کچھ ہاتھ میں پہنے ہو ہلا لیوے کہ کہیں سوکھا نہ رہنے پاوے پھر ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کرے پھر کان کا مسح کرے اندر کی طرف سے کلمہ کی انگلی سے اور کان کے اُوپر کی طرف انگوٹھوں سے مسح کرے پھر انگلیوں کی پُشت کی طرف سے گردن کا مسح کرے لیکن گلے کا مسح نہ کرے کہ یہ بُرا اور منع ہے۔ کان کے مسح کے لئے پانی کی ضرورت نہیں ہے سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی ہاتھ میں لگا ہے وہی کافی ہے۔ اور تین بار داہنا پاؤں ٹخنے سمیت

[illegible] استاد کو چاہیئے کہ [illegible] اور [illegible] غور دیکھیں جو غلطی ہو [illegible]
[illegible]

دھوئے پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین دفعہ دھوئے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے پیر کی انگلیوں کا خلال کرے یہ وضو کرنے کا طریقہ ہے لیکن اس میں بعض باتیں ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا کچھ کمی رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا جیسے پہلے بے وضو تھا ایسے ہی اب بھی بے وضو رہے گا ایسی باتوں کو فرض کہتے ہیں۔ (اس تعریف کو خوب یاد رکھو) اور بعضی باتیں ایسی ہیں کہ ان کے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے لیکن ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور شریعت میں ان کے کرنے کی تاکید بھی آئی ہے اگر کوئی اکثر چھوڑ دے تو گناہ ہوتا ہے۔ ایسی چیزوں کو سنت کہتے ہیں (یہ یاد رکھو) اور بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ کرنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے سے کچھ گناہ نہیں ہوتا اور شرع میں ان کے کرنے کی تاکید بھی نہیں ہے ایسی باتوں کو مستحب کہتے ہیں۔ (اس کو بھی یاد رکھو)

وضو کے فرائض

وضو میں فرض فقط چار چیزیں ہیں ایک مرتبہ سارا منہ دھونا (دوسرے) ایک ایک مرتبہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا (تیسرے) ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا (چوتھے) ایک ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا، بس فرض اتنا ہی ہے۔ اس میں اگر ایک چیز بھی چھوٹ جائے یا کوئی جگہ بال برابر سوکھی رہ جائے تو وضو نہ ہوگا۔

وضو کی سنتیں

گٹوں تک ہاتھ دھونا، بسم اللہ کہنا، کُلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا۔

سارے سر کا مسح کرنا۔ ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھونا۔ کانوں کا مسح کرنا۔ ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ یہ سب باتیں سنت ہیں اور اسکے سوا جو اور باتیں ہیں وہ سب مستحب ہیں۔ (ان کو سوچ کر خود نکالو)

وضو کے ضروری و مختصر مسائل

مسئلہ :۔ جب چار عضو جن کا دھونا فرض ہے دھل جائینگے تو وضو ہو جائے گا چاہے وضو کا قصد ہو یا نہ ہو جیسے کوئی نہاتے وقت سارے بدن پر پانی بہا لیوے اور وضو نہ کرے یا حوض میں گر پڑے یا پانی برستے میں باہر کھڑا ہو جائے اور وضو کے یہ اعضاء دھل جاویں تو وضو ہو جائے گا لیکن ثواب وضو کا نہ ملے گا[1]۔

مسئلہ :۔ اگر کسی کے ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اسکے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا جب یاد آوے اور آٹا دیکھے تو آٹا چھڑا کر پانی ڈال لے اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو لوٹا دے اور پھر سے پڑھے

مسئلہ :۔ کسی کے ہاتھ پاؤں پھٹ گئے اور اس میں موم روغن یا اور کوئی دوا بھر لی اور بے اسکے نکالے اوپر ہی اوپر پانی بہا دیا تو وضو درست ہے۔

مسئلہ :۔ اگر ہاتھ پاؤں میں کوئی پھوڑا ہے یا کوئی اور ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو پانی نہ ڈالے صرف بھیگا ہاتھ پھیر لے اس کو مسح کہتے ہیں اگر یہ بھی نقصان کرے تو ہاتھ بھی نہ پھیرے اتنی جگہ چھوڑ دے۔

مسئلہ :۔ اگر زخم پر پٹی بندھی ہو اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے

[1] ثواب تو جب ملتا کہ نیت کرتا ۱۲ منہ

نقصان ہو یا پٹی کھولنے اور باندھنے میں بڑی تکلیف ہو تو پٹی کے اوپر مسح کر لینا درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو پٹی پر مسح کرنا درست نہیں پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنا چاہیے۔

مسئلہ :- اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے تو اگر پٹی کھول کر زخم چھوڑ کر اور سب جگہ دھو سکے تو دھونا چاہیے اور اگر پٹی نہ کھول سکے تو ساری پٹی پر مسح کر لے جہاں زخم ہے وہاں بھی اور جہاں زخم نہیں ہے وہاں بھی۔

وضو کی توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ :- پیشاب پاخانہ اور ہوا کے چھوٹنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (بشرطیکہ ہوا پیچھے کی راہ سے نکلی ہو۔

مسئلہ :- اگر کسی نے فصد لی یا نکسیر پھوٹی یا چوٹ لگی اور خون نکل آیا یا پھوڑے پھنسی سے یا بدن بھر میں کہیں سے خون نکلا یا پیپ نکلا تو وضو جاتا رہا البتہ اگر زخم کے منہ ہی پر رہا زخم کے منہ سے آگے نہ بڑھا تو وضو نہیں گیا۔

مسئلہ :- اگر کسی نے ناک جھاڑی اور اس میں جمے ہوئے خون کی پھٹکیاں نکلیں تو وضو نہیں گیا (وضو جب ٹوٹتا ہے کہ پتلا خون نکلے اور بہہ پڑے) اس کو خوب یاد رکھنا اس سے بہت مسائل معلوم ہو جائیں گے۔

مسئلہ :- اگر کسی کے پھوڑے میں بڑا گہرا گھاؤ ہو گیا تو جب تک خون پیپ اس گھاؤ کے سوراخ کے اندر ہی اندر ہے باہر نکل کر بدن پر نہ آوے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ:- کسی کے تھوک میں خون معلوم ہوا تو اگر تھوک کا رنگ سپیدی یا زردی مائل ہے تو وضو نہیں گیا اور خون زیادہ یا برابر ہے اور رنگ سرخی مائل ہے تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ:- کسی کے کان میں درد ہوتا ہے اور پانی نکلا کرتا ہے تو یہ پانی جو کان سے نکلتا ہے نجس ہے اگرچہ کچھ پھوڑا یا پھنسی معلوم نہ ہو پس اسکے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتے گا۔ جب کان کے سوراخ سے نکل کر اس جگہ تک آجاوے جہاں تک غسل میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ اسی طرح ناف سے پانی نکلے اور درد بھی ہو تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتے گا۔ اگر آنکھیں اٹھی ہوں اور کھٹکتی ہوں تو پانی بہنے اور آنسو نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے[1]۔ اگر آنکھیں نہ آئی ہوں نہ اس میں کچھ کھٹک ہو تو آنسو نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ:- اگر قے ہوئی اور اس میں کھانا یا پانی یا پت گرے تو اگر بھر منہ قے ہوئی تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر بھر منہ قے نہیں ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا اور بھر منہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مشکل سے منہ میں رکے اور اگر قے نہیں صرف بلغم گرا تو وضو نہیں گیا چاہے جتنا ہو بھر منہ ہو چاہے نہ ہو سب کا ایک حکم ہے۔ اور اگر قے میں خون گرے تو اگر پتلا ہو تو وضو ٹوٹ گیا چاہے کم ہو چاہے زیادہ بھر منہ ہو یا نہ ہو اور اگر جما ہوا ٹکڑے ٹکڑے گرے اور بھر منہ ہو تو وضو ٹوٹ جاوے گا اور اگر کم ہو تو وضو نہ جاوے گا۔

---

[1] مشہور قول تو یہی ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اگر آنکھ سے پانی کسی زخم کی وجہ سے نکلے خواہ وہ زخم ظاہر ہو یا کسی مسلمان دیندار طبیب کی تشخیص سے معلوم ہو تو اس پانی کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں ۱۲ مولوی محمد عیسیٰ صاحب

مسئلہ:- تھوڑی تھوڑی کر کے کئی دفعہ قے ہوئی لیکن سب ملا کر اتنی ہے کہ اگر ایک دفعہ میں کرتی تو بھر منہ ہو جاتی تو اگر ایک ہی متلی برابر باقی رہی تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر ایک متلی برابر نہیں رہی بلکہ پہلی دفعہ کی متلی جاتی رہی اور جی اچھا ہو گیا تھا پھر دوبارہ متلی شروع ہوئی اور تھوڑی سی قے ہو گئی پھر جب یہ متلی جاتی رہی تو تیسری دفعہ پھر متلی شروع ہو کر قے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ:- بیٹھے بیٹھے نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ گر پڑا تو اگر گر کر فوراً ہی آنکھ کھل گئی ہو تو وضو نہیں ٹوٹا اور جو گرنے کے ذرا بعد آنکھ کھلی ہو تو وضو جاتا رہا اور اگر بیٹھا جھومتا رہا گرا نہیں تب بھی وضو نہیں گیا۔

مسئلہ:- نماز میں اتنے زور سے ہنسی نکل گئی کہ اس نے آپ بھی آواز سن لی اور اس کے پاس اگر کوئی ہو وہ بھی سن لے اس سے بھی وضو ٹوٹ گیا اور نماز بھی ٹوٹ گئی۔ اور اگر ایسا ہو کہ اپنے کو تو آواز سنائی دی مگر پاس والے نہ سن سکے اس سے نماز ٹوٹ جاوے گی وضو نہ ٹوٹے گا اور ہنسی میں فقط دانت نکل آئے آواز بالکل نہیں نکلی تو نہ وضو گیا نہ نماز گئی۔

مسئلہ:- وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا یا اپنا ستر کھل گیا یا ننگا ہو کر نہایا اور ننگے ہی ننگے وضو کیا تو اس کا وضو درست ہے پھر وضو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے البتہ بدون لاچاری کے کسی کا ستر دیکھنا یا اپنا ستر دکھلانا بہت بڑے گناہ کی بات ہے۔

مسئلہ:- چھوٹا لڑکا جو دودھ ڈالتا ہے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر بھر منہ نہ ہو تو نجس نہیں ہے اور جب بھر منہ ہو تو نجس ہے اگر بے اس کے دھوئے نماز

پڑھے گا تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ :۔ اگر وضو کرنا تو یاد ہے اور اسکے بعد وضو ٹوٹنا اچھی طرح یاد نہیں کہ ٹوٹ گیا ہے یا نہیں تو اس کا وضو باقی سمجھا جائے گا اسی سے نماز درست ہے لیکن پھر سے وضو کر لینا درست ہے۔

مسئلہ :۔ بے وضو قرآن مجید کا چھونا درست نہیں ہے اور زبانی پڑھنا درست ہے، اور اگر کلام مجید کھلا ہوا رکھا ہے اور اسکو دیکھ دیکھ کر پڑھا لیکن ہاتھ نہیں لگایا یہ بھی درست ہے۔ اسی طرح بے وضو ایسے تعویذ کا اور ایسی طشتری کا چھونا بھی درست نہیں ہے جن میں قرآن مجید کی آیت لکھی ہو، بلا وضو قرآن مجید کی آیت کا کسی چیز پر لکھنا بھی درست نہیں، خوب یاد رکھو۔

مسئلہ :۔ کسی شخص کے کانچ نکل آئے (یعنی کبھی کمزوری سے پاخانہ کے مقام سے باہر نکل آتی ہے) تو وضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ :۔ نماز میں کوئی شخص سو جائے اور سونے کی حالت میں قہقہہ مار کر ہنسے تو وضو نہ جائے گا۔

غسل کا بیان

مسئلہ :۔ غسل کرنے والے کو چاہیئے کہ پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوئے پھر استنجے کی جگہ دھوئے ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی ہر حال میں ان دونوں کو پہلے دھونا چاہیئے پھر جہاں جہاں بدن پر نجاست لگی ہو پاک کرکے پھر

وضو کرے۔ اگر کسی چوکی یا پتھر پر غسل کرتا ہو۔ وضو کرتے وقت پیر بھی دھولیوے
اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پیر بھر جاویں گے اور غسل کے بعد پھر دھونا پڑیں گے تو سارا وضو کرے
مگر پیر نہ دھوئے۔ پھر وضو کے بعد تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے پھر تین مرتبہ داہنے
کندھے پر تین دفعہ بائیں کندھے پر پانی ڈالے اس طرح کہ سارے بدن پر پانی بہہ جاوے
پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاک جگہ میں آجاوے اور پیر دھوئے اور اگر وضو کے وقت
پیر دھوئے ہوں تو اب دھونے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ:۔ پہلے سارے بدن پر اچھی طرح ہاتھ پھیر لیوے تب پانی بہاوے تاکہ سب
کہیں اچھی طرح پانی پہنچ جاوے کہیں سوکھا نہ رہے۔

مسئلہ:۔ غسل کا یہ طریقہ جو ہم نے بیان کیا سنت کے موافق ہے اس میں سے بعض
چیزیں فرض ہیں کہ بے ان کے غسل درست نہیں ہوتا آدمی ناپاک رہتا ہے اور
بعض چیزیں سنت ہیں ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور اگر نہ کرے تو بھی غسل
ہو جاتا ہے۔

غسل کے فرائض

کلی[1] کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جاوے، ناک میں[2] پانی ڈالنا جہاں تک ناک
نرم ہے۔ سارے[3] بدن پر پانی پہنچانا۔

مسئلہ:۔ اگر بدن میں بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رہ گئی تو غسل نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر
غسل کرتے وقت کلی کرنا بھول گیا یا ناک میں پانی نہیں ڈالا تو بھی غسل نہیں ہوا۔

مسئلہ:۔ اگر غسل کے بعد یاد آوے کہ فلانی جگہ سوکھی رہ گئی تو پھر سے نہانا واجب نہیں

بلکہ جو بال سوکھا رہ گیا ہے اسی کو دھولے لیکن فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ تھوڑا پانی لے کر اس جگہ بہانا چاہیے اور اگر کلی کرنا بھول گیا ہو یا ناک میں پانی ڈالنا بھول گیا ہو تو اب ڈال لے غرضیکہ جو چیز رہ گئی ہو اب اس کو کر لے نئے سرے سے غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ:۔ عورت کے اگر سر کے بال گندھے نہ ہوں تو سب بال بھگونا اور سارے جڑ میں پانی پہنچانا فرض ہے اگر ایک بال بھی سوکھا رہ گیا یا ایک بال کی جڑ میں پانی نہیں پہنچا تو غسل نہ ہوگا اور اگر بال گندھے ہوئے ہوں تو بالوں کا بھگونا معاف ہے البتہ سب جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے ایک جڑ بھی سوکھی نہ رہنے پاوے اگر بے کھولے سب جڑوں میں پانی نہ پہنچ سکے تو کھول ڈالے اور بالوں کو بھی بھگو لے۔

مسئلہ:۔ نتھ اور بالیوں اور انگوٹھی چھلوں کو خوب ہلا لیوے کہ پانی سوراخوں میں پہنچ جاوے اگر بالیاں نہ پہنے ہو تب بھی قصد کر کے سوراخوں میں پانی ڈال لے ایسا نہ ہو کہ پانی نہ پہنچے اور غسل صحیح نہ ہو۔

اطلاع:۔ جن چیزوں سے غسل واجب ہو جاتا ہے انکے مسائل بالغین یعنی بڑے لڑکے اور لڑکیوں کو چاہیے کہ آخر میں اضافۂ جدیدہ کا مطالعہ کریں جو مولوی محمد [illegible]

سوالات

۱۔ وضو کے فرائض بتلاؤ؟

۲۔ وضو کے مستحب سوچ کر بتلاؤ؟

۳۔ اگر کوئی شخص پانچواں حصہ سر کا مسح کرے تو اس کا وضو ہوگا یا نہیں مع وجہ کے بتلاؤ۔

۴۔ وضو کی سنتیں کتنی ہیں؟

۵۔ کسی کے پیر کا انگوٹھا زخمی ہے صرف اس پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے۔ اسی لئے اس نے

چھوڑے پیر کو نہیں دھویا تو اس کا وضو ہوا یا نہیں وضو باطل ہے سب کے بجائے

۶۔ کسی کے چاقو لگ گیا اور خون نکل آیا لیکن بہا نہیں اور دوسرے نے کپڑے کی لاکر ٹکڑے سے

کے ترا سے بند ہو گئے۔ بتلاؤ کس کا وضو باقی کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

۷۔ غسل کے فرائض بتلاؤ؟

کس پانی سے وضو کرنا اور نہانا درست ہے اور کس پانی سے نہیں

مسئلہ:۔ آسمان سے برسے ہوئے پانی اور ندی نالے چشمے اور کنوئیں تالاب اور دریاؤں کے پانی سے وضو غسل درست ہے چاہے میٹھا ہو یا کھاری سمندر کے پانی سے بھی وضو درست ہے۔

مسئلہ:۔ کسی پھل یا درخت یا پتوں سے نچوڑے ہوئے عرق سے وضو اور غسل درست نہیں۔

مسئلہ:۔ جس پانی میں کوئی چیز مل گئی یا پانی میں اور چیز پکائی گئی اور ایسا ہو گیا کہ اب بول چال میں اسکو پانی نہیں کہتے بلکہ اس کا اور کچھ نام ہو گیا اس سے وضو غسل جائز نہیں جیسے شربت شیرہ شوربا سرکہ گلاب عرق گاؤ زبان (وغیرہ وغیرہ) تو ان سے وضو یا غسل جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ بڑا بھاری حوض دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا یا بیس ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا اور اتنا گہرا ہو کہ اگر چلو سے

پانی اٹھاویں تو زمین نہ کھلے بہتے ہوئے پانی کے حکم میں ہے ایسے حوض کو دہ در دہ کا کہتے ہیں اگر اس میں ایسی نجاست پڑ جاوے جو پڑ جانے کے بعد دکھلائی نہیں دیتی جیسے پیشاب، خون، شراب وغیرہ اس میں چاروں طرف وضو کرنا درست ہے جدھر چاہے وضو کرے اور اگر ایسی نجاست پڑی جو دکھلائی دیتی ہے جیسے مردہ کتا وغیرہ تو جدھر پڑا ہو اس طرف وضو نہ کرے اسکے سوا اور جس طرف سے چاہے کرے البتہ اگر اتنے بڑے حوض میں اتنی بڑی نجاست پڑ جاوے کہ اس کا رنگ یا مزہ یا بو بدل جاوے تو نجس ہو جاوے گا۔

مسئلہ:۔ دھوپ کے جلے ہوئے پانی سے سفید داغ ہو جانے کا ڈر ہے اس لئے اس سے وضو یا غسل نہ کرنا بہتر[1] ہے۔

مسئلہ:۔ ایسے ناپاک پانی کا استعمال جس کے تینوں وصف بدل گئے ہوں یعنی رنگ، بو، مزہ کسی طرح درست نہیں نہ جانوروں کو پلانا جائز نہ مٹی وغیرہ میں ڈال کر گارا وغیرہ بنانا جائز ہے مگر ایسے گارے سے مسجد نہ لیپے، اور ایسے پانی سے مکان میں چھڑکاؤ البتہ کر سکتا ہے۔

کنوئیں کا بیان

مسئلہ:۔ جب کنوئیں میں کچھ نجاست گر پڑے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے اور پانی کھینچ ڈالنے سے پاک ہو جاتا ہے تھوڑی نجاست گرے یا بہت، سارا پانی نکالنا چاہیئے، جب سارا پانی نکل جاوے گا تو کنواں پاک ہو جاوے گا، کنوئیں کے اندر کے

[1] ممانعت طبی ہے ۱۲

لنگر دیوار وغیرہ کے دھونے کی ضرورت نہیں وہ سب آپ ہی آپ پاک ہو جاوینگے۔ اسی طرح رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے کنوئیں کے پاک ہونے سے آپ ہی آپ پاک ہو جاوینگے ان دونوں کے دھونے کی بھی ضرورت نہیں۔

فائدہ :- سب پانی نکالنے کا مطلب یہ ہے کہ اتنا نکالیں کہ پانی ٹوٹ جاوے اور آدھا ڈول بھی بھر کر نہ آوے۔

مسئلہ :- کنوئیں میں کبوتر یا گوریا کی بیٹ گر پڑی تو پانی نجس نہیں ہوا (کیونکہ یہ پاک ہے) اور مرغی اور بطخ کی غلیظ سے نجس ہو جاتا ہے اور سب پانی نکالنا واجب ہے (کیونکہ یہ ناپاک ہے)

مسئلہ :- کتا، بلی، گائے، بکری پیشاب کر دے یا اور کوئی نجاست گر جاوے تو سب پانی نکالا جاوے۔

مسئلہ :- اگر آدمی یا کتا یا بکری یا اسی کے برابر کوئی اور جانور گر کے مر جاوے تو سارا پانی نکالا جاوے اور اگر باہر مرے پھر کنوئیں میں گرے تب بھی یہی حکم ہے کہ سب پانی نکالا جاوے۔

مسئلہ :- اگر کوئی جاندار چیز کنوئیں میں مر جاوے اور پھول جاوے یا پھٹ جاوے تب بھی سب پانی نکالا جانے چاہیئے چھوٹا جانور ہو چاہے بڑا اگر چوہا یا گوریا مر کر پھول جاوے یا پھٹ جاوے تو سب پانی نکالنا چاہیئے

مسئلہ :- اگر چوہا یا [illegible] گر کر کنوئیں [illegible] پھول [illegible]

[illegible] ڈول نکالنا واجب ہے [illegible] لیکن [illegible]

شروع کر دیا اگر [illegible] نکالا [illegible] پانی [illegible]

نکالنے کے بعد پھر اتنا ہی پانی نکالنا پڑے گا۔

مسئلہ :- بڑی چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر مر جاوے، اور پھولے پھٹے نہیں تو بیس ڈول نکالنا چاہیئے، اور تیس ڈول نکالنا بہتر ہے اور جس میں بہتا ہوا خون نہ ہوتا ہو اس کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

مسئلہ :- اگر کبوتر یا مرغی یا بلی یا اسی کے برابر کوئی چیز گر کر مر جاوے اور پھولے پھٹے نہیں تو چالیس ڈول نکالنا واجب ہے اور ساٹھ ڈول نکالنا بہتر ہے۔

مسئلہ :- جس کنوئیں پر جو ڈول پڑا رہتا ہے، اسی کے حساب سے نکالنا چاہیئے اور اگر اتنے بڑے ڈول سے نکالا جس میں بہت پانی سماتا ہے تو اس کا حساب لگا لینا چاہیئے۔ اگر اس میں دو ڈول پانی سماتا ہے تو دو ڈول سمجھو اور اگر چار ڈول آتا ہے تو چار ڈول خلاصہ یہ کہ جتنے ڈول پانی آتا ہوگا اسی کے حساب سے گنا جاوے گا۔

مسئلہ :- اگر کنوئیں میں اتنا بڑا سوت ہے کہ سب پانی نہیں نکل سکتا جیسے جیسے پانی نکالتے ہیں ویسے ویسے اس میں سے اور نکلتا ہے تو جتنا پانی اس وقت [illegible] موجود ہے اندازہ کر کے اسی قدر نکال ڈالیں اور اندازہ دو دیندار مسلمانوں سے کرانا چاہیئے یا پانی [illegible] اور ایک دم سو ڈول کھینچیں [illegible] پانی [illegible] کم ہوا ہو اسی حساب سے [illegible] پانی نکلوا ڈالیں [illegible] ڈول نکلوا ڈالیں۔

مسئلہ :- اگر کنوئیں میں ایک دو مینگنیاں گر [illegible] ویسے ہی [illegible] تو کنواں ناپاک نہیں ہوتا

جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ :- آدمی کا جھوٹا پاک ہے بددین ہو یا ایسی حالت میں ہو کہ جس کو غسل کی حاجت ہے، ہر حال میں پاک ہے اسی طرح پسینہ بھی ان سب کا البتہ اگر اس کے ہاتھ یا منہ میں کوئی ناپاکی لگی ہو تو اس سے وہ جھوٹا ناپاک ہو جاوے گا (منہ میں شراب تھی)

مسئلہ :- کتے کا جھوٹا نجس ہے اگر کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا چاہے مٹی کا برتن ہو چاہے تانبے وغیرہ کا دھونے سے سب پاک ہو جاتا ہے لیکن بہتر ہے کہ سات مرتبہ دھوئے اور ایک مرتبہ مٹی لگا کر مانجھ بھی ڈالے۔

مسئلہ :- سور کا جھوٹا بھی نجس ہے اسی طرح شیر، بھیڑیا، بندر، گیدڑ وغیرہ جتنے چیر پھاڑ کر کھانے والے جانور ہیں سب کا جھوٹا نجس ہے۔

مسئلہ :- بلی کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن مکروہ ہے اور پانی ہوتے وقت اس سے وضو نہ کرے۔ البتہ اگر کوئی اور پانی نہ ملے تو اس سے وضو کرے۔

مسئلہ : دودھ سالن وغیرہ میں بلی نے منہ ڈال دیا تو اگر اللہ نے سب کچھ دیا ہے تو اسے نہ کھاوے، اور اگر غریب آدمی ہو تو کھا لیوے اس میں کچھ اور گناہ نہیں ہے، بلکہ ایسے شخص کے واسطے مکروہ بھی نہیں ہے۔

مسئلہ :- بلی نے چوہا کھایا اور فوراً آکر برتن میں منہ ڈال دیا تو وہ نجس ہو جاوے گا اور جو تھوڑی دیر کے بعد منہ ڈالے کہ اپنا منہ زبان سے چاٹ چکی ہو تو نجس نہ ہوگا بلکہ مکروہ ہی رہے گا۔

مسئلہ: کھلی ہوئی مُرغی جو اِدھر اُدھر گندی پلید چیزیں کھاتی پھرتی ہے اسکا جھوٹا مکروہ ہے اور جو مُرغی بند رہتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ نہیں ہے بلکہ پاک ہے۔

مسئلہ: حلال جانور جیسے مینڈھا، بکری، بھیڑ، گائے، بھینس، ہرنی وغیرہ اور حلال چڑیاں جیسے مینا، طوطا، فاختہ، گوریا ان سب کا جھوٹا پاک ہے، اسی طرح گھوڑے کا جھوٹا بھی پاک ہے۔

مسئلہ:- جو چیزیں گھروں میں رہا کرتی ہیں جیسے سانپ، بچھو، چوہا، چھپکلی وغیرہ ان سب کا جھوٹا مکروہ ہے۔

مسئلہ:- اگر چوہا روٹی کُتر کر کھاوے تو بہتر یہ ہے کہ اس جگہ سے ذرا سی توڑ ڈالے تب کھائے۔

سوالات

۱- عرق بادیان نہایت صاف شفاف پاک موجود ہے اس سے وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟

۲- کنوئیں میں اگر گلہری گری اور زندہ نکل آئی تو کتنا پانی نکالنا چاہیئے؟

۳- بکری کی دو یا ایک مینگنی یا اونٹ کی مینگنی اتنی ہی گر پڑی کر ثابت نکل آئی تو کتنا پانی نکالیں؟

۴- کسی ہندو یا بچے نے کنوئیں میں غوطہ لگا کر کوئی چیز نکالی تو کنواں پاک ہے یا نہیں؟

تیمم کا بیان

مسئلہ:- اگر کوئی جنگل میں ہے اور بالکل معلوم نہیں کہ پانی کہاں ہے نہ وہاں کوئی ایسا آدمی ہے جس سے دریافت کر سکے تو ایسے وقت تیمم کر لے اور اگر کوئی آدمی مل گیا اور اس نے ایک میل شرعی یعنی ۹ فرلانگ۔ اگر انگریزی کے برابر

ہوتا ہے) کے اندر ہی اندر پانی کا پتہ بتلا دیا یا اگر گمان غالب اسکے سچے ہونے کا ہے یا آدمی تو نہیں ملا لیکن کچھ یا کسی نشانی سے خود اسکا جی کہتا ہے کہ یہاں ایک میل شرعی کے اندر اندر کہیں پانی ضرور ہے تو پانی کا اس قدر تلاش کرنا کہ اسکو اور اسکے ساتھیوں کو کسی قسم کی تکلیف اور حرج نہ ہو ضروری ہے بے ڈھونڈھے تیمم کرنا درست نہیں، اور اگر خوب یقین ہے کہ پانی ایک میل[1] شرعی کے اندر ہے تو پانی لانا واجب ہے۔

مسئلہ :- اگر پانی کا پتہ چل گیا لیکن پانی ایک میل شرعی سے دور ہے تو اتنی دور جا کر پانی لانا واجب نہیں تیمم کر لیوے (چاہے مسافر شرعی ہو یا نہ ہو)۔

مسئلہ :- پانی تو ملا لیکن کسی پر قدرت نہیں ریل پر سوار ہے یا رسی ڈول نہیں یا پانی تک جانے میں جان و مال عزت و آبرو کا خطرہ ہے یا قید ہے پانی مانگنے سے نہیں ملتا تو ان سب صورتوں میں تیمم کر لینا جائز ہے۔ ناقل عفی عنہٗ

مسئلہ :- اگر بیماری کی وجہ سے پانی نقصان کرتا ہو کہ اگر وضو یا غسل کروں گا تو بیماری بڑھ جاوے گی یا دیر میں اچھی ہوگی تب بھی تیمم درست ہے۔ لیکن اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو، غسل کرنا واجب ہے۔ البتہ اگر ایسی جگہ ہے کہ گرم پانی نہیں مل سکتا تو تیمم کرنا درست ہے۔

مسئلہ :- اگر کہیں سردی پڑتی ہے اور برف گرتی ہے کہ نہانے سے مرنے یا بیمار پڑ جانے کا خوف ہو اور رضائی لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ

---

[1] ایک میل شرعی ۸ فرلانگ اور ۴۰ گز انگریزی کے برابر ہوتا ہے ۱۲۔

نہانے کے بعد اس میں گرم ہو جاوے تو ایسی مجبوری کے وقت تیمم کر لینا درست ہے۔

مسئلہ: کسی کے پاس پانی تو ہے لیکن راستہ ایسا خراب ہے کہ کہیں پانی نہ ملیگا اسلئے راہ میں پیاس کے مارے تکلیف اور ہلاکت کا خوف ہے تو وضو نہ کرے تیمم کر لینا درست ہے۔ اسی طرح پانی مول بکتا ہے اور دام پاس نہیں یا دام تو ہیں لیکن اپنے سفر کے اخراجات کرایہ بھاڑا خوراک وغیرہ سے زائد نہیں یا وہ اتنا گراں پانی ملتا ہے کہ اتنے دام کوئی لگا ہی نہیں سکتا تو ان سب صورتوں میں تیمم جائز ہے ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

تیمم کرنے کا طریقہ

یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پاک زمین پر مارے اور سارے منہ کو مل لیوے پھر دوسری دفعہ زمین پر دونوں ہاتھ مارے اور دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ملے، چوڑی کنگن کے درمیان اچھی طرح ملے اگر اسکے گمان میں ناخون برابر بھی کوئی جگہ چھوٹ جاوے گی تو تیمم نہ ہوگا۔ انگوٹھی چھلے اتار ڈالے کہ کوئی جگہ چھوٹ نہ جاوے اور انگلیوں میں خلال کرے جب یہ دونوں چیزیں کر لیوے تو تیمم ہوگیا۔

مسئلہ: مٹی پر ہاتھ مار کر ہاتھ جھاڑ ڈالے کہ ہاتھوں اور منہ پر بھبوت نہ لگ جاوے۔

مسئلہ: زمین کے سوا اور جو چیز مٹی کی قسم سے ہو اس پر بھی تیمم درست ہے جیسے مٹی، ریت، گچ پتھر چونا، ہرتال، سرمہ، گیرو وغیرہ اور جو چیز مٹی کی قسم سے نہ ہو اس سے تیمم درست نہیں جیسے سونا چاندی، رانگا، گیہوں، لکڑی

[library stamp]

کپڑا، اناج وغیرہ ہاں اگر ان چیزوں پر گرد اور مٹی لگی ہو اس وقت البتہ ان پر تیمم درست ہے۔

مسئلہ:- جو چیز نہ تو آگ میں جلے اور نہ گلے وہ چیز مٹی کی قسم سے ہے اس پر تیمم درست ہے اور جو چیز جل کر راکھ ہو جاوے یا گل جاوے اس پر تیمم درست نہیں، اسی طرح راکھ پر بھی تیمم درست نہیں۔

مسئلہ:- اگر پتھر پر بالکل گرد نہ ہو تب بھی تیمم درست ہے اگر پانی سے خوب دھلا ہوا ہو تب بھی درست ہے ہاتھ پر گرد کا لگنا کچھ ضروری نہیں اسی طرح پکی اینٹ پر بھی۔

مسئلہ:- اگر زمین پر پیشاب وغیرہ کوئی نجاست پڑ گئی اور دھوپ سے سوکھ گئی اور بدبو بھی جاتی رہی تو وہ زمین پاک ہو گئی نماز اس پر درست ہے لیکن اس پر تیمم درست نہیں جب معلوم ہو کہ یہ زمین ایسی ہے اور اگر معلوم نہ ہو تو وہم نہ کرے۔

مسئلہ:- جس طرح وضو کی جگہ تیمم درست ہے اسی طرح غسل کی جگہ بھی مجبوری[1] کے وقت تیمم درست ہے۔

مسئلہ:- تیمم کرتے وقت دل میں اتنا ارادہ کرے کہ میں پاک ہونے یا نماز پڑھنے کے لئے تیمم کرتا ہوں تو تیمم ہو جاوے گا ورنہ نہ ہوگا۔ کیونکہ تیمم میں نیت کرنا ضروری ہے (ناقل عفی عنہ) اور یہ ارادہ کرنا کہ میں وضو کا تیمم کرتا ہوں یا غسل کا یہ ضروری نہیں (اور دونوں کا تیمم ایک ہی طرح کیا جاتا ہے کوئی فرق نہیں ناقل عفی عنہ)

مسئلہ:- کسی کو نہانے کی بھی ضرورت ہے اور وضو بھی نہیں ہے تو ایک ہی

[1] اور وہ مجبوری وہی ہے جو شروع میں اسی بیان سے پڑھ چکے ہو ۱۲ ناقل عفی عنہ

تیمم کرے دونوں کے لیئے الگ الگ تیمم کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ :۔کسی نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور پھر پانی مل گیا تو نماز کا دہرانا واجب نہیں وہی نماز تیمم سے درست ہو گئی۔

مسئلہ :۔اگر پانی ایک میل شرعی سے دُور نہیں لیکن وقت بہت تنگ ہے کہ پانی لینے کو جاوے تو وقت جاتا رہے گا تو بھی تیمم درست نہیں ہے پانی لاوے اور قضا پڑھے۔

مسئلہ :۔پانی ہوتے وقت قرآن مجید کے چھُونے کے لئے تیمم درست نہیں۔

مسئلہ :۔اگر آگے چل کر پانی ملنے کی اُمید ہو تو بہتر ہے کہ اوّل وقت نماز نہ پڑھے بلکہ پانی کا انتظار کرے لیکن اتنی دیر نہ لگاوے کہ وقت مکروہ ہو جاوے اور اگر پانی کا انتظار نہ کیا اوّل ہی وقت نماز پڑھ لی تب بھی درست ہے۔

مسئلہ :۔جتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی مل جانے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح تیمم کر کے اور آگے چلا اور پانی ایک میل شرعی سے کم رہ گیا تو بھی تیمم ٹوٹ گیا۔

مسئلہ :۔کسی کا کپڑا یا بدن نجس ہے اور وضو کی بھی ضرورت ہے اور پانی تھوڑا ہے تو بدن اور کپڑا دھولیوے اور وضو کے عوض تیمم کرلے۔

مسئلہ :۔اگر وہ عذر جس کی وجہ سے تیمم کیا گیا ہے آدمیوں کی طرف سے ہو مثلاً کوئی جیلخانہ میں ہو اور اسکے ملازم اسکو پانی نہ دیں یا کوئی شخص کہے کہ اگر وضو کرے گا تو مار ڈالوں گا تو اس تیمم سے جو نماز پڑھی جب پانی ملے گا تو جو نماز پڑھی گئی ہے اسکو پھر سے دُہرانا پڑے گا۔

مسئلہ :۔ اسی طرح اگر پانی اور وہ چیزیں جن پر تیمم کیا جاتا ہے نہیں ملتیں اور ریل میں اکثر ایسا اتفاق ہو جاتا ہے) تو بلا طہارت نماز پڑھ لینا جائز ہے مگر اس نماز کو بھی پھر سے پڑھنا پڑے گا۔

سوالات

۱۔ تیمم میں کیا فرض ہے؟
۲۔ علاوہ ان چیزوں کے جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کوئی اور بھی ایسی چیز ہے کہ اس سے تیمم ٹوٹ جائے؟
۳۔ تیمم میں پورے سر کا مسح کرنا چاہیئے یا چوتھائی کا پیر میں کیا ٹخنوں سمیت ملے سوچ کر بتاؤ؟
۴۔ کتنی دور پانی ہو تو تیمم کرنا جائز ہے؟

نجاست کے پاک کرنے کا بیان

مسئلہ :۔ نجاست کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جن کی نجاست زیادہ سخت ہے تھوڑی سی لگ جائے تب بھی دھونے کا حکم ہے اسکو نجاستِ غلیظہ کہتے ہیں، دوسری وہ جس کی نجاست ذرا کم اور ہلکی ہو اسکو نجاستِ خفیفہ کہتے ہیں۔

مسئلہ :۔ چھوٹے دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاخانہ بھی نجاستِ غلیظہ ہے۔

مسئلہ :۔ حرام پرندوں کی بیٹ اور حلال جانوروں کا جیسے بکری، گائے، بھینس وغیرہ اور گھوڑے کا پیشاب نجاستِ خفیفہ ہے۔

مسئلہ :۔ مرغی، بطخ، مرغابی کے سوا اور حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے جیسے کبوتر گوریا یعنی چڑیا، مینا وغیرہ اور چمگادڑ کا پیشاب اور بیٹ بھی پاک ہے۔

مسئلہ :۔ نجاستِ غلیظہ میں پتلی اور بہنے والی چیز کپڑے یا بدن میں لگ جائے

تو اگر پھیلاؤ میں روپیہ کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے بے اسکے دھوئے اگر کوئی نماز پڑھ لیوے تو نماز ہو جاوے گی لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ اور بُرا ہے اور اگر روپیہ سے زیادہ ہو تو معاف نہیں ہے اسکے دھوئے نماز نہ ہوگی اور اگر نجاستِ غلیظہ میں سے گاڑھی چیز لگ جاوے جیسے پاخانہ اور مُرغی وغیرہ کی بیٹ تو اگر وزن میں ساڑھے چار ماشہ یا اس سے کم ہو تو بے دھوئے ہوئے نماز درست ہے اور اگر اس سے زیادہ لگ جاوے تو بے دھوئے ہوئے نماز درست نہیں ہے۔

مسئلہ :- اگر نجاستِ خفیفہ کپڑے یا بدن میں لگ جاوے تو جس حصّہ میں لگی ہے اگر اسکے چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں یعنی اگر آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہو اگر کلی میں لگی ہے تو اسکی چوتھائی سے کم ہو اگر دوپٹہ میں لگی ہے تو اسکی چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے اسی طرح اگر نجاست خفیفہ ہاتھ میں بھری ہے تو اگر پہنچے میں لگی ہے تو پہنچے کی چوتھائی اگر بازو میں لگی ہے تو بازو کی چوتھائی اگر کلائی میں لگی ہے تو کلائی کی چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے اسی طرح اگر ٹانگ میں لگ جائے تو اسکی چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے غرضکہ جس عضو میں لگے اسکی چوتھائی سے کم ہو اگر پورا چوتھائی ہو معاف نہیں اس کا دھونا واجب ہے یعنی بے دھوئے ہوئے نماز درست نہیں۔

مسئلہ :- نجاستِ غلیظہ جس پانی میں پڑ جاوے تو وہ بھی نجس غلیظ ہو جاتا ہے اور نجاستِ خفیفہ پڑ جاتے تو وہ پانی نجس خفیف ہو جاتا ہے چاہے کم پڑے یا زیادہ

مسئلہ:- مچھلی کا خون نجس نہیں اگر لگ جائے تو کچھ حرج نہیں اسی طرح مکھی کھٹمل مچھر کا خون بھی نجس نہیں ہے۔

مسئلہ:- اگر پیشاب کی چھینٹیں سوئی کی نوک کے برابر پڑ جاویں کہ دیکھنے سے دکھائی نہ دیویں تو اس کا کوئی حرج نہیں دھونا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ:- اگر دلدار نجاست لگ جائے جیسے پاخانہ یا خون تو اتنا دھوئے کہ نجاست چھوٹ جائے اور دھبہ جاتا رہے چاہے جتنی دفعہ میں چھوٹے جب نجاست چھوٹ جائے گی کپڑا پاک ہو جاوے گا اور بدن میں لگ گئی ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے البتہ اگر پہلی ہی دفعہ میں نجاست چھوٹ گئی تو دو مرتبہ اور دھو لینا بہتر ہے اور اگر دو مرتبہ میں چھوٹ گئی تو ایک مرتبہ اور دھوئے غرضکہ تین مرتبہ پورا کر لینا بہتر ہے۔

مسئلہ:- اگر ایسی نجاست ہے کہ کئی مرتبہ دھونے اور نجاست کے چھوٹ جانے پر بھی بدبو نہیں گئی یا کچھ دھبہ رہ گیا تب بھی کپڑا پاک ہو گیا صابون وغیرہ لگا کر دھبہ چھڑانا اور بدبو دور کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ:- اگر پیشاب کے مثل کوئی نجاست لگ گئی ہو دلدار نہیں ہے تو تین مرتبہ دھوئے اور ہر مرتبہ نچوڑے اور تیسری مرتبہ اپنی طاقت بھر خوب زور سے نچوڑے تب پاک ہو گا اگر خوب زور سے نہ نچوڑے تو کپڑا پاک نہ ہو گا۔

مسئلہ:- اگر نجاست ایسی چیز میں لگی ہے جس کو نچوڑ نہیں سکتا جیسے تخت چٹائی زیور مٹی یا چینی وغیرہ کے برتن، بوتل، جوتہ وغیرہ تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ دھو کر ٹھہر جاوے پھر جب پانی ٹپکنا بند ہو جاوے تب پھر دھوئے اسی طرح تین دفعہ دھوئے تو وہ چیز پاک ہو جاوے گی۔

Scanned by CamScanner

مسئلہ :۔ پانی کی طرح جو چیز پتلی اور پاک ہو اس سے بھی نجاست کا دھونا درست ہے تو اگر کوئی گلاب یا عرق گاؤ زبان وغیرہ اور سرکہ سے دھوئے تو بھی چیز پاک ہو جائے گی لیکن گھی اور تیل اور دودھ وغیرہ کسی ایسی چیز سے دھونا درست نہیں جن میں چکنائی ہو ورنہ وہ چیز ناپاک رہے گی۔

مسئلہ :۔ زمین پر نجاست پڑ گئی پھر ایسی سوکھ گئی کہ نجاست کا بالکل نشان جاتا رہا نہ تو نجاست کا دھبہ ہے اور نہ بدبو آتی ہے۔ تو اس طرح سوکھ جانے سے زمین پاک ہو جاتی ہے لیکن ایسی زمین پر تیمم کرنا درست نہیں البتہ نماز پڑھنا درست ہے۔ جو اینٹیں یا پتھر چونہ یا گارے سے زمین میں خوب جما دیئے گئے ہوں کہ بے کھودے نہ نکل سکیں انکا بھی یہی حکم ہے کہ سوکھ جائے اور نجاست کا نشان نہ رہنے سے پاک ہو جاویں گے اور جو اینٹیں یا پتھر جمائے نہیں ویسے ہی بچھا دیئے گئے ہیں اس پر نجاست پڑ کر سوکھ جائے تو پاک نہ ہوگا اسکو دھونا پڑے گا۔

(ناقل عفی عنہ)

مسئلہ :۔ کتے نے آٹے میں منہ ڈال دیا یا بندر نے جھوٹا کر دیا تو اگر آٹا گندھا ہوا ہو تو جہاں منہ ڈالا ہے اتنا نکال ڈالے باقی کا کھانا درست ہے اور اگر سوکھا آٹا ہو تو جہاں جہاں اسکے منہ کا لعاب لگا ہو نکال ڈالے باقی سب پاک ہے۔

مسئلہ :۔ کتے کا لعاب نجس ہے اور خود کتا نجس نہیں سو اگر کسی کے کپڑے یا بدن سے چھو جائے تو نجس نہیں ہوتا چاہے کتے کا بدن سوکھا ہو یا گیلا ہاں اگر کتے کے بدن پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہے۔

استنجے کا بیان

مسئلہ :- جب سوکر اُٹھے تو جب تک گٹّے تک ہاتھ نہ دھوئے تب تک ہاتھ پانی میں نہ ڈالے چاہے ہاتھ پاک ہو اور چاہے ناپاک ہو اگر پانی چھوٹے برتن میں رکھا ہے جیسے لوٹا آبخورہ تو اسکو بائیں ہاتھ سے اُٹھا کر داہنے ہاتھ پر ڈالے اور تین دفعہ دھوئے پھر برتن داہنے ہاتھ میں لیکر بایاں ہاتھ تین دفعہ دھوئے اور اگر چھوٹے برتن میں پانی نہ ہو بڑے مٹکے وغیرہ میں ہو تو کسی آبخورہ سے نکال لے لیکن انگلیاں پانی میں نہ ڈوبنے پاویں اور اگر آبخورہ وغیرہ کچھ نہ ہو تو بائیں ہاتھ کی اُنگلیوں سے چلو بنا کر پانی نکالے اور جہاں تک ہوسکے پانی میں انگلیاں کم ڈالے اور پانی نکال کے پہلے داہنا ہاتھ دھوئے جب وہ دُھل جائے تو داہنا ہاتھ جتنا چاہے ڈالدے اور پانی نکال کے بایاں ہاتھ دھوئے اور یہ ترکیب ہاتھ دھونے کی اُس وقت ہے کہ ہاتھ ناپاک نہ ہو اور اگر ناپاک ہو تو ہرگز مٹکے میں نہ ڈالے بلکہ کسی اور ترکیب سے پانی نکالے کہ نجس نہ ہونے پاوے مثلاً پاک رُومال ڈال کے نکالے اور جو پانی کی دھار رُومال سے بہے اس سے ہاتھ پاک کرے یا جس طرح ممکن ہو۔

مسئلہ :- ڈھیلے سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا سنّت ہے لیکن اگر نجاست ہتھیلی کے گہراؤ یعنی روپیہ سے زیادہ پھیل جاوے تو ایسے وقت پانی سے دھونا واجب ہے بے دھوئے ہوئے نماز نہ ہوگی اور اگر نجاست پھیلی نہ ہو تو فقط ڈھیلے سے پاک کرکے بھی نماز درست ہے لیکن سُنّت کے خلاف ہے۔

Scanned by CamScanner

مسئلہ :- ہڈی اور نجاست جیسے گوبر لید[۱] وغیرہ اور کوئلہ اور کنکر اور شیشہ اور پکی اینٹ اور کھانے کی چیز اور کاغذ سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا برا اور منع ہے لیکن اگر کوئی کرے تو بدن پاک ہو جاوے گا۔

مسئلہ :- کھڑے کھڑے پیشاب کرنا منع ہے۔

مسئلہ :- پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کرنا منع ہے۔

مسئلہ :- چھوٹے بچے کو قبلہ کی طرف بٹھا کر ہگانا مُتانا بھی مکروہ ہے اور منع ہے۔

مسئلہ :- استنجے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست ہے اور وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجا بھی درست ہے لیکن نہ کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ :- جب پاخانہ پیشاب کو جاوے تو پاخانہ کے دروازے سے باہر بسم اللہ کہے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اور ننگے سر نہ جاوے اور اگر کسی انگوٹھی پر اللہ رسول کا نام ہو اسے اتار ڈالے اور پہلے بایاں پیر رکھے اور اندر خدا کا نام نہ لیوے اگر چھینک ہووے تو دل ہی دل میں الحمد للہ کہے زبان سے کچھ نہ کہے نہ وہاں کچھ بولے نہ بات کرے جب نکلے تو داہنا پیر باہر نکالے اور دروازے سے نکل کر یہ دعا پڑھے۔ غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ اور استنجے کے بعد بائیں ہاتھ کو زمین پر رگڑے یا مٹی سے مل کر دھوئے۔

۱؎ مطلب یہ ہے کہ جب گوبر لید وغیرہ خشک ہو گیا ہو تری باقی نہ رہی ہو اس وقت اس سے استنجا کرے پاک تو ہو جاوے گا مگر ایسا نہ کرنا چاہیئے۔

اذان کا بیان

اذان کا مسنون[1] طریقہ یہ ہے کہ اذان دونوں حدثوں سے پاک ہو کر کسی اونچے مقام پر مسجد سے علیحدہ قبلہ رو کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو کلمے کی انگلی سے بند کر کے اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے نہ اس قدر کہ جس سے تکلیف ہو ان کلمات کو کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ چار بار پھر اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دو مرتبہ پھر اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ دو مرتبہ پھر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ دو مرتبہ پھر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک مرتبہ اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت اپنے منہ کو داہنی طرف پھیر لیا کرے اور اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں طرف منہ پھیر لیا کرے اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلہ سے پھرنے نہ پائے اور فجر کی اذان میں بعد حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو مرتبہ کہے پس کل الفاظ اذان کے پندرہ ہوئے اور فجر کی نماز میں سترہ اور اذان کے الفاظ کو گانے کے طور پر نہ ادا کرے اور نہ اس طرح کہ کچھ پست آواز سے اور کچھ بلند آواز سے اور دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر اس قدر سکوت کرے کہ سننے والا اسکا جواب دے سکے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کے سوا دوسرے الفاظ میں بھی ہر لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کر کے دوسرا لفظ کہے۔

مسئلہ:۔ اقامت کا طریقہ بھی یہی ہے فرق صرف اس قدر ہے کہ اذان مسجد سے باہر کہی جاتی ہے یعنی یہ بہتر ہے اور اقامت مسجد کے اندر اور اذان بلند آواز

---

[1] یعنی سنت کے موافق ۱۲ ؛ اقل عفی عنہ

سے کہی جاتی ہے اور اقامت پست آواز سے اور اذان ٹھہر ٹھہر کر کہی جاتی ہے اور اقامت فرا جلد (۱۲ ناقل عفی عنہ) اور اقامت میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ نہیں بلکہ بجائے اسکے پانچوں وقت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ دو مرتبہ اور اقامت کہتے وقت کانوں کے سوراخ کا بند کرنا بھی نہیں اسلئے کہ کان کے سوراخ آواز بلند ہونے کیلئے کئے جاتے ہیں اور وہ یہاں مقصود نہیں اور اقامت میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ و حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت داہنے بائیں جانب منہ پھیرنا نہیں ہے۔

مسئلہ :۔ فرض عینؔ نمازوں کے سوا اور کسی نماز کے لئے اذان و اقامت مسنون نہیں خواہ فرض کفایہ ہو جیسے جنازے کی نماز یا واجب ہو جیسے وتر اور عیدین یا نفل ہو جیسے اور نمازیں۔

مسئلہ :۔ جو شخص اذان سنے مرد ہو یا عورت پاک ہو یا ناپاک طاہر ہو یا جنب اس پر اذان کا جوابؔ دینا مستحب ہے اور بعض نے واجب بھی کہا ہے مگر معتمد اور ظاہر

لہ فرض کی دو قسمیں ہیں ایک فرض عین دوسرے فرض کفایہ۔ فرض عین اس کو کہتے ہیں جو ہر شخص پر فرض ہو دوسرے کے ادا کرلینے سے اسکے سر سے نہ اترے گا جیسے نماز پنجگانہ اور فرض کفایہ اس کو کہتے ہیں کہ اگر سب ادا نہ کریں کچھ لوگ ادا کریں تو سب کے سر سے اتر جائے گا اور کوئی نہ ادا کرے تو سب گنہگار ہوں جیسے نماز جنازہ اس کو خوب یاد کرلو اور سنت مؤکدہ ایسی سنت کو کہتے ہیں جس کی حدیثوں میں بہت تاکید ہو، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے ہمیشہ کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی ترک نہ فرمایا اس کو بلا عذر ترک کرنے والا اور عادت کرنے والا فاسق گنہگار اور حضرت کی شفاعت سے محروم ہے اور سنت غیر مؤکدہ اس کو کہتے ہیں، جو اس درجہ کی نہ ہو یعنی بلا عذر بھی ترک کردے تو حرج نہیں لیکن ثواب سے محروم رہے گا اس کی بھی دو قسمیں ہوئیں ۱۲ احقر ناقل عفی عنہ

عہ یعنی جو لفظ مؤذن کی زبان سے سنے وہی کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ و حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بھی کہے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (بقیہ صفحہ ۴۹ پر)

مذہب استحباب ہی ہے اور متفق علیہ اور مفتیٰ بہ مسئلہ یہ ہے کہ بالاقدام جواب دینا اور اذان سن کر فوراً نماز کو جانا (ناقل عفی عنہ) واجب ہے ۱۲ مؤلف ۔

نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا بہت بڑا رتبہ ہے کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز سے زیادہ پیاری نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کر دی ہیں ان کے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے اور ان کے چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔ حدیث[1] شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اچھی طرح سے وضو کیا کرے اور خوب دل لگا کر اچھی طرح نماز پڑھا کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے چھوٹے بڑے گناہ سب بخشش دے گا اور جنت دے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ ۴۸) کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ اور بعد اذان درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے ۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ جمعہ کی پہلی اذان سنکر تمام کاموں کو چھوڑ کر جمعہ کی نماز کیلئے جامع مسجد میں جانا واجب ہے خریدو فروخت یا اور کسی کام میں مشغول ہونا حرام ہے ۔

[1] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام اور اعمال اور حضور کے سامنے جو عمل صحابہ یا صحابیات نے کیے ہوں اور حضرت نے ممانعت نہ فرمائی ہو ان سب باتوں کو حدیث کہتے ہیں۔ بڑے بڑے عالموں اور اماموں نے ان تمام باتوں کو کتاب کی صورت میں جمع کر دیا ہے وہ حدیث کی کتابیں کہلاتی ہیں جن میں مشہور یہ ہیں بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، موطا امام مالک، مشکوٰۃ وغیرہ اس کو خوب سمجھ لو اور یاد رکھو ۱۲ ناقل عفی عنہ

نے فرمایا ہے نماز دین کا ستون ہے سو جس نے نماز کو اچھی طرح پڑھا اس نے دین کو ٹھیک رکھا اور جس نے اس ستون کو گرا دیا (یعنی نماز نہ پڑھی) اس نے دین کو برباد کر دیا۔ اور حضرت نے فرمایا ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کی پوچھ ہوگی اور نمازیوں کے ہاتھ اور پاؤں اور منہ قیامت میں آفتاب کی طرح چمکتے ہوں گے اور بے نمازی اس دولت سے محروم رہیں گے اور حضرت نے فرمایا کہ نمازیوں کا حشر قیامت کے دن نبیوں اور شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوگا اور بے نمازیوں کا حشر فرعون اور ہامان اور قارون اور بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا اس لئے نماز پڑھنا بہت ضروری ہے اور نہ پڑھنے سے دین اور دنیا دونوں کا بہت نقصان ہوتا ہے اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ بے نمازی کا حشر کافروں کے ساتھ کیا گیا ہے بے نمازی کافروں کے برابر سمجھا گیا۔ خدا کی پناہ نماز نہ پڑھنا کتنی بری بات ہے البتہ ان لوگوں پر نماز واجب نہیں مجنون اور چھوٹی لڑکی اور لڑکا جو ابھی جوان نہیں ہوا باقی سب مسلمانوں پر فرض ہے لیکن اولاد جب سات برس کی ہو جاوے تو ماں باپ کو حکم ہے کہ ان سے نماز پڑھوا دیں اور جب دس برس کی ہو جاوے تو مار کر پڑھوا دیں اور نماز کا چھوڑنا کبھی کسی وقت درست نہیں ہے جس طرح ہو سکے نماز ضرور پڑھے البتہ اگر نماز پڑھنا بھول گیا بالکل یاد ہی نہ رہا جب وقت جاتا رہا تب یاد آیا کہ نماز نہیں پڑھی یا ایسا غافل ہو گیا کہ آنکھ نہ کھلی اور نماز قضا ہو گئی ایسے وقت گناہ نہ ہوگا لیکن جب یاد آوے اور آنکھ کھلے تو وضو کر کے فوراً قضا پڑھ لینا فرض ہے البتہ اگر وہ وقت مکروہ ہو تو ذرا ٹھہر جاوے تاکہ مکروہ وقت نکل جائے۔

نماز کے وقتوں کا بیان

مسئلہ :- پچھلی رات کو صبح ہوتے وقت پورب کی طرف یعنی جدھر سے سورج نکلتا

ہے آسمان کی لمبان پر کچھ سفیدی دکھائی دیتی ہے پھر تھوڑی دیر میں آسمان کے کنارے پر چوڑان میں سفیدی معلوم ہوتی ہے اور اجالا بڑھتا جاتا ہے پھر تھوڑی دیر میں بالکل اجالا ہو جاتا ہے تو جب سے یہ چوڑی سفیدی دکھائی دے تب سے فجر کی نماز کا وقت آجاتا ہے اور آفتاب نکلنے تک باقی رہتا ہے جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ نکل آیا تو فجر کا وقت جاتا رہتا ہے لیکن مردوں کے لئے حکم ہے کہ جب اجالا ہو جائے تب نماز پڑھیں اور عورتوں کو تڑکے نماز پڑھ لینا بہتر ہے۔

مسئلہ :۔ دوپہر ڈھل جانے سے ظہر کا وقت آجاتا ہے اور دوپہر ڈھلنے کی نشانی یہ ہے کہ سورج نکل کر جتنا اونچا ہوتا جاتا ہے، ہر چیز کا سایہ گھٹتا جاتا ہے پس جب گھٹنا موقوف ہو جاوے تو سمجھو کہ دن ڈھل گیا، بس اسی وقت سے ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور جتنا سایہ ٹھیک دوپہر کو ہوتا ہے اسکو چھوڑ کر جب تک ہر چیز کا سایہ دونا نہ ہو جائے اس وقت تک ظہر کا وقت رہتا ہے۔ مثلاً ایک ہاتھ لکڑی کا سایہ ٹھیک دوپہر کو چار انگل رہا تو جب تک دو ہاتھ چار انگل نہ ہو جائے تب تک ظہر کا وقت رہتا ہے اور چار انگل اور دو ہاتھ پورا ہو گیا تو عصر کا وقت آگیا اور عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک باقی رہتا ہے لیکن جب سورج کا رنگ بدل جائے اور دھوپ زرد پڑ جائے اس وقت عصر کی نماز پڑھنا مکروہ ہے اگر کسی وجہ سے اتنی دیر ہو گئی تو خیر پڑھ لے قضا نہ کرے لیکن پھر کبھی اتنی دیر نہ کرے اور اس عصر کے سوا اور کوئی نماز ایسے وقت پڑھنا درست نہیں نہ قضا نہ نفل کچھ نہ پڑھے۔

مسئلہ :۔ جب سورج ڈوب گیا تو مغرب کا وقت ہو گیا پھر جب تک پچھم کی طرف آسمان کے کنارے پر سرخی باقی رہتی ہے تب تک مغرب کا وقت باقی رہتا ہے۔

لیکن مغرب کی نماز میں اتنی دیر نہ کرے کہ تارے خوب چھٹک جاویں اتنی دیر کرنا مکروہ ہے پھر جب وہ سُرخی جاتی رہے تو عشا کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح[1] ہونے تک باقی رہتا ہے لیکن آدھی رات کے بعد عشا کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے اور ثواب کم ملتا ہے اسلیئے اتنی دیر کر کے نماز نہ پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ تہائی رات جانے سے پہلے ہی پڑھ لے۔

مسئلہ :- جو کوئی تہجد کی نماز پچھلی رات کو اُٹھ کر پڑھا کرتا ہو اگر پکّا بھروسہ ہو کہ آنکھ ضرور کھلے گی تو اسکو وتر[2] کی نماز تہجد کے بعد پڑھنا بہتر ہے لیکن اگر آنکھ کھلنے کا اعتبار نہ ہو اور سو جانے کا ڈر ہو تو عشا کے بعد سونے سے پہلے ہی پڑھ لینا چاہیئے۔

مسئلہ :- سورج نکلتے وقت اور ٹھیک دوپہر کو اور سورج ڈوبتے وقت کوئی نماز صحیح نہیں البتہ عصر کی نماز اگر ابھی نہ پڑھی ہو تو سورج ڈوبتے وقت بھی پڑھ لے اور ان تینوں وقت سجدۂ تلاوت[3] بھی مکروہ اور منع ہے۔

---

[1] اور صبح کی پہچان وہی ہے جو نماز فجر کی علامت میں ابھی پڑھ چکے ہو جب پورب کی طرف آسمان کی چوڑان میں سفیدی دکھائی دے بس اب نہ عشا کا وقت رہا نہ تہجد کا نہ سحری کھانے کا ۱۲ ناقل عفی عنہ

[2] رمضان شریف میں وتر کی نماز عشا کے فرض اور تراویح کے بعد جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہیئے اخیر شب میں آنکھ کھلنے کا یقین ہو چاہے نہ ہو کیونکہ جماعت کی زیادہ فضیلت ہے۔ اور جس دن تھکا ماندہ ہو اس روز بھی بہتر یہی ہے کہ وتر و تہجد کی نماز عشا کے بعد ہی پڑھ لے ممکن ہے کہ سو جائے اور وتر کی نماز رہ جانے تو ایک واجب کا گناہ ہوگا اور تہجد و معمولات کا حکم یہ ہے کہ اگر سفر و بیماری کی وجہ سے ترک ہو جائے تو بھی ثواب پورا ملتا ہے اور بلا عذر ترک کرنے سے بڑی بے برکتی ہوتی ہے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

[3] تلاوت قرآن مجید پڑھنے کو کہتے ہیں اسمیں بعضی آیتیں ایسی ہیں کہ ان کے پڑھنے یا سننے سے ایک سجدہ کرنا پڑتا ہے اس کی نسبت کرتے ہیں اگر نہ کرے تو گنہگار ہوگا وہی سجدہ اس جگہ مراد ہے ۱۲ احقر ناقل عفی عنہ

مسئلہ :- فجر کی نماز پڑھ لینے کے بعد جب تک سورج نکل کے اونچا نہ ہو جائے نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے البتہ سورج نکلنے سے پہلے قضا پڑھنا اور سجدۂ تلاوت بھی درست ہے اور جب سورج نکل آیا تو جب تک ذرا روشنی نہ آجائے قضا نماز بھی درست نہیں، ایسے ہی عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد نفل نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ قضا اور سجدۂ تلاوت درست ہے لیکن جب دھوپ پھیکی پڑ جائے تو یہ بھی جائز نہیں۔

مسئلہ : فجر کے وقت سورج نکلنے کے خیال سے فرض پہلے پڑھ لیا (یا جماعت چلے جانے کے خیال سے شریک جماعت ہو گئے ۱۲ ناقل عفی عنہ) تو اب جب تک سورج اونچا اور روشن نہ ہو جائے تب تک سنت نہ پڑھے اور ذرا روشنی آجائے تب سنت وغیرہ جو نماز چاہے پڑھے۔

مسئلہ : جب صبح ہو جائے اور فجر کا وقت آجائے تو دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نفل نماز پڑھنا درست نہیں یعنی مکروہ ہے البتہ قضا نمازیں اور

لہ کیونکہ اس میں مشابہت ہے سورج کے پجاریوں کی اسجگہ علت دل کے اطمینان کے لئے لکھ دی گئی ہے لیکن ہر مسئلہ میں سبب معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو ہاں بحیثیت طالب علم ہونے کے اضافہ معلومات و طمانیت قلب کی غرض سے مضائقہ نہیں لیکن اس پر عمل کرنے اور سچے دل سے ماننے کا دارومدار نہ ہو کہ یہ الحاد کا پھاٹک اور دین و ایمان کے حق میں گہری خندق ہے اللہ پناہ میں رکھے اور جو لوگ طالب علم نہیں ہیں ان کو تو کبھی کھود کرید کرنے کی اجازت نہیں ہے کہ منشا اس کا کبر اور اللہ تعالے سے تعلق کا ضعف ہوتا ہے ہاں بدون کاوش کے علت بھی معلوم ہو جائے تو سبحان اللہ مسلمانوں کی شان یہ ہے ؎
زبان تازہ کردن باقرار تو ٭ نہ انگیختن علت از کار تو - ایسے ہی لوگوں کی تعریف بھی کی گئی ہے۔
وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا الآیۃ ۱۲ احقر ناقل عفی عنہ

سجدۂ تلاوت درست ہیں۔

مسئلہ :۔ اگر فجر کی نماز پڑھنے میں سورج نکل آیا تو نماز نہیں ہوئی سورج میں روشنی آجانے کے بعد قضا پڑھے اور عصر کی نماز پڑھنے میں سورج ڈوب گیا تو نماز ہوگئی قضا نہ پڑھے۔

مسئلہ :۔ عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سو رہنا مکروہ ہے نماز پڑھ کر سونا چاہیئے لیکن کوئی مرض سے یا سفر سے بہت تھکا ماندہ ہو اور کسی سے کہہ دے کہ مجھ کو نماز کے وقت جگا دینا تو سو رہنا درست ہے۔

سوالات

۱۔ کن لوگوں پر نماز فرض ہے؟

۲۔ ۹ برس اور ۱۱ برس کا جو لڑکا ہو اُسکے لئے نماز کے بارے میں ماں باپ کو کیا حکم ہے؟

۳۔ حدیث شریف میں نمازیوں کے حق میں کیا خوشخبری اور بے نمازیوں کے حق میں کیا حکم ہے؟

۴۔ جو رات دن بالفرض تسبیح ہی لئے رہے لیکن باوجود حواس قائم رہنے کے نماز نہ پڑھے، اس کو تم کیا سمجھتے ہو اور جو لوگ ایسوں کو ولی اللہ سمجھتے ہوں اُن کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے؟

۵۔ فجر کی نماز اور عصر کی نماز کا وقت بتلاؤ اور دونوں نمازوں کے بعد کون نماز پڑھنا درست ہے اور کون مکروہ۔

۶۔ جس وقت کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں ان وقتوں کو بتلاؤ؟

۷۔ کن لوگوں پر نماز فرض نہیں ہے؟

نماز کی شرطوں کا بیان

مسئلہ :۔ نماز شروع کرنے سے پہلے کئی چیزیں واجب[1] ہیں۔

---

[1] واجب کے معنی ضروری یعنی فرض کے ہیں ۱۲ ناقل عفی عنہ

۱- اگر وضو نہ ہو تو وضو کرے نہانے کی ضرورت ہو تو غسل کرے۔
۲- بدن یا کپڑے پر کوئی نجاست لگی ہو تو اسکو پاک کرے۔
۳- جس جگہ نماز پڑھے وہ بھی پاک ہو۔
۴- مرد ناف سے لے کر گھٹنوں تک اور عورتیں فقط منہ اور دونوں ہتھیلی اور دونوں پیر کے سوا سر سے پیر تک سارا بدن خوب ڈھانک لیویں۔
۵- قبلہ[1] کی طرف منہ کرے۔
۶- جس نماز کو پڑھنا چاہتا ہے اسکی نیت یعنی دل سے ارادہ کرے۔
۷- وقت آجانے کے بعد نماز پڑھے (یہی ارکانِ نماز کہلاتے ہیں۔ یہ کل سات ہیں اور چھ فرائض ہیں جن کو آگے ابھی پڑھو گے، غرض کُل نماز میں تیرہ فرض ہیں۔ سات نماز شروع کرنے سے پہلے اور چھ نماز کے اندر ۱۲ ناقل عفی عنہ) یہ سب چیزیں نماز کے لئے شرط ہیں، اس میں سے ایک چیز بھی چھوٹ جاوے گی تو نماز نہ ہوگی چاہے بھولے سے ہو یا جان بوجھ کر ہو (ناقل عفی عنہ)

مسئلہ :- باریک تن زیب یا جالی وغیرہ بہت باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھنا درست نہیں (کیونکہ عورت کا سر ڈھانکنا فرض ہے اور یہ اچھی طرح ڈھکا نہیں ہے ناقل عفی عنہ) اسی طرح مرد اگر کوئی لنگی وغیرہ ایسی باریک پہن کر نماز پڑھے جس سے اس کا بدن جھلکے اور کوئی لمبا کرتہ یا انگرکھا بھی نہ پہنے جس سے اتنا جسم جتنا ڈھانکنا مرد کو فرض ہے چھپ سکے تو اس کی نماز بھی نہ ہوگی۔ ناقل عفی عنہ)

مسئلہ :- اگر نماز پڑھتے وقت عورت کی چوتھائی پنڈلی یا چوتھائی ران یا چوتھائی ہاتھ یا چوتھائی پیٹ وغیرہ (غرض جتنا ڈھانکنا جسم کا عورت پر فرض ہے (ناقل عفی عنہ)

[1] قبلہ، کعبہ شریف، بیت اللہ شریف سب ایک ہی ہیں مکہ شریف ملک عرب میں ایک شہر ہے وہیں یہ ایک برکت والا مکان ہے اسی شہر میں ہمارے آنحضرت پیدا ہوئے یہیں سے اسلام شروع ہوا یہیں حج کرنے کے لئے لوگ جاتے ہیں غرضکہ ہر مسلمان کو اس سے بڑا تعلق ہے یہ ہمارے ملک ہندوستان پاکستان کے پچھم کی طرف ہے اسکو خوب یاد رکھو ۱۲ ناقل عفی عنہ

اتنا ہی کھل جاوے اور اتنی دیر کھلا رہے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکے۔ تو نماز جو رت کی جاتی رہی پھر سے پڑھے اور اگر اتنی دیر نہیں لگی بلکہ کھلتے ہی ڈھک لیا نماز ہو گئی یہ صرف عورتوں کا حکم ہے اور مردوں کو فقط ناف کے نیچے سے لیکر گھٹنے تک ڈھانکنا فرض ہے اسکے سوا اور بدن کھلا ہو تو نماز ہو جاوے گی لیکن بلا ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ :۔ زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ جب دل میں اتنا سوچ لے کہ میں آج کے ظہر کی فرض نماز پڑھتا ہوں اور اگر سنت پڑھتا ہے تو یہ سوچ لے کہ میں ظہر کی سنت پڑھتا ہوں بس اتنا خیال کر کے اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ لے تو نماز ہو جاوے گی جو لمبی چوڑی نیت لوگوں میں مشہور ہے اسکا کہنا ضروری نہیں۔

مسئلہ :۔ اگر زبان ہی سے نیت کرے تو اتنا کہہ لینا کافی ہے کہ نیت کرتا ہوں ظہر کے فرض کی اللہ اکبر یا نیت کرتا ہوں ظہر کی سنتوں کی اللہ اکبر اور چار رکعت نماز وقت ظہر منہ میرا طرف کعبہ شریف کے یہ سب کہنا ضروری نہیں چاہے کہے چاہے نہ کہے۔

مسئلہ :۔ اگر دل میں تو یہی خیال ہے کہ ظہر کی نماز پڑھتا ہوں لیکن ظہر کی جگہ زبان سے عصر کا وقت نکل گیا تو بھی نماز ہو جاوے گی۔

مسئلہ :۔ اگر بھولے سے چار رکعت یا تین رکعت زبان سے نکل جاوے تو نماز ہو جاوے گی۔

مسئلہ :۔ اگر کئی نمازیں قضا ہو گئی ہیں اور قضا پڑھنے کا ارادہ کیا تو وقت مقرر کر کے نیت کرے یعنی یوں نیت کرے کہ میں فجر کی فرض کی قضا پڑھتا ہوں جس

وقت کی قضا پڑھنا ہو خاص اسی کی نیت کرنا چاہیئے اگر فقط اتنی نیت کر لی کہ میں قضا نماز پڑھتا ہوں اور خاص اُس وقت کی نیت نہیں کی تو قضا صحیح نہ ہوگی پھر سے پڑھنا پڑے گی۔

مسئلہ :- اگر کئی دن کی نمازیں قضا ہوگئیں تو دن تاریخ بھی مقرر کر کے نیت کرنا چاہیئے جیسے کسی کی سنیچر، اتوار، دوشنبہ، منگل چار دن کی نمازیں جاتی رہیں تو اب فقط اتنی نیت کرنا کہ میں فجر کی نماز پڑھتا ہوں درست نہیں ہے بلکہ یوں نیت کرے کہ سنیچر کی فجر کی قضا پڑھتا ہوں پھر ظہر پڑھتے وقت کہے سنیچر کی ظہر کی قضا پڑھتا ہوں اسی طرح کہتا جاوے پھر جب سنیچر کی سب نمازیں قضا کر چکے تو کہے کہ اتوار کی فجر کی قضا پڑھتا ہوں اسی طرح سب نمازیں قضا پڑھے اگر کئی مہینے یا کئی سال کی نمازیں قضا ہوں تو مہینے اور سال کا بھی نام لے اور کہے فلاں سال کے فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کی فجر کی قضا پڑھتا ہوں بے اس طرح سے نیت کئے قضا صحیح نہیں ہوتی۔

مسئلہ :- اگر کسی کو دن، تاریخ مہینہ سال کچھ یاد نہ ہو تو یوں نیت کرے کہ فجر کی نمازیں جتنی میرے ذمہ قضا ہیں ان میں جو سب سے اول ہے اسکی قضا پڑھتا ہوں یا ظہر کی نمازیں جتنی میرے ذمہ قضا ہیں ان میں سے جو سب سے اول ہے اسکی قضا پڑھتا ہوں اسی طرح نیت کر کے برابر قضا پڑھتا رہے جب دل گواہی دے کہ اب سب نمازیں جتنی جاتی رہی ہیں سب کی قضا ہیں پڑھ چکا تو قضا پڑھنا چھوڑ دے۔

مسئلہ :- سنت اور نفل اور تراویح کی نمازیں فقط اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ نماز پڑھتا ہوں، سنت ہونے اور نفل ہونے کی نیت نہیں کی تو بھی درست ہے۔

مسئلہ :- مقتدی کو اپنے امام کی اقتدا کی نیت کرنا شرط ہے۔

مسئلہ :- اگر کسی ایسی جگہ ہے کہ وہاں قبلہ معلوم نہیں ہوتا کہ کدھر ہے نہ کوئی وہاں بتانے والا ہے جس سے پوچھ سکے تو اپنے دل میں سوچے جدھر دل گواہی دے اس طرف پڑھ لے اگر بے سوچے پڑھ لے گا تو نماز نہ ہو گی بلکہ اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ قبلہ اسی کی طرف پڑھی ہے تب بھی نماز نہ ہو گی اور اگر وہاں آدمی موجود ہے لیکن پردہ اور شرم کی وجہ سے نہیں پوچھا اسی طرح نماز پڑھ لی تو وہ بھی نماز نہیں ہوئی ایسے وقت ایسی شرم نہ کرنا چاہیئے بلکہ پوچھ کر نماز پڑھے۔

مسئلہ :- اگر کوئی بتلانے والا نہ ملا اور دل کی گواہی پر نماز پڑھ لی پھر معلوم ہوا کہ جدھر نماز پڑھی ہے اُدھر قبلہ نہیں ہے تو بھی نماز ہو گئی اگر بے رُخ نماز پڑھتا تھا اور نماز ہی میں معلوم ہو گیا کہ قبلہ اُدھر نہیں ہے بلکہ فلانی طرف ہے تو نماز ہی میں قبلہ کی طرف گھوم جاوے اب معلوم ہونے کے بعد اگر قبلہ کی طرف نہ گھومے گا تو نماز نہ ہو گی۔

چند اصطلاحاتِ شرعی[1]

مُدرِک ۔ وہ شخص ہے جس کو شروع سے اخیر تک کسی کے پیچھے جماعت کی نماز ملے اور اسکو مقتدی و موتم بھی کہتے ہیں۔

مَسبُوق ۔ وہ شخص جو ایک رکعت یا اس سے زیادہ ہو جانے کے بعد جماعت میں آکر شریک ہوا۔

لَاحِق ۔ وہ شخص جو کسی امام کے پیچھے نماز میں شریک ہوا ہو اور بعد شریک ہونے کے اس کی سب رکعتیں یا کچھ رکعتیں جاتی رہیں خواہ اسوجہ سے کہ وہ سو گیا ہو

[1] یہ شرعی منجانب ناقل ہے۔

یا اسکو کوئی حدث ہو جائے اصغر یا اکبر[1]

فرض نماز پڑھنے کے طریقہ کا بیان

نماز کی نیت کر کے اللہ اکبر کہے اور اللہ اکبر کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھ کان کی لو تک اٹھاوے پھر ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لے اور عورتیں کندھوں تک ہاتھ اٹھا کر سینہ پر باندھ لیں ہاتھ اٹھاتے وقت ہاتھوں کو دوپٹہ سے باہر نہ نکالیں، ہاتھ اس طرح باندھیں کہ مردوں کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑنا چاہیے اور عورتوں کو داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کے پشت پر رکھ لینی چاہیے پھر یہ دعا پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الخ اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر اَلْحَمْدُ پڑھے وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد آمین کہے پھر بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر کوئی سورت پڑھے اور اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر رکوع میں جاوے اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ کہے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اپنے گھٹنے پکڑیں اور انگلیاں کھلی رکھیں (عورتیں دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دیں) اور بازو پہلو سے علیحدہ رکھیں (اور عورتیں ملائے رکھیں) پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہوا سر کو اٹھاوے جب سیدھا کھڑا ہو جاوے تو پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جاوے زمین پر سب سے پہلے گھٹنا رکھے پھر کانوں کے برابر ہاتھ رکھے اور انگلیاں خوب ملا لیوے پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ماتھا

[1] حدث اصغر اسکو کہتے ہیں کہ جس میں وضو کی حاجت ہو جائے اور حدث اکبر جس میں غسل کی ضرورت ہو جائے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

Scanned by CamScanner

رکھے اور سجدہ کے وقت ہاتھ اور ناک دونوں زمین پر رکھ دے اور ہاتھ اور پاؤں کی
انگلیاں قبلہ کی طرف اور خوب کھل کر سجدہ کرے پیٹ کو رانوں سے اور باہوں کو پہلو سے
جدا رکھیں اور زمین پر ہاتھ نہ بچھاویں۔ عورتیں خوب دب کر اور سمٹ کر سجدہ کریں
کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور بانہیں دونوں پہلو سے ملا دیں اور دونوں بانہیں زمین
پر رکھ دیں۔ اور سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے اور اللہ اکبر کہتا ہوا
اٹھے اور خوب اچھی طرح بیٹھ جائے تب دوسرا سجدہ اللہ اکبر کہہ کر کرے اور کم از کم تین
مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہہ کر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور زمین پر ہاتھ ٹیک کر
نہ اٹھے۔ پھر بسم اللہ کہہ کر الحمد اور سورۃ پڑھ کر دوسری رکعت اسی طرح پوری کرے
جب دوسرا سجدہ کر چکے تو بائیں پیر پر بیٹھیں اور اپنے دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دیں
اور دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لے اور انگلیاں خوب ملا کر رکھے پھر پڑھے :-
اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اور جب کلمہ[1] پر پہنچے تو بیچ کی انگلی اور انگوٹھے
سے حلقہ بنا کر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور سلام پھیرنے تک ایسے ہی اٹھائے رکھے۔ اگر چار
رکعت پڑھنا ہو تو اس سے زیادہ اور کچھ نہ پڑھے بلکہ فوراً اللہ اکبر کہہ کر اٹھ کھڑا ہو اور
دو رکعتیں اور پڑھ لے اور فرض نماز میں پچھلی دو رکعتوں میں الحمد کے ساتھ اور کوئی سورت

[1] اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آخر تک کلمہ شہادت ہے اور کلمہ طیبہ کہلاتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
اس کے بندے اور رسول ہیں۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

نہ ملاوے جب چوتھی رکعت پر بیٹھے تو پھر التحیات پڑھ کر یہ درود پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ پھر یہ دعا پڑھے، رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ یا کوئی اور دعا جو حدیث یا قرآن مجید میں آئی ہو پھر اپنے داہنی طرف سلام پھیرے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ پھر یہی کہہ کر بائیں طرف سلام پھیرے اور سلام کرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت[1] کرے یہ نماز پڑھنے کا طریقہ ہے لیکن اس میں بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ اس میں کی ایک بات بھی چھوٹ جائے تو نماز نہ ہوگی چاہے قصداً چھوڑے چاہے بھولے سے (ایسی باتوں کو فرض کہتے ہیں) اور بعضی چیزیں واجب ہیں کہ اس میں سے اگر کوئی چیز قصداً چھوڑ دے تو نماز نکمی اور خراب ہو جاتی ہے اور پھر سے نماز پڑھنی پڑتی ہے اگر کوئی پھر سے نہ پڑھے تو خیر فرض تب بھی سر سے اتر جاتا ہے لیکن بہت گناہ ہوتا ہے اور اگر بھولے سے چھوٹ جاوے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز ہو جاویگی (انکو واجب کہتے ہیں) اور بعضی چیزیں سنت ہیں اور بعضی مستحب

نماز کے اندر فرائض

نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں۔

[1] اور مرد اگر امام ہو تو مقتدیوں پر بھی سلام کرنے کی نیت کرلے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

۱۔ نیت باندھتے وقت اللہ اکبر کہنا۔

۲۔ کھڑا ہونا۔

۳۔ قرآن میں سے کوئی سورت یا آیت پڑھنا۔

۴۔ رکوع کرنا۔

۵۔ دونوں سجدے کرنا۔

۶۔ نماز کے اخیر میں جتنی دیر التحیات پڑھنے میں لگتی ہے اتنی دیر بیٹھنا۔

نماز کے واجبات

یہ چیزیں نماز میں واجب ہیں۔

۱۔ الحمد پڑھنا۔

۲۔ اس کے ساتھ کوئی سورت ملانا۔

۳۔ ہر فرض کو اپنے اپنے موقع پر ادا کرنا یعنی پہلے کھڑے ہو کر الحمد پڑھنا پھر سورت ملانا پھر رکوع کرنا پھر سجدہ کرنا[۱]۔

۴۔ دو رکعت پر بیٹھنا۔

۵۔ دونوں بیٹھکوں میں التحیات پڑھنا۔

۶۔ وتر کی نماز میں دعا قنوت پڑھنا۔

۷۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر سلام پھیرنا۔

---

[۱] یہ فرض کے موقعوں کو سمجھایا ہے اس کو بھی واجب میں زیادہ کر دو النا جیسے اکثر لوگ غلطی کر جاتے ہیں ۱۲۔ ناقل عفی عنہ

۸- ہر چیز کو اطمینان سے ادا کرنا جلدی نہ کرنا۔۱؎

مسئلہ :- ان باتوں کے سوا جتنی اور باتیں ہیں وہ سب سُنّت ہیں لیکن بعضی ان میں مستحب ہیں۔

مسئلہ :- اگر کوئی نماز میں الحمد نہ پڑھے بلکہ کوئی اور پوری سورت یا آیت پڑھے یا فقط الحمد پڑھے اسکے ساتھ کوئی سورت یا کوئی آیت نہ ملاوے یا دو رکعت پڑھ کر نہ بیٹھے اور بے التحیات پڑھے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا یا بیٹھ گیا لیکن التحیات نہیں پڑھی تو ان سب صورتوں میں سر سے فرض اتر جائے گا لیکن نماز بالکل نکمی اور خراب ہوئی پھر سے پڑھنا واجب ہے نہ دُہراوے گا تو بڑا گناہ ہوگا البتہ اگر بھولے سے ایسا کیا ہو تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاوے گی۔

مسئلہ :- اگر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہہ کر سلام نہیں پھیرا بلکہ جب سلام کا وقت آیا کسی سے بول بڑا باتیں کرنے لگا یا اُٹھ کر کہیں چلا گیا اور کوئی کام ایسا کیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اسکا بھی یہی حکم ہے کہ فرض تو سر سے اُتر جائے گا لیکن نماز کا دُہرانا واجب ہے پھر سے نہ پڑھے گا تو بڑا گنہگار رہوگا۔

مسئلہ :- اگر پہلے ہی سورت پڑھے پھر الحمد پڑھے تب بھی نماز دُہرانا پڑے گی اگر بھولے سے ایسا کیا تو سجدۂ سہو کرے۔

مسئلہ :- الحمد کے بعد کم سے کم تین آیتیں پڑھنا چاہیئے اگر ایک ہی آیت یا دو آیتیں پڑھے تو اگر وہ ایک آیت اتنی بڑی ہو کہ چھوٹی چھوٹی تین آیتوں کے برابر

۱؎ عیدین کی نماز میں چھ تکبیریں بھی واجب ہیں اور امام کو آہستہ پڑھنے والی نماز کے وقتوں میں آہستہ سے اور بلند آواز سے پڑھنے والے وقتوں میں بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

ہوجاوے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ:- اگر کوئی رکوع سے کھڑا ہو کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ یا رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ نہ پڑھے یا سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی نہ پڑھے یا اخیر بیٹھک میں التحیات کے بعد درود شریف نہ پڑھے تو بھی نماز ہوگئی لیکن سنت کے خلاف ہے۔ اسی طرح اگر درود شریف کے بعد دعا نہ پڑھے فقط درود پڑھ کر سلام پھیر دیا تب بھی نماز درست ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔

مسئلہ:- نیت باندھتے وقت ہاتھ اٹھانا سنت ہے اگر کوئی نہ اٹھاوے تب بھی نماز درست ہے۔

مسئلہ:- ہر رکعت میں بسم اللہ پڑھ کر الحمد پڑھے اور جب سورت ملاوے تو اس کے پہلے بسم اللہ پڑھ لیوے یہ بہتر ہے۔

مسئلہ:- سجدہ کے وقت ناک اور ماتھا دونوں زمین پر نہ رکھے فقط ماتھا رکھ دے تو بھی نماز درست ہے۔ اور اگر ماتھا نہیں لگایا فقط ناک زمین پر لگائی تو نماز درست نہیں ہوئی البتہ اگر کوئی مجبوری ہو تو فقط ناک لگانا بھی درست ہے۔

مسئلہ:- اگر رکوع کے بعد اچھی طرح کھڑا نہ ہوا سر اٹھا کر سجدہ میں چلا گیا تو نماز پھر سے پڑھے

مسئلہ:- اگر دونوں سجدوں کے بیچ میں اچھی طرح نہیں بیٹھا ذرا سا سر اٹھا کر دوسرا سجدہ کر لیا تو اگر ذرا ہی سر اٹھایا ہو تو ایک ہی سجدہ ہوا دونوں سجدے ادا نہیں ہوئے اور نماز بالکل نہیں ہوئی اور اگر اتنا اٹھا کہ قریب قریب بیٹھنے کے ہوگیا تو خیر نماز سر سے اتر گئی لیکن بڑی کمی ہوگئی اس لئے پھر سے پڑھنا چاہیئے

نہیں تو گناہ ہوگا۔

مسئلہ :۔ فرض نماز میں پچھلی دو رکعتوں میں اگر الحمد کے بعد سورت بھی پڑھ لی تو نماز میں کچھ نقصان نہیں آیا نماز بالکل صحیح ہے۔

مسئلہ :۔ اگر پچھلی دو رکعتوں میں الحمد نہ پڑھے بلکہ تین دفعہ سُبحَانَ اللّٰہِ سُبحَانَ اللّٰہِ کہہ دے تو بھی درست ہے لیکن الحمد پڑھ لینا بہتر ہے اور اگر کچھ نہ پڑھے چپکا کھڑا رہے تو بھی کچھ حرج نہیں نماز درست ہے۔

مسئلہ :۔ نماز میں الحمد اور سورت وغیرہ سارا قاعدہ چیز بہت آہستہ اور چپکے سے پڑھے لیکن ایسی طرح پڑھنا چاہئے کہ خود اپنے کان تک آواز ضرور آوے اگر اپنی آواز خود اپنے آپ کو بھی نہ سنائی دے تو نماز نہ ہوگی۔[1]

مسئلہ :۔ کسی نماز کے لئے کوئی سورۃ مقرر نہ کرے بلکہ جو جی چاہے پڑھا کرے۔ سورت مقرر کر لینا مکروہ ہے۔

مسئلہ :۔ دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے زیادہ لمبی سورت نہ پڑھے۔

مسئلہ :۔ مستحب ہے کہ جب کھڑا ہو تو اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ رکھے اور جب رکوع میں جاوے تو پاؤں پر نگاہ رکھے اور جب سجدہ کرے تو ناک پر اور سلام پھیرتے وقت

---

[1] بعضے لوگ خصوصاً حافظ صاحبان ہیں وہ نماز میں قرأت نہیں کرتے لب ہی نہیں ہلاتے چپ رہتے ہیں اور ایسے ہی تمام دعائیں وغیرہ کرتے ہیں اور اپنے جہل کے سبب صرف تصور کلمات قرأت نہ جانے کس چیز کے خیال کا نام اصلی نماز رکھ لیا ہے ایسے جاہلوں کی نماز ہرگز نہیں ہوتی کیونکہ قرأت نام ہے زبان سے الفاظ ادا کرنے کا اور قرأت قرآن ہے غرض جب تک ادا نہ ہوئی تو نماز ہرگز صحیح نہیں مگر خدا نخواستہ ایسے لوگ امام ہوں تو مقتدیوں کی نماز بھی بالکل غارت ہوگی جس کا خمیازہ [illegible] نماز نہیں ہوتی ہے بلکہ بالکل [illegible] ۱۲ ناقل عفی عنہ

کندھوں پر نگاہ رکھے اور جب جمائی آوے تو منہ خوب بند کرے اگر کسی طرح نہ رکے تو ہاتھ سے ہتھیلی کے اُوپر کی طرف سے روکے اور جب گلا سہلائے تو جہاں تک ہو سکے کھانسی کو روکے اور ضبط کرے۔

مسئلہ:- جو سورت پہلی رکعت میں پڑھی ہے وہی سورت دوسری رکعت میں پھر پڑھ گیا تو بھی کچھ حرج نہیں لیکن بے ضرورت ایسا کرنا بہتر نہیں۔

مسئلہ:- جس طرح کلام مجید میں سورتیں آگے پیچھے لکھی ہیں نماز میں اسی طرح پڑھنا چاہیے جس طرح عم کے پارہ میں لکھی ہیں اس طرح سے نہ پڑھے یعنی پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھے تو دوسری رکعت میں اسکے بعد کی سورت پڑھے اسکے پہلے والی سورت نہ پڑھے جیسے کسی نے پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھا تو دوسری رکعت میں اِذَا جَآءَ یا قُلْ هُوَ اللّٰهُ یا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ یا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور اَلَمْ تَرَ کَیْفَ یا لِاِیْلٰفِ اسکے اُوپر کی سورتیں نہ پڑھے کہ اس طرح پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر بھول سے اس طرح پڑھ جاوے تو مکروہ نہیں۔

مسئلہ:- جس کو نماز بالکل نہ آتی ہو یا نیا نیا مسلمان ہوا ہو وہ سب جگہ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وغیرہ پڑھتا رہے تو فرض ادا ہو جائے گا لیکن نماز برابر سیکھتا رہے اگر نماز سیکھنے میں کوتاہی کرے گا تو بہت گنہگار ہوگا اور جیسے نماز آتی جاوے ان تمام چیزوں کو نماز میں پڑھتا جاوے جب پورے طور سے نماز کی چیزیں یاد ہو جاویں تو سبحان اللہ وغیرہ چھوڑ دے کیونکہ یہ مجبوری کا حکم ہے (ناقل عفی عنہ)۔

سوالات

۱- نماز کے اندر کے فرض گناؤ اور واجب بھی۔

۲۔ فرض اگر بھولے سے چھوٹ جاوے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

۳۔ جس طرح تم نے ابھی نماز کا طریقہ پڑھا ہے بالکل ویسے ہی عمل کرکے دکھلاؤ۔

۴۔ جو رکوع کرکے کھڑا نہ ہو یا دونوں سجدوں کے بیچ میں اچھی طرح نہ بیٹھے تو تمہارے نزدیک اسکی نماز کیسی ہے؟

۵۔ عورت اور مرد کی نماز کا فرق بتلاؤ۔

۶۔ نماز کے سنت و مستحب گناؤ۔

۷۔ خوب صحیح طور سے التحیات، درود شریف و نماز باقی سناؤ، دیکھو حرف خوب صاف نکلے۔

نماز توڑ دینے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ: قصداً یا بھولے سے نماز میں بول اٹھا تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ: بے ضرورت کھنکھارنے اور گلا صاف کرنے سے جس سے ایک آدھ حرف بھی پیدا ہو جاوے نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ لاچاری اور مجبوری کے وقت کھنکھارنا درست ہے اور نماز نہیں جاتی۔

مسئلہ: نماز میں اتنا مڑ گیا کہ سینہ قبلہ کی طرف سے مڑ گیا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ: نماز میں کوئی چیز کھالی یا کچھ پی لیا تو نماز جاتی رہی یہاں تک کہ اگر تل یا دھرا دیا اسکے برابر اور کوئی چیز زمانی عنہ اٹھا کر کھالیوے تو نماز جاتی رہی البتہ اگر دھرا وغیرہ یا کوئی چیز دانتوں میں اٹکی ہوئی تھی اسکو نگل گیا تو اگر چنے سے کم ہو تو نماز ہوگئی اور اگر چنے کے برابر یا زیادہ ہو تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ: نماز کے سامنے سے اگر کوئی چلا جاوے یا کتا بلی، بکری وغیرہ کوئی جانور نکل جاوے تو نماز نہیں ٹوٹی لیکن سامنے سے جانے والے آدمی کو بڑا گناہ ہوگا اسلئے ایسی جگہ نماز

Scanned by CamScanner

پڑھنا چاہیے جہاں آگے سے کوئی نہ نکلے اور پھرنے چلنے میں لوگوں کو تکلیف نہ ہو[1] اور اگر ایسی الگ جگہ کوئی نہ ہو تو اپنے سامنے کوئی لکڑی گاڑ لیوے کم از کم ایک ہاتھ لمبی اور ایک انگل موٹی ہو اور اس لکڑی کے پاس کھڑا ہو اور اسکو بالکل ناک کے سامنے نہ رکھے بلکہ داہنے یا بائیں آنکھ کے سامنے رکھے اگر کوئی لکڑی نہ گاڑی تو اتنی ہی اونچی کوئی چیز سامنے رکھ لیوے جیسے مونڈھا تو اب سامنے سے جانا درست ہے کچھ گناہ نہ ہوگا[2]۔

مسئلہ:- کسی ضرورت کی وجہ سے اگر قبلہ کی طرف ایک آدھ قدم آگے بڑھ گیا یا پیچھے ہٹ آیا لیکن سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھرا تو نماز درست ہو گئی لیکن اگر سجدے کی جگہ سے آگے بڑھ جاوے گا تو نماز نہ ہوگی۔

جو چیزیں نماز میں مکروہ اور منع ہیں اُن کا بیان

مسئلہ:- مکروہ وہ چیز ہے جن سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن ثواب کم ہو جاتا ہے اور گناہ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ:- اپنے کپڑے یا بدن یا زیور سے کھیلنا، کنکریوں کو ہٹانا مکروہ ہے البتہ

---

[1] مسجد میں سنت اور نفل پڑھنے کے لئے مسجد کی دیوار شرقی سے مل کر کھڑا ہونے میں یا بالکل دروازے کے سامنے کھڑے ہونے میں بعض وقت لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اسلئے ہرگز ایسا نہ کرے نیز جماعت جب ہونے والی ہو تو اسی صف میں نیت باندھ کر نہ کھڑا ہو جائے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

[2] اگر میدان میں نماز پڑھتا ہے تو آگے سے کوئی اتنی دور سے نکل جائے کہ حالتِ نماز میں نمازی کی نگاہ وہاں نہیں پہنچتی تو کچھ گناہ نہ ہوگا اسی طرح ضرورت شرعی سے کوئی آگے نکل جاوے مثلاً آگے کی صف میں خالی جگہ ہے اور اس جگہ کے بھرنے کے لئے صف کے آگے چلا جاوے تو کچھ گناہ نہیں۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

اگر کنکریوں کی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو ایک دو مرتبہ ہاتھ سے برابر کر دینا درست ہے۔

مسئلہ:- نماز میں انگلیاں چٹخانا اور کولے پر ہاتھ رکھنا اور داہنے بائیں منہ موڑ کر دیکھنا یہ سب مکروہ ہے، البتہ اگر کن انکھیوں سے کچھ دیکھے اور گردن نہ پھیرے تو ایسا تو مکروہ نہیں لیکن ایسا کرنا بہتر نہیں ہے۔

مسئلہ:- نماز میں دونوں پیر کھڑے رکھ کر بیٹھنا یا چوزانو بیٹھنا یا کتے کی طرح بیٹھنا یہ سب مکروہ ہے ہاں اگر دکھ بیماری کی وجہ سے جس طرح بیٹھنے کا حکم ہے اس طرح نہ بیٹھ سکے تو جس طرح بیٹھ سکے بیٹھے اس وقت کچھ مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ:- نماز میں ادھر اُدھر سے اپنے کپڑے کو سمیٹنا اور سنبھالنا کہ مٹی نہ بھرنے پاوے مکروہ ہے۔

مسئلہ:- اگر تصویر سر کے اوپر ہو یعنی چھت میں یا چھت گیری میں تصویر بنی ہوئی ہو یا آگے کی طرف ہو یا داہنی طرف یا بائیں طرف ہو تو نماز مکروہ ہے اور اگر پیر کے نیچے ہو تو نماز مکروہ نہیں لیکن اگر بہت چھوٹی تصویر ہو کہ اگر زمین پر رکھ دو تو کھڑے ہو کر نہ دکھائی دیوے یا پوری تصویر نہ ہو بلکہ سر کٹا ہوا اور مٹا ہوا ہو تو اس کا کچھ حرج نہیں ایسی تصویر سے کسی صورت میں نماز مکروہ نہیں ہوتی چاہے جس طرف ہو۔

مسئلہ:- تصویر دار کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ:- درخت یا مکان وغیرہ کسی بے جان چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں۔

مسئلہ:- کسی نماز میں کوئی سورت مقرر کر لینا کہ ہمیشہ وہی پڑھا کرے کوئی اور سورت نہ پڑھے یہ بات مکروہ ہے لیکن جو سورتیں مسنون ہیں ان کو اکثر پڑھ لیا کرے یہ مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے (ناقل عفی عنہ)

مسئلہ :۔ کندھے پر رومال ڈال کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ :۔ بہت برے میلے کچیلے کپڑے جن کو پہن کر محلہ ٹولے میں جانے سے شرماتا ہو اور ڈرتا ہو ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ :۔ جس وقت پیشاب پاخانہ زور سے لگا ہو ایسے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ :۔ جب بھوک بہت لگی ہو اور کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھالے پھر نماز پڑھے بے کھانا کھائے نماز پڑھنا مکروہ ہے، البتہ اگر وقت تنگ ہونے لگے تو نماز پڑھ لے۔

مسئلہ :۔ بے ضرورت نماز میں تھوکنا اور ناک صاف کرنا مکروہ ہے اور اگر ضرورت پڑے تو درست ہے جیسے کسی کو کھانسی آئی اور منہ میں بلغم آ گیا تو اپنے بائیں طرف تھوک دے یا کپڑے میں لے کر مل ڈالے اور داہنی طرف اور قبلہ کی طرف نہ تھوکے۔

مسئلہ :۔ اگر سجدہ کی جگہ پیر سے اونچی ہو جیسے کوئی دہلیز پر سجدہ کرے تو دیکھو کتنی اونچی ہے اگر ایک بالشت سے زیادہ اونچی ہو تو نماز درست نہیں اور اگر ایک بالشت یا اس سے کم ہے تو نماز درست ہے لیکن بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

جن وجوہوں سے نماز کا توڑ دینا درست ہے ان کا بیان

مسئلہ :۔ نماز پڑھتے میں ریل چل دے اور اس پر اپنا اسباب رکھا ہوا ہے یا بال بچے سوار ہیں تو نماز توڑ کر بیٹھ جانا درست ہے۔

مسئلہ :۔ سانپ سامنے آ گیا تو اس کے ڈر سے نماز کا توڑ دینا درست[1] ہے۔

[1] بچھو پاؤں کے نیچے آ گیا اور غالب گمان ہے کہ اگر نماز توڑ کے نہ ہٹ جائے گا تو کاٹ لے گا تو بھی نماز توڑ دے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

مسئلہ :۔ رات کو مرغی کھلی رہ گئی اور بلی اس کے پاس آگئی تو اسکے خوف سے نماز توڑ دینا درست ہے۔

مسئلہ :۔ نماز میں ہے اور کسی نے جوتا اٹھا لیا اور ڈر ہے کہ اگر نماز نہ توڑے گا تو لے کر کوئی بھاگ جاوے گا تو اسکے لئے نیت توڑ دینا درست ہے۔

مسئلہ :۔ یا نماز میں ہے اور ہانڈی ابلنے لگی جس کی لاگت چار آنہ ہیں تو نماز توڑ کر اس کو درست کر دینا جائز ہے غرضیکہ جب ایسی چیز کے ضائع ہو جانے اور خراب ہو جانے کا ڈر ہے جس کی قیمت تین چار آنے ہوں تو اسکی حفاظت کے لئے نماز کو توڑ دینا درست ہے۔

مسئلہ :۔ اگر نماز میں پیشاب پاخانہ زور کرے تو نماز توڑ دے اور فراغت کر کے پھر پڑھے۔

مسئلہ :۔ کسی بچے وغیرہ کے کپڑوں میں آگ لگ گئی اور وہ جلنے لگا تو نماز توڑ دینا فرض ہے۔

مسئلہ :۔ کوئی اندھی عورت یا مرد جا رہا ہے اور آگے کنواں ہے اور اس میں گر پڑنے کا ڈر ہے تو اسکے بچانے کے لئے نماز کا توڑ دینا فرض ہے اگر نماز کو نہیں توڑا اور وہ گر کے مر گیا تو گنہگار ہوگا۔

مسئلہ ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی کسی مصیبت کی وجہ سے پکاریں تو فرض نماز کو توڑ دینا واجب ہے جیسے کسی کا باپ ماں وغیرہ بیمار ہے اور پاخانہ وغیرہ کی ضرورت سے گیا اور آنے میں یا جانے میں پیر پھسل گیا اور گر پڑا نماز توڑ کے اسے اٹھا لیوے لیکن اگر اور اٹھانے والا ہو تو بے ضرورت نماز نہ توڑے۔

مسئلہ :۔ اور اگر ابھی گرا نہیں لیکن گرنے کا ڈر ہے اور اس نے اس کو پکارا تب بھی نماز توڑ دے۔

Scanned by CamScanner

مسئلہ:- اور کسی ایسی ضرورت کے لئے نہیں پکارا یونہی پکارا ہے تو فرض نماز کا توڑ دینا درست نہیں۔

مسئلہ:- اگر نفل یا سنت پڑھتا ہو اور وقت ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی پکاریں لیکن یہ ان کو معلوم نہیں ہے کہ فلاں نماز پڑھتا ہے تو ایسے وقت بھی نماز کو توڑ کر ان کی بات کا جواب دینا واجب ہے چاہے کسی مصیبت سے پکاریں یا ہو جا بے ضرورت پکاریں دونوں کا ایک حکم ہے اگر نماز توڑ کے نہ بولے گا تو گنہگار ہوگا اور اگر وہ جانتے ہیں کہ نماز پڑھتا ہے پھر بھی پکاریں تو نماز نہ توڑے لیکن اگر کسی ضرورت سے پکاریں اور ان کو تکلیف ہونے کا ڈر ہو تو توڑ دے۔

وتر نماز کا بیان

وتر کی نماز واجب ہے اور واجب کا مرتبہ قریب قریب فرض کے ہے چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے اگر کبھی چھوٹ جاوے تو جب موقع ملے فوراً اسکی قضا پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ:- وتر کی تین رکعتیں ہیں دو رکعتیں پڑھ کے بیٹھے اور التحیات پڑھے اور درود بالکل نہ پڑھے بلکہ التحیات پڑھ چکنے کے بعد فوراً اُٹھ کھڑا ہو اور الحمد اور سورت پڑھ کر اَللہُ اَکْبَر کہے اور عورت اپنے کندھے تک مرد کانوں کی لو تک ہاتھ اُٹھاوے اور پھر باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھ کر رکوع کرے اور تیسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات اور درود شریف پڑھ کر سلام پھیرے۔

مسئلہ:- دعاء قنوت یہ ہے:- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ

مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ۝

مسئلہ :۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا چاہیئے جیسا کہ ابھی بیان ہو چکا ہے۔

مسئلہ :۔ اگر تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور جب رکوع میں چلا گیا تب یاد آیا تو اب دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ نماز کے ختم پر سجدۂ سہو کر لے اور اگر رکوع چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا اور دعائے قنوت پڑھ لے تب بھی خیر نماز ہو گئی لیکن ایسا نہ کرنا چاہیے تھا اور سجدۂ سہو کرنا اس صورت میں واجب ہے۔

مسئلہ :۔ جس کو دعاء قنوت یاد نہ ہو یہ پڑھ لیا کرے رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا تین دفعہ یہ کہہ لیوے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ یا تین دفعہ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ کہہ لیوے تو نماز ہو جاوے گی۔

سنت اور نفل نمازوں کا بیان

مسئلہ :۔ فجر کے وقت فرض سے پہلے دو رکعت نماز سنت ہے حدیث میں اسکی بڑی تاکید آئی ہے کبھی اسکو نہ چھوڑے اگر کسی دن دیر ہو گئی اور نماز کا وقت بالکل اخیر ہو گیا تو مجبوری کے وقت فقط دو رکعت فرض پڑھ لیوے لیکن جب سورج نکل آوے اور اونچا ہو جاوے تو سنت کی دو رکعت قضا پڑھے۔

مسئلہ :۔ ظہر کے وقت پہلے چار رکعت سنت پڑھے پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت ظہر کے وقت کی چھ رکعتیں بھی ضروری ہیں ان کے پڑھنے کی بہت تاکید ہے

بے وجہ چھوڑ دینے سے گناہ ہوتا ہے۔

مسئلہ :۔ مغرب کے وقت پہلے تین رکعت فرض پڑھے پھر دو رکعت سنت پڑھے یہ سنتیں بھی ضروری ہیں نہ پڑھنے سے گناہ ہوگا۔

مسئلہ :۔ عشا کے وقت بہتر اور مستحب یہ ہے کہ پہلے چار رکعت سنت پڑھے پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت پڑھے اگر جی چاہے تو دو رکعت نفل بھی پڑھ لے اور اگر کوئی اتنی رکعتیں نہ پڑھے تو پہلے چار رکعت فرض پڑھے پھر دو رکعت سنت پھر وتر پڑھے عشا کے بعد یہ دو رکعتیں پڑھنا ضروری ہیں نہ پڑھے گا تو گناہ ہوگا۔

مسئلہ :۔ رمضان کے مہینے میں تراویح کی نماز بھی سنت ہے اس کی بھی تاکید آئی ہے اس کا چھوڑ دینا اور نہ پڑھنا گناہ ہے عورتیں تراویح کی نماز اکثر چھوڑ دیتی ہیں ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیئے عشا کی فرض اور سنتوں کے بعد بیس رکعت تراویح پڑھے چاہے دو رکعت کی نیت باندھے اور چاہے چار چار رکعت کی۔ وتر کا بعد تراویح کے پڑھنا بہتر ہے، اگر پہلے پڑھ لے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ :۔ نماز تراویح میں چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں مستحب ہے، ہاں اتنی دیر بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو اور جماعت کے کم ہو جانے کا خوف ہو تو اس سے کم بیٹھے اس بیٹھنے میں اختیار ہے کہ چاہے تنہا نوافل پڑھے چاہے تسبیح وغیرہ پڑھے چاہے چپ بیٹھا رہے۔

مسئلہ :۔ اگر عشار کی نماز جماعت سے نہ پڑھی گئی ہو تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھی جاوے اسلئے کہ تراویح نماز عشار کی تابع ہے ہاں جو لوگ جماعت سے عشار کی نماز پڑھ کر تراویح کی نماز جماعت سے پڑھ رہے ہیں ان کے ساتھ شریک ہو کر اس شخص

Scanned by CamScanner

کو بھی تراویح کا جماعت سے پڑھنا درست ہو جائے گا جس نے عشاء کی نماز بغیر جماعت کے پڑھی ہے اسلئے کہ وہ ان لوگوں کا تابع سمجھا جائے گا جن کی نماز درست ہے۔

مسئلہ :- اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچے کہ عشاء کی نماز ہو چکی ہو تو اسے چاہیئے کہ پہلے عشاء کی نماز پڑھ لے پھر تراویح میں شریک ہو اور اگر اس درمیان تراویح کی کچھ رکعتیں ہو جاویں تو ان کو بعد وتر پڑھنے کے پڑھے اور یہ شخص وتر جماعت سے پڑھے۔

مسئلہ :- مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سنت مؤکدہ ہے لوگوں کی کاہلی اور سستی سے اسکو ترک نہ کرنا چاہیئے ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر قرآن مجید پڑھا جائے گا تو لوگ نماز میں نہ آئیں گے اور جماعت ٹوٹ جائے گی یا ان کو بہت ناگوار یا گراں ہو گا تو بہتر ہے کہ جس قدر لوگوں کو گراں نہ گذرے اسی قدر پڑھا جائے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے آخیر کی دس سورتیں پڑھ دی جائیں ہر رکعت میں ایک سورت پھر جب دس رکعتیں ہو جاویں تو انہیں سورتوں کو دوبارہ پڑھ دے یا اور جو سورتیں چاہے (حافظ کا اجرت پر پڑھنا اور لوگوں کا اجرت دیکر پڑھانا ہر گز جائز نہیں اس کا اور شبینہ متعارف کا حکم اصلاح الرسوم میں ضرور دیکھ لو۔ (حاشیہ ب)

مسئلہ :- تراویح میں کسی سورت کے شروع پر ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بلند آواز سے پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ :- صحیح یہ ہے کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ کا تراویح میں تین مرتبہ پڑھنا مکروہ ہے اور وجہ کراہت یہ ہے کہ آج کل عوام نے اسکو لوازم ختم سمجھ لیا ہے جیسا کہ ان کے طرز عمل سے ظاہر ہے لہٰذا مکروہ ہے نہ کہ اعادہ سورۃ فی نفسہ کہ حضرت مولانا مدظلہم العالی

نے تتمہ ثالثہ امداد الفتاویٰ کے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرمایا ہے
پس اعادہ سورہ خواہ فی نفسہ جائز ہو یا مکروہ بوجہ رسم ہذا قابل ترک ہے ۱۲ حاشیہ بہ
اور ھُمُ الْمُفْلِحُوْن کے بعد بھی کچھ آیتیں کہیں کہیں پڑھتے ہیں وہ بھی مکروہ ہے
۱۲ ناقل عفی عنہ)

فائدہ :- جن سنتوں کا پڑھنا ضروری ہے سنتِ مؤکدہ کہلاتی ہیں اور رات دن میں ایسی سنتیں بارہ ہیں، دو فجر کی اور چار ظہر کے پہلے اور دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد دو عشاء کے بعد اور رمضان کی تراویح اور بعض عالموں نے تہجد کو بھی مؤکدہ میں گنا ہے۔

مسئلہ :- ظہر کی چار رکعت سنت کی نیت اگر ٹوٹ جائے تو پوری چار رکعتیں پھر سے پڑھے چاہے دو رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو۔

مسئلہ :- نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا بھی درست ہے لیکن بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے اسلئے کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے اس میں وتر کے بعد نفلیں بھی آگئیں البتہ اگر بیماری کی وجہ سے کھڑا نہ ہو سکے تو پورا ثواب ملیگا اور فرض اور سنت جب تک مجبوری نہ ہو بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں۔

مسئلہ :- اگر نفل نماز کو بیٹھ کر شروع کیا پھر کچھ بیٹھے بیٹھے پڑھ کر کھڑا ہو گیا تو یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ :- نفل نماز کھڑے کھڑے پڑھی لیکن ضعف کی وجہ سے تھک گیا تو کسی لاٹھی کی ٹیک لگا لینا اور اسکے سہارے سے کھڑا ہونا بھی درست ہے مکروہ نہیں۔

Scanned by CamScanner

سوالات

۱۔ نماز جن چیزوں سے ٹوٹ جاتی ہے ان میں سے پانچ باتوں کو گناؤ۔

۲۔ اسی طرح تین باتیں ایسی بتلاؤ جو نماز میں مکروہ ہیں۔

۳۔ فرض نماز کن کے پکارنے سے توڑ دینا واجب ہے اور کس حالت میں؟

۴۔ کس حالت میں نماز کا توڑ دینا فرض ہے؟

۵۔ کتنی لاگت کی چیز تمہاری ضائع ہوتی ہو تو اس کی حفاظت کے لئے نماز توڑ دینا درست ہے اور کیا اندھا بیل اور گھوڑا کنوئیں وغیرہ میں گرنے لگے تو اس کی حفاظت کے لئے بھی نماز توڑ دو گے؟

۶۔ وتر کی نماز کس وقت اور کے رکعت پڑھی جاتی ہے۔ نماز کے اندر کہیں ان میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر پھر باندھنا پڑتا ہے یا نہیں اگر باندھا جاتا ہے تو اسکے بعد جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس کا نام بتلاؤ اور زبانی خوب صحیح سناؤ۔

۷۔ رات اور دن کی نماز میں کتنی سنتیں پڑھنا ضروری ہیں ان کو ترتیب وار گناؤ۔

قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان

مسئلہ:- جس کی کوئی نماز چھوٹ گئی ہو تو جب یاد آوے فوراً اسکی قضا پڑھے بلا کسی عذر کے قضا پڑھنے میں دیر لگانا گناہ ہے سو جس کی کوئی نماز قضا ہو اور اس نے فوراً اس کی قضا نہ پڑھی دوسرے وقت پر یا دوسرے دن پر ٹال دیا کہ فلاں دن پڑھ لوں گا اور اس دن سے پہلے ہی اچانک موت سے مر گیا تو دُہرا گناہ ہوگا ایک تو نماز کے قضا ہو جانے کا اور دوسرے فوراً قضا نہ پڑھنے کا۔

مسئلہ:- قضا پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں جس وقت فرصت ہو وضو کر کے پڑھ لے البتہ اتنا خیال رکھے کہ مکروہ وقت نہ ہو۔

مسئلہ:- جس کی ایک ہی نماز قضا ہوئی اس سے پہلے کوئی نماز اس کی قضا نہیں ہوئی یا اس سے پہلے نمازیں قضا تو ہوئیں لیکن سب کی قضا پڑھ چکا فقط اسی ایک نماز کی قضا پڑھنا باقی ہے تو پہلے اسی کی قضا پڑھ لے تب کوئی ادا نماز پڑھے اگر بغیر قضا پڑھے ہوئے ادا نماز پڑھ لی تو ادا درست نہیں ہوئی قضا پڑھ کر پھر ادا پڑھے البتہ اگر قضا پڑھنا یاد نہیں رہا بالکل بھول گیا تو ادا درست ہو گئی اب جب یاد آئے تو فقط قضا پڑھ لے ادا کو
دوہرائے۔

مسئلہ:- اگر وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پہلے قضا پڑھے گا تو ادا نماز کا وقت باقی نہ رہے گا تو پہلے ادا پڑھے پھر قضا پڑھے۔

مسئلہ:- اگر دو یا تین یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہو گئیں اور سوا ان نمازوں کے اس کے ذمہ کچھ اور نمازوں کی قضا باقی نہیں ہے یعنی عمر بھر میں جب سے جوان ہوا ہے کبھی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی یا قضا ہو گئی لیکن سب کی قضا پڑھ چکا ہے تو جب تک ان پانچوں کی قضا نہ پڑھ لے تب تک ادا نماز پڑھنا درست نہیں اور جب تک ان پانچوں کی قضا پڑھے تو اس طرح پڑھے جو نماز سب سے اول چھوٹی ہے پہلے اس کی قضا پڑھے پھر اس کے بعد والی پھر اس کے بعد والی اسی ترتیب سے پانچوں کی قضا پڑھے جیسے کسی نے پورے ایک دن کی نمازیں نہیں پڑھیں فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اسی ترتیب سے قضا پڑھے اور اگر پہلے فجر کی قضا نہیں پڑھی بلکہ ظہر کی پڑھی یا عصر کی یا اور کوئی تو درست نہیں پھر سے پڑھنا پڑے گی۔

مسئلہ:- اگر کسی کی چھ نمازیں قضا ہو گئیں تو اب ان کی قضا پڑھے بغیر ہی ادا نماز

؎ ادا سے مراد فقط فرض یا واجب ہے نہ کہ سنت ۱۲ حاشیہ ربا

پڑھنا جائز ہے اور جب ان چھ نمازوں کی قضا پڑھے تو جو نماز سب سے اول قضا ہوئی ہے تو پہلے اسی کی قضا پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ جو چاہے پہلے پڑھے اور جو چاہے پیچھے پڑھے سب جائز ہے اور اب ترتیب سے پڑھنا واجب نہیں

مسئلہ :- کسی کے ذمہ چھ نمازیں یا بہت سی نمازیں قضا تھیں اس وجہ سے ترتیب سے پڑھنا اس پر واجب نہیں تھا لیکن اس نے ایک ایک دو دو کر کے سب کی قضا پڑھ لی اب کسی نماز کی قضا پڑھنا باقی نہیں رہی تو اب پھر جب ایک نماز یا پانچ نمازیں قضا ہو جاویں تو ترتیب سے پڑھنا پڑے گا اور بے ان پانچوں کی قضا پڑھے ادا نماز پڑھنا درست نہیں البتہ اب پھر چھ نمازیں چھوٹ جاویں تو پھر ترتیب معاف ہو جاوے گی اور بغیر ان چھ نمازوں کی قضا پڑھے ادا پڑھنا درست ہو گا۔

مسئلہ :- اگر وتر کی نماز قضا ہو گئی اور سوا وتر کے اور نماز اسکے ذمہ قضا نہیں ہے تو بغیر وتر کے قضا پڑھے فجر کی نماز پڑھنا درست نہیں اگر وتر کی قضا پڑھنا یاد ہو پھر بھی پہلے قضا نہ پڑھے بلکہ فجر کی پڑھ لے تو اب قضا پڑھ کر فجر کی نماز پھر پڑھنا پڑے گی۔

مسئلہ :- قضا فقط فرض نمازوں اور وتر کی پڑھی جاتی ہے سنتوں کی قضا نہیں ہے البتہ اگر فجر کی نماز قضا ہو جاوے تو اگر دوپہر سے پہلے پہلے قضا پڑھے تو سنت اور فرض دونوں کی قضا پڑھے اور اگر دوپہر کے بعد قضا پڑھے تو فقط دو رکعت فرض کی قضا پڑھے۔

مسئلہ :- اگر فجر کا وقت تنگ ہو گیا اسلئے فقط دو رکعت فرض پڑھ لی سنت چھوڑ دی تو بہتر یہ ہے کہ سورج اونچا ہو جانے کے بعد سنت کی قضا پڑھ لے لیکن

دو پہر کے پہلے ہی پڑھے۔

مسئلہ :۔ کسی بے نمازی نے توبہ کی تو جتنی نمازیں عمر بھر میں قضا ہوئی ہیں سب کی قضا پڑھنا واجب ہے، توبہ سے نمازیں معاف نہیں ہوتیں البتہ نہ پڑھنے سے جو گناہ ہوا تھا توبہ سے معاف ہو گیا اب اُنکی قضا نہ پڑھے گا تو پھر گنہگار رہو گا۔

مسئلہ :۔ اگر کسی کی کچھ نمازیں قضا ہو گئی ہوں اور اُنکی قضا پڑھنے کی ابھی نوبت نہیں آئی تو مرتے وقت نمازوں کی طرف سے فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب ہے نہیں تو گناہ ہو گا اور فدیہ کا بیان روزے کے فدیہ کے ساتھ آوے گا انشاءاللہ تعالیٰ

مسئلہ :۔ اگر چند لوگوں کی نمازیں کسی وقت قضا ہو گئیں تو اُن کو چاہیئے کہ اس نماز کو جماعت سے ادا کریں اگر بلند آواز کی نماز ہے تو بلند آواز سے قرأت کی جاوے اور آہستہ آواز کی ہے تو آہستہ آواز سے۔

سجدۂ سہو کا بیان

مسئلہ :۔ نماز میں جتنی چیزیں واجب ہیں ان میں سے ایک واجب یا کئی واجب اگر بھولے سے رہ جائیں تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے اسکے کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے اگر سجدہ سہو نہیں کیا نماز پھر سے پڑھے۔

مسئلہ :۔ اگر بھولے سے نماز کا کوئی فرض چھوٹ جاوے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز نہیں ہوتی پھر سے پڑھے۔

مسئلہ :۔ سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر رکعت میں فقط التحیات پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر بیٹھ کر التحیات اور درود شریف اور دُعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے اور نماز ختم کرے۔

مسئلہ :- نماز میں الحمد پڑھنا بھول گیا فقط سورت پڑھی یا پہلے سورت پڑھی اور پھر الحمد پڑھی تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے کیونکہ الحمد اور سورت ترتیب سے پڑھنا واجب ہے ۱۲ محمد عیسیٰ)

مسئلہ :- فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول گیا تو پچھلی دو رکعتوں میں سورت ملاوے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر پہلی دو رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی تو پچھلی ایک رکعت میں سورت ملاوے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر پچھلی رکعتوں میں سورت ملانا یاد نہیں رہا نہ پہلی رکعتوں میں سورت ملائی نہ پچھلی رکعتوں میں بالکل اخیر رکعت میں التحیات پڑھتے وقت یاد آیا کہ دونوں رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی کیونکہ پہلی دو رکعتوں میں سورت کا ملانا واجب تھا۔ محمد عیسیٰ۔

مسئلہ :- سنت اور نفل کی سب رکعتوں میں سورت کا ملانا واجب ہے اسلئے اگر کسی رکعت میں سورت ملانا بھول جائے تو سجدۂ سہو کرے۔

مسئلہ :- الحمد پڑھ کر سوچنے لگا کہ کون سورت پڑھوں اور اس سوچ بچار میں اتنی دیر لگ گئی جتنی دیر میں تین مرتبہ[1] سبحان اللہ کہہ سکتا ہے تو بھی سجدۂ سہو واجب ہے کیونکہ ہر فرض اپنے موقع پر ادا کرنا واجب ہے اور یہاں تاخیر ہوئی سورت ملانے میں ۱۲ محمد عیسیٰ)

مسئلہ :- اسی طرح اگر پڑھتے پڑھتے درمیان میں رک گیا اور کچھ سوچنے لگا اور

---

[1] تین ہی مرتبہ کی مقدار سکوت پر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے اور یہی صحیح ہے اور یہی اسکی تفصیل ضمیمہ ثانیہ بہشتی زیور حصہ دوم میں مذکور ہے ۱۲ ناقل عفی عنہ

سوچنے میں دیر لگ گئی یا دوسری رکعت پر جب التحیات کے لئے بیٹھا تو فوراً التحیات نہیں شروع کی کچھ سوچنے میں اتنی دیر لگ گئی یا جب رکوع سے اٹھا تو دیر تک کھڑا کچھ سوچا کیا دونوں سجدوں کے بیچ میں جب بیٹھا تو کچھ سوچنے میں اتنی دیر لگا دی تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے غرضکہ جب بھولے یا کسی بات کے کرنے میں دیر لگ جاوے گی تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا (کیونکہ فرض اپنے موقع پر نہیں ادا کیا ۱۲ محمد عیسیٰ)۔

مسئلہ :- تین رکعت یا چار رکعت فرض نماز میں جب دو رکعت پر التحیات کیلئے بیٹھا تو دو دفعہ التحیات پڑھ گیا تو بھی سجدہ سہو واجب ہے (کیونکہ تاخیر ہوئی تیسری رکعت کے قیام میں جو فرض تھا ۱۲ محمد عیسیٰ) اور اگر التحیات کے بعد اتنا درود شریف بھی پڑھ گیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اس سے زیادہ پڑھ گیا تب یاد آیا اور اٹھ کھڑا ہوا تو بھی سجدہ سہو واجب ہے (کیونکہ تاخیر ہوئی تیسری رکعت کے قیام میں ۱۲ محمد عیسیٰ) اور اگر اس سے کم پڑھا ہو تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ :- چار رکعت والی نفل نماز میں دو رکعت بیٹھ کر التحیات کے ساتھ درود شریف بھی پڑھنا جائز ہے اسلئے نفل میں درود شریف پڑھنے سے سجدۂ سہو کا نہیں ہوتا اور اگر دو دفعہ التحیات پڑھ جاوے تب بھی نفل میں سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ البتہ چار رکعت والی فرض میں دو رکعت پر التحیات دو مرتبہ پڑھ گیا تو سجدۂ سہو[1] لازم ہوگا۔

---

[1] لیکن چار رکعت والی نماز میں خواہ فرض ہو یا نفل دونوں کے قعدۂ اخیر میں دوبارہ پڑھ جانے سے سجدہ سہو لازم نہ ہوگا۔

مسئلہ :- التحیات پڑھنے بیٹھا مگر بھولے سے التحیات کی جگہ کچھ اور پڑھ گیا یا الحمد پڑھنے لگا تو بھی سہو کا سجدہ واجب ہے (کیونکہ التحیات پڑھنا واجب ہے)

مسئلہ :- نیت باندھنے کے بعد سبحانک اللھم کی جگہ دعاء قنوت پڑھنے لگا تو سہو کا سجدہ واجب نہیں (کیونکہ سبحانک اللھم پڑھنا واجب نہیں ۱۲ محمد عیسیٰ) اسی طرح فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد کی جگہ التحیات یا کچھ اور پڑھنے لگا تو بھی سجدہ واجب نہیں (کیونکہ تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد پڑھنا واجب نہیں ۱۲ محمد عیسیٰ)

مسئلہ :- تین رکعت یا چار رکعت والی نماز میں بیچ میں بیٹھنا بھول گیا اور دو رکعت پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو اگر نیچے کا آدھا دھڑ ابھی سیدھا نہ ہوا ہو تو بیٹھ جاوے اور التحیات پڑھ لے تب کھڑا ہو اور ایسی حالت میں سجدہ سہو کرنا واجب نہیں (کیونکہ اتنی تاخیر شرعاً معتبر نہیں ۱۲ محمد عیسیٰ) اور اگر نیچے کا آدھا دھڑ سیدھا ہو گیا تو نہ بیٹھے بلکہ کھڑے ہو کر چاروں رکعتیں پڑھ لے فقط اخیر میں بیٹھے اور اس صورت میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے (کیونکہ دو رکعت کے بعد التحیات پڑھنا واجب تھا) اگر سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد پھر لوٹ آوے گا اور بیٹھ کر التحیات پڑھے گا تو گنہگار ہوگا اور سجدہ سہو کرنا اب بھی واجب ہوگا (کیونکہ اس قدر تاخیر شرعاً معتبر ہے اور موجب سجدۂ سہو ۱۲ ناقل عفی عنہ)

مسئلہ :- اگر چوتھی رکعت میں بیٹھنا بھول گیا تو اگر نیچے کا دھڑ ابھی سیدھا نہیں ہوا تو بیٹھ جاوے اور التحیات درود وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے اور سجدۂ سہو نہ کرے (وہی وجہ کہ اتنی تاخیر شرعاً معتبر نہیں اسلئے سجدۂ سہو واجب نہیں ۱۲ ناقل عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تب بھی بیٹھ جاوے بلکہ الحمد اور سورت پڑھ چکا ہو یا رکعت بھی کر چکا ہو تب بھی بیٹھ کر اور التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کرے البتہ اگر رکوع کے بعد بھی یاد نہ آیا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو فرض نماز پھر سے پڑھے یہ نماز نفل ہو گئی ایک رکعت اور ملا کر پوری چھ رکعت کرے اور سجدہ سہو نہ کرے اور اگر ایک رکعت اور نہیں ملائی پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار رکعتیں نفل ہو گئیں اور ایک رکعت اکارت گئی۔

مسئلہ:- اگر چوتھی رکعت پر بیٹھا اور التحیات پڑھ کر کھڑا ہو گیا تو سجدہ کرنے سے پہلے پہلے جب یاد آوے بیٹھ جاوے اور التحیات نہ پڑھے بلکہ بیٹھ کر فوراً سلام پھیر کر سجدۂ سہو کرے کیونکہ تاخیر ہوئی سلام میں ۱۲ محمد عیسیٰ) اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر چکا تب یاد آیا تو ایک رکعت اور ملا کر چھ کرے چار فرض ہوئے اور دو نفل اور چھٹی رکعت پر سجدہ سہو بھی کرے (کیونکہ تاخیر ہوئی سلام میں ۱۲ محمد عیسیٰ) اور اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا اور سجدۂ سہو کر لیا تو برا کیا چار فرض ہوئے اور ایک رکعت اکارت گئی۔

مسئلہ:- اگر نماز میں شک ہو گیا کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں تو اگر یہ شک اتفاق سے ہو گیا ہے ایسا شبہ پڑنے کی عادت نہیں ہے تو پھر سے نماز پڑھے اور اگر شک کرنے کی عادت ہے اور اکثر ایسا شبہ ہو جاتا ہے تو دل میں سوچ کر دیکھے کہ دل زیادہ کدھر جاتا ہے اگر زیادہ گمان تین رکعت پڑھنے کا ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے اور سجدۂ سہو واجب نہیں ہے اور اگر زیادہ گمان یہی ہے کہ میں نے چار رکعتیں پڑھ لی ہیں تو اور رکعت نہ پڑھے اور سجدۂ سہو بھی نہ کرے اور اگر سوچنے کے بعد بھی

پڑھنے لگا ہو تب بھی کچھ حرج نہیں اب سجدۂ سہو کرے تو نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ:- سجدۂ سہو واجب تھا اور اس نے قصداً دونوں طرف سلام پھیر دیا اور نیت کی کہ سجدۂ سہو نہ کروں گا تب بھی جب تک کوئی بات نہ ہو جس سے نماز جاتی رہتی ہے سجدۂ سہو کر لینے کا اختیار رہتا ہے۔

مسئلہ:- چار رکعت والی یا تین رکعت والی نماز میں بھولے سے دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو اب اٹھ کر اس نماز کو پورا کرے اور سجدۂ سہو کرے البتہ سلام پھیرنے کے بعد کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے نماز جاتی رہتی ہے تو پھر سے نماز پڑھے۔

مسئلہ:- دعائے قنوت کی جگہ سبحانک اللّٰھم پڑھ گیا۔ پھر جب یاد آیا تو دعائے قنوت پڑھا تو سجدۂ سہو کا واجب نہیں (کیونکہ کوئی خاص دعا واجب نہیں ۱۲ محمد عیسیٰ)

مسئلہ:- وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے (کیونکہ دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے ۱۲ محمد عیسیٰ)

مسئلہ:- الحمد پڑھ کے دو سورتیں یا تین سورتیں پڑھ گیا تو کچھ ڈر نہیں اور سجدۂ سہو واجب نہیں (کیونکہ قرأت کے طول کرنے کا اختیار ہے ۱۲ محمد عیسیٰ)

مسئلہ:- فرض نماز میں پچھلی دو رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورت ملائی تو سجدۂ سہو واجب نہیں (کیونکہ سورت نہ ملانا واجب نہ تھا صرف سنت تھا ۱۲ محمد عیسیٰ)

مسئلہ:- نماز کے اول میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھنا بھول گیا یا رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم نہیں پڑھا یا سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی نہیں کہا یا رکوع سے اٹھ کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا یاد نہ رہا یا نیت باندھتے وقت کندھے تک ہاتھ نہیں اٹھایا یا اخیر رکعت میں درود شریف یا دعا نہیں پڑھی یوں ہی سلام پھیر دیا تو ان سب

صورتوں میں سجدۂ سہو واجب نہیں (کیونکہ یہ سب چیزیں واجب نہ تھیں ۱۲ محمد عیسیٰ)

مسئلہ :- فرض کی دونوں پچھلی رکعتوں میں یا ایک رکعت میں الحمد پڑھنا بھول گیا چپکے کھڑا رہ کر رکوع میں چلا گیا تو بھی سجدۂ سہو واجب نہیں (کیونکہ پچھلی دونوں رکعتوں میں الحمد پڑھنا صرف سنت ہے، ۱۲ محمد عیسیٰ)

مسئلہ :- جن چیزوں کو بھول کر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے اگر ان کو کوئی قصداً کرے تو سجدۂ سہو واجب نہیں بلکہ نماز پھر سے پڑھے اگر سجدۂ سہو کر بھی لیا تب بھی نماز نہیں ہوئی۔

مسئلہ :- جو چیزیں نماز میں نہ فرض ہیں نہ واجب ان کو بھول کر چھوڑ دینے سے نماز ہو جاتی ہے اور سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ :- اگر آہستہ آواز کی نماز میں کوئی شخص خواہ امام ہو یا منفرد (اکیلا) بلند آواز سے قرأت کر جائے یا بلند آواز کی نماز میں امام آہستہ آواز سے قرأت کرے تو اسکو سجدہ سہو کرنا چاہیئے ہاں اگر آہستہ آواز کی نماز میں بہت تھوڑی سی قرأت بلند آواز سے کی جائے جو نماز صحیح ہونے کے لئے کافی نہ ہو مثلاً دو تین لفظ بلند آواز سے نکل جائیں یا جہری نماز میں امام اسی قدر آہستہ پڑھ جائے تو سجدۂ سہو لازم نہیں یہی اصح ہے۔

سوالات

۱۔ قضا کن نمازوں کی پڑھی جاتی ہے؟

۲۔ کتنے وقتوں کی نماز قضا ہو جانے پر ترتیب معاف ہو جاتی ہے؟

۳۔ کن چیزوں کے چھوٹنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے؟

۴۔ سنت یا مستحب چھوٹ جاوے تو نماز جاتی رہے گی یا سجدۂ سہو کیا جاوے گا؟

Scanned by CamScanner

۵ ۔ سُبحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم چھوٹ جانے سے سجدہ سہو واجب ہوگا یا نہیں مع سبب کے بتلاؤ ۔

۶ ۔ کوئی شخص نماز میں سورۃ پہلے پڑھے اور الحمد بعد میں تو سجدہ سہو واجب ہوگا یا نہیں مع سبب کے بتلاؤ ؟

۷ ۔ کیا نماز میں کچھ سوچنے لگے جب ہی سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہے ، اور اگر واجب ہوتا ہے تو کتنی دیر سوچنے پر ؟

۸ ۔ دو رکعت پر بیٹھنا بھول جاوے جبکہ مغرب کی فرض پڑھ رہا ہے اور آخیر رکعت پر نماز ظہر میں بیٹھنا بھول جاوے تو اس میں کونسی نماز کس حالت میں صحیح ہو جاوے گی ؟

۹ ۔ نماز میں دو رکعت کے ہونے نہ ہونے کا شبہ ہو تو کیا کرنا چاہیئے جبکہ چار رکعت والی نماز پڑھتا ہو ؟

۱۰ ۔ شبہ کرنے کا کیا حکم ہے ؟

۱۱ ۔ چار رکعت والی فرض نماز کی اگر سب رکعتوں میں سورت ملائی جاوے تو سجدہ سہو واجب ہوگا یا نہیں

سجدۂ تلاوت کا بیان

مسئلہ :۔ قرآن شریف میں سجدۂ تلاوت کے چودہ مقام ہیں جہاں کلام مجید کے کنارہ پر سجدہ لکھا رہتا ہے اس آیت کو پڑھ کر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اور اس سجدہ کو سجدۂ تلاوت کہتے ہیں ۔

مسئلہ :۔ سجدۂ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے اور اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھاوے سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھالے بس سجدۂ تلاوت ادا ہو گیا بہتر یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اول اللہ اکبر

کہہ پھر سجدہ میں جائے پھر اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے پھر اللہ اکبر کہہ کر کھڑا نہ ہو تب بھی درست ہے۔

مسئلہ :- سجدہ کی آیت کو جو شخص پڑھے اس پر بھی سجدہ کرنا واجب ہے اور جو سنے اس پر بھی واجب ہو جاتا ہے چاہے قرآن سننے کے قصد سے بیٹھا ہو یا اور کسی کام میں لگا ہوا ور بغیر قصد کے سجدہ کی آیت سُن لی ہو اسلئے بہتر یہ ہے کہ سجدے کی آیت کو آہستہ سے پڑھے تا کہ کسی اور پر سجدۂ تلاوت واجب نہ ہو۔

مسئلہ :- جو چیزیں نماز کے لئے شرط ہیں وہ سجدۂ تلاوت کے لئے بھی ہیں یعنی وضو کا ہونا جگہ کا پاک ہونا بدن اور کپڑے کا پاک ہونا قبلہ کی طرف سجدہ کرنا وغیرہ۔

مسئلہ :- اگر کسی کا وضو اس وقت نہ ہو تو پھر کسی وقت وضو کر کے سجدہ کرے فوراً اسی وقت سجدہ کرنا ضروری نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اسی وقت سجدہ کرے کیونکہ شاید بعد میں یاد نہ رہے۔

مسئلہ :- اگر کسی کے ذمہ بہت سے سجدے تلاوت کے باقی ہیں اور اس نے اب تک ادا نہ کئے ہوں تو اب ادا کرے عمر بھر میں کبھی نہ کبھی ادا کر لینا چاہئے کبھی ادا نہ کرے گا تو گنہگار ہو گا۔

مسئلہ :- اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھے تو وہ آیت پڑھنے کے بعد فوراً نماز ہی میں سجدہ کرے پھر باقی سورت پڑھ کر رکوع میں جائے اگر اس آیت کو پڑھ کر فوراً سجدہ نہ کیا اس کے بعد دو آیتیں یا تین آیتیں اور پڑھ لیں تب بھی سجدہ کیا تو یہ بھی درست ہے اور اگر اس سے بھی زیادہ پڑھ گیا تب سجدہ کیا تو سجدہ ادا ہو گیا لیکن گنہگار ہو گیا۔

مسئلہ :- اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی اور نماز ہی میں سجدہ نہ کیا تو اب نماز کے بعد سجدہ کرنے سے ادا نہ ہوگا ہمیشہ کے لئے گنہگار رہے گا اب سوا توبہ اور استغفار کے اور کوئی صورت معافی کی نہیں۔

مسئلہ :- سجدہ کی آیت پڑھ کر اگر فوراً رکوع میں چلا جاوے اور رکوع میں یہ نیت کرے کہ میں سجدۂ تلاوت کی طرف سے بھی یہی رکوع کرتا ہوں تب بھی وہ سجدہ ادا ہو جائے گا۔ اگر امام ہو تو مقتدیوں کی نیت بھی ضروری ہوگی یعنی ان کی بھی نیت کرنی ہوگی کہ اس رکوع میں سجدۂ تلاوت کی بھی نیت کرتا ہوں (۱۲ محمد عیسیٰ) اور اگر رکوع میں یہ نیت نہیں کی تو رکوع کے بعد سجدہ جب کرے گا تو اسی سجدہ سے سجدۂ تلاوت بھی ادا ہو جائے گا چاہے کچھ نیت کرے چاہے نہ کرے۔ (اس صورت میں مقتدیوں کی نیت کی ضرورت نہیں بلا ان کی نیت کے بھی ادا ہو جائے گا ۱۲ محمد عیسیٰ)

مسئلہ :- ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی آیت کو کئی بار دہرا کر پڑھے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے چاہے سب دفعہ پڑھ کر اخیر میں سجدہ کرے یا پہلی بار پڑھ کر سجدہ کرے پھر اسی کو بار بار دوہراتا رہے اور اگر جگہ بدل گئی تب اسی آیت کو دہرایا پھر تیسری جگہ جا کر وہی آیت پھر پڑھی اسی طرح برابر جگہ بدلتا رہا تو جتنی دفعہ دہرا دے اتنی دفعہ سجدہ کرے۔

مسئلہ :- اگر ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کئی آیتیں پڑھے تو بھی جتنی آیتیں پڑھے اتنے سجدے کرے۔

سوالات

۱ - اگر نماز میں سورۂ اقراء پڑھ کر رکعت پوری کرے تو سجدہ ادا ہوا یا نہیں؟

۲ - ایک آیت کو بار بار اسی جگہ پڑھے تو فقط ایک سجدہ کرے ۔

۳ - اگر ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کئی آیتیں پڑھیں تو کئی سجدے واجب ہو گئے ۔

بیمار کی نماز کا بیان

مسئلہ :- نماز کو کسی حال میں نہ چھوڑے جب تک کھڑے ہو کر پڑھنے کی قوت ہے کھڑے ہو کر نماز پڑھتا رہے اور جب کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر نماز پڑھے بیٹھے بیٹھے رکوع کرکے دونوں سجدے کرے اور رکوع کے لئے اتنا جھکے کہ پیشانی گھٹنوں کے برابر ہو ۔

مسئلہ :- اگر رکوع سجدہ کرنے کی بھی قدرت نہ ہو تو رکوع اور سجدہ کو اشارہ سے ادا کرے اور سجدہ کے لئے رکوع سے زیادہ جھک جایا کرے ۔

مسئلہ :- سجدہ کرنے کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا اور اس پر سجدہ کرنا نہ چاہیئے جب سجدہ کرنے کی قدرت نہ ہو تو بس اشارہ کر لیا کرے تکیہ کے اوپر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ۔

مسئلہ :- اگر کھڑے ہونے کی قوت تو ہے لیکن کھڑے ہونے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے یا بیماری کے بڑھ جانے کا ڈر ہے تب بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے ۔

مسئلہ :- اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہیں رہی تو پیچھے کوئی گاؤ تکیہ وغیرہ لگا کر اس طرح لیٹ جاوے کہ سر خوب اونچا رہے بلکہ قریب قریب بیٹھنے کے رہے اور پاؤں قبلہ کی طرف پھیلا لیوے اور اگر کچھ طاقت ہو تو قبلہ کی طرف پیر نہ پھیلائے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے اور سجدہ کا اشارہ زیادہ نیچا کرے اگر گاؤ تکیہ سے ٹیک لگا کر بھی اس طرح نہ لیٹ سکے کہ سر اور سینہ وغیرہ اونچا رہے

تو قبلہ کی طرف پیر کرکے بالکل چت لیٹ جاوے لیکن سر کے نیچے کوئی اونچا تکیہ رکھ دیں کہ منہ قبلہ کی طرف ہو جاوے آسمان کی طرف نہ رہے پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے رکوع کا اشارہ کم کرے اور سجدہ کا اشارہ زیادہ کرے۔

مسئلہ:- اگر چت نہ لیٹے بلکہ داہنے یا بائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کرکے لیٹے اور سر کے اشارہ سے رکوع سجدہ کرے یہ بھی جائز ہے لیکن چت لیٹ کر پڑھنا زیادہ اچھا ہے۔

مسئلہ:- اگر بیمار کا بستر نجس ہے لیکن اسکے بدلنے میں بہت تکلیف ہوگی تو اسی پر نماز پڑھ لینا درست ہے۔

مسئلہ:- حکیم نے کسی کی آنکھ اور ہلنے جلنے سے منع کر دیا تو بیٹھے بیٹھے نماز پڑھتا رہے (جس کا طریقہ اوپر بتلایا گیا ۱۲ ناقل عفی عنہ)

تنبیہ:- اس کا بھی خیال رکھا کرو نیز مریض بھی حتی الامکان بہت خیال رکھیں کہ حالت مرض میں کوئی بے پردگی نہ ہو انہیں بڑی کوتاہی ہوتی ہے زانو وغیرہ کھل جانا کوئی بات ہی نہیں سمجھتے ۱۲ ناقل عفی عنہ)

مسافرت میں نماز پڑھنے کا بیان

مسئلہ:- اگر کوئی ایک منزل یا دو منزل کا سفر کرے تو اس سفر سے شریعت کا کوئی حکم نہیں بدلتا اور شریعت کے قاعدے اس کو مسافر نہیں کہتے اس کو ساری باتیں اسی طرح کرنی چاہئیں جیسے کہ اپنے گھر پر کرتا تھا اور چار رکعت والی نماز کو چار رکعت پڑھے۔

مسئلہ :- جو کوئی تین منزل چلنے کا قصد کر کے نکلے وہ شریعت کے قاعدہ سے مسافر ہے جب اپنے شہر کی آبادی سے باہر ہوگیا تو شریعت سے مسافر بن گیا اور جب تک آبادی کے اندر اندر چلتا رہا تب تک مسافر نہیں ہے اگر اسٹیشن آبادی کے اندر ہے تو آبادی کے حکم میں ہے اور جو آبادی کے باہر ہو تو وہاں پہنچ کے مسافر ہو جاوے گا۔

مسئلہ :- تین منزل یہ ہے کہ اکثر پیدل چلنے والے وہاں تین روز میں پہنچا کرتے ہیں تخمیناً اس کا ہمارے ملک میں کہ دریا اور پہاڑ میں سفر نہیں کرنا پڑتا ۴۸ میل انگریزی ہے۔

مسئلہ :- جو کوئی شریعت سے مسافر ہو وہ ظہر اور عصر اور عشاء کی فرض نماز دو دو رکعتیں پڑھے اور سنتوں کا یہ حکم ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے سوا اور سنتیں چھوڑ دینا درست ہے۔ اس چھوڑ دینے سے کچھ گناہ نہ ہوگا اور اگر کچھ جلدی نہ ہو نہ اپنے ساتھیوں سے رہ جانے کا ڈر ہو تو نہ چھوڑے اور سنتیں سفر میں پوری پوری پڑھے ان میں کمی نہیں ہے۔

مسئلہ :- فجر اور مغرب اور وتر کی نماز میں بھی کوئی کمی نہیں ہے جیسے ہمیشہ پڑھتا ہے ویسے ہی پڑھے۔

مسئلہ :- ظہر عصر عشاء کی نماز دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھے پوری چار رکعتیں پڑھنا گناہ ہے جیسے ظہر کی کوئی چار فرض پڑھے تو گنہگار ہوگا۔

مسئلہ :- اگر بھولے سے چار رکعتیں پڑھ لیں تو اگر دوسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھی ہے تو دو رکعتیں فرض کی ہو گئیں اور دو رکعتیں نفل ہو جاویں گی اور سجدہ سہو

کرنا پڑے گا (کیونکہ تاخیر ہوئی سلام میں ۱۲ محمد عیسیٰ) اور اگر دو رکعت پر نہ بیٹھا ہو تو چار رکعتیں نفل ہو گئیں فرض نماز پھر سے پڑھے۔

مسئلہ:- اگر راستہ میں کہیں ٹھہر گیا تو اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو برابر مسافر رہے گا چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھتا رہے اور پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر لی تو اب وہ مسافر نہیں رہا پھر اگر نیت بدل گئی اور پندرہ دن سے پہلے چلے جانے کا ارادہ ہو گیا تب بھی مسافر نہ بنے گا۔ نمازیں پوری پوری پڑھے پھر جب یہاں سے چلے تو اگر یہاں سے وہ جگہ تین منزل ہو جہاں سے جاتا ہے تو مسافر ہو جائے گا اور اس سے کم ہو تو مسافر نہیں رہا۔

مسئلہ:- دو چار روز کے لئے راستہ میں کہیں ٹھہرنا پڑا لیکن کچھ ایسی باتیں ہو جاتی ہیں کہ جانا نہیں ہوتا ہے روز یہ نیت ہوتی ہے کہ کل پرسوں چلا جاؤں گا لیکن جانا نہیں ہوتا اسی طرح پندرہ یا بیس دن یا ایک مہینہ یا اس سے بھی زیادہ رہنا ہو گیا لیکن پورے پندرہ دن رہنے کی کبھی نیت نہیں ہوئی تب بھی مسافر رہے گا چاہے جتنے دن اسی طرح گزر جائیں۔

مسئلہ:- تین منزل چل کے کہیں پہنچا تو اگر وہ اپنا گھر ہے تو مسافر نہیں رہا چاہے کم رہے یا زیادہ اور اگر اپنا گھر نہیں ہے تو اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو تب بھی مسافر نہیں رہا اب نمازیں پوری پوری پڑھے اور اگر نہ اپنا گھر ہے۔ نہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہے تو وہاں پہنچکر بھی مسافر رہے گا۔ چار رکعت فرض کی دو رکعتیں پڑھتا رہے۔

مسئلہ:- اگر کسی کی نمازیں سفر میں قضا ہو گئیں تو گھر پہنچکر بھی ظہر عصر عشاء کی دو دو

Scanned by CamScanner

رکعتیں قضا پڑھے اور اگر سفر سے پہلے ظہر کی نماز قضا ہوئی تو سفر کی حالت میں چار رکعتیں اس کی قضا پڑھے۔

مسئلہ:- دریا میں کشتی چل رہی ہے اور نماز کا وقت آ گیا تو اسی چلتی کشتی پر نماز پڑھ لے، اگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں سر گھومے تو بیٹھ کر پڑھے۔

مسئلہ:- ریل میں بھی نماز پڑھنے کا یہی حکم ہے کہ چلتی ریل پر نماز پڑھنا درست ہے اور اگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں سر گھومے یا گرنے کا خوف ہے تو بیٹھ کر پڑھے۔

مسئلہ:- نماز پڑھنے میں ریل پھر گئی اور قبلہ دوسری طرف ہو گیا تو نماز ہی میں گھوم جاوے اور قبلہ کی طرف منہ کر لے۔

مسئلہ:- اگر تین منزل جانا ہو تو جب تک مردوں میں سے کوئی اپنا محرم یا شوہر ساتھ نہ ہو اس وقت تک سفر کرنا درست نہیں بے محرم کے سفر کرنا بڑا گناہ ہے اور اگر ایک منزل یا دو منزل جانا ہو تب بھی بے محرم کے جانا درست نہیں[1] حدیث میں اس کی بڑی ممانعت آئی ہے۔

مسئلہ:- یکہ یا بہلی پر جا رہا ہے اور نماز کا وقت آ گیا تو بہلی سے اتر کر ایک جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیوے اسی طرح اگر کوئی عورت بہلی پر وضو نہ کر سکے تو اتر کر کہیں آڑ میں بیٹھ کر وضو کرے اگر برقع پاس نہ ہو تو چادر وغیرہ میں خوب لپٹ کر اترے اور نماز پڑھے ایسا گہرا پردہ جس میں نماز قضا ہو جائے حرام ہے ہر بات میں شریعت کی بات کو مقدم رکھے، پردہ کی بھی وہی حد رکھے جو شریعت نے

---

[1] میل یا دو میل یا اس سے بھی کم بلا محرم کے ہرگز مت جاؤ ایک محلہ سے دوسرے محلہ تک جانے میں عزت آبرو جان و مال کا خطرہ ہے اسلئے بلا محرم کے بالکل سفر نہیں کرنا چاہیئے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

بتلاتی ہے، شریعت کی حد سے آگے بڑھنا اور خدا سے زور زور ہونا بڑی بیوقوفی اور نادانی ہے البتہ بلا ضرورت پردہ میں کمی کرنا بے غیرتی اور گناہ ہے۔

مسئلہ :- اگر ایسا بیمار ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے، پھر بھی چلتی بہلی پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے، اور اگر بہلی ٹھرائی لیکن جوا بیلوں کے کندھے پر رکھا ہوا ہے تب بھی اس پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے بیل الگ کر کے نماز پڑھنا چاہئے۔ یکہ بھی یہی حکم ہے کہ جب تک گھوڑا کھول کر الگ نہ کر دیا جائے اسوقت تک اس پر نماز پڑھنا درست نہیں۔

مسئلہ :- اگر کسی کو بیٹھ کر نماز پڑھنا ضروری ہو تو پالکی اور میانے پر بھی نماز پڑھنا درست ہے لیکن پالکی جس وقت کہاروں کے کندھوں پر ہو اس وقت پڑھنا درست نہیں زمین پر رکھوا لے تب پڑھے۔

مسئلہ :- اگر اونٹ سے یا بہلی سے اترنے میں جان و مال کا اندیشہ ہو تو بدون اترے بھی نماز درست ہے۔

مسئلہ :- کوئی شخص پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے مگر دو مقام میں اور ان دو مقاموں میں اس قدر فاصلہ ہو کہ ایک مقام کی اذان کی آواز دوسرے مقام تک نہ جا سکتی ہو (مثلاً دس روز کے لئے کہیں رہنے کا ارادہ کرے اور پانچ روز منا میں (کہ مکہ سے منا تین روز کے فاصلہ پر ہے) تو اس صورت میں وہ مسافر ہی شمار ہو گا۔

مسئلہ :- اور اگر مسئلہ مذکورہ میں رات کو ایک ہی مقام میں رہنے کی نیت کرے اور دن کو دوسرے مقام میں تو جس موضع میں رات کو ٹھہرنے کی نوبت ہے وہ اس کا وطن اقامت ہو جائے گا وہاں اسکو قصر کی اجازت نہ ہو گی اب دوسرا موضع جس

دور کر جاتا ہے اگر اس سے پہلے موضع سے سفر شرعی کی مسافت ہو جب تو وہاں
جانے سے مسافر ہو جائے گا ورنہ مقیم رہے گا۔

مسئلہ:- اگر مسئلہ مذکورہ میں ایک موضع دوسرے موضع سے اس قدر قریب ہو کہ ایک جگہ
کی اذان کی آواز دوسری جگہ جا سکتی ہے تو وہ دونوں موضع ایک ہی سمجھے جائیں گے
اور ان دونوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کے ارادے سے مقیم ہو جائے گا۔

مسئلہ: مقیم کی اقتدا مسافر کے پیچھے ہر حال میں درست ہے خواہ ادا نماز ہو یا قضا
اور مسافر امام دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی کو چاہیے کہ اپنی نماز اٹھ کر
تمام کرے اور اس میں قرأت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے اس لئے کہ وہ لاحق[1] ہے
اور قعدۂ[2] اولیٰ اس مقتدی پر متابعت[3] امام کی وجہ سے فرض ہو گا مسافر امام کو مستحب ہے
کہ اپنے مقتدیوں کو بعد دونوں طرف سلام پھیرنے کے اب خود آپ اپنے مسافر ہونے کی
اطلاع کر دے۔

مسئلہ: مسافر بھی مقیم کی اقتدا کر سکتا ہے مگر وقت کے اندر اور وقت جاتا رہا تو فجر
اور مغرب میں کر سکتا ہے اور ظہر عصر عشا میں نہیں اس لئے کہ جب مسافر مقیم کی اقتدا
کرے گا تو تبعیت (پیروی) امام پوری چار رکعت بھی پڑھے گا اور قعدۂ اولیٰ فرض
نہ ہو گا اور اس کا فرض ہو گا پس فرض پڑھنے والے کی اقتدا غیر فرض پڑھنے والے
کے پیچھے ہو گی اور یہ بات درست نہیں اور وقت کے اندر یہ بات نہیں کہ سفر میں فرض
ادا کرنے والے کی اقتدا متنفل (نفل ادا کرنے والے) کے پیچھے لازم آوے اس لئے کہ بوجہ

---

[1] اس کی تعریف لکھی جا چکی ہے ۱۲ نقل کی نماز

[2] پہلا بیٹھک ۱۲ [3] پیروی ۱۲

اقتدا مسافر کے ذمہ چار رکعت فرض ہوگئیں اور وقت گذرنے کے بعد اس مسئلہ میں دونوں صورتوں کا فرق کتب فقہ میں مذکور ہے (حاشیہ بہ)

سوالات

۱۔ مریض کو کس طرف پیر کرکے نماز کے لئے بیٹھنا چاہیئے کس وجہ پر مریض کی حالت ہو جائے تو نماز معاف ہے؟

۲۔ شرعی لحاظ سے آدمی کب مسافر ہوتا ہے اور کون کون وقتوں میں کتنی رکعت پڑھے؟

۳۔ سفر میں سنتوں کا کیا حکم ہے؟

۴۔ اگر کوئی پندرہ کوس چلنے کی نیت کرے تو وہ مسافر ہوگا یا نہیں؟

۵۔ سفر میں کوئی شخص بارہ روز رہنے کی نیت کرے تو وہ نماز پوری پڑھے یا قصر کرے؟

۶۔ اگر تم مسافر کے پیچھے عصر کی نماز پڑھ رہے ہو تو تم کو کتنی رکعت پر سلام پھیرنا چاہیئے؟

۷۔ مسافر امام کے پیچھے اپنی بقیہ نماز میں تم الحمد وسورت پڑھو گے یا نہیں؟

۸۔ مقیم ظہر کی قضا پڑھ رہا ہو تو مسافر اسی ظہر کی اقتدا اس کے پیچھے پڑھ سکتا ہے یا نہیں اور اپنے جواب کی وجہ بھی بتلاؤ۔

جماعت کا بیان

مسئلہ: امام کے سوا ایک آدمی کے شریک نماز ہو جانے سے جماعت ہو جاتی ہے خواہ وہ آدمی مرد ہو یا عورت غلام ہو یا آزاد بالغ ہو یا سمجھدار نابالغ بچہ ہاں جمعہ اور عیدین کی نماز میں کم سے کم امام کے سوا تین آدمیوں کے بغیر جماعت نہیں ہوتی

مسئلہ: جماعت کے ہونے میں یہ بھی ضروری نہیں کہ فرض نماز ہو بلکہ اگر نفل بھی دو آدمی اسی طرح ایک دوسرے کے تابع ہو کر پڑھیں تو جماعت ہو جائے گی خواہ امام اور مقتدی دونوں نفل پڑھتے ہوں یا مقتدی نفل پڑھتا ہو البتہ جماعت کی نفل کا

Scanned by CamScanner

عادی ہونا یا تین مقتدیوں سے زیادہ ہونا مکروہ ہے۔

جماعت کی فضیلت اور تاکید

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں صحیح احادیث اس کثرت سے وارد ہیں کہ اگر سب ایک جگہ جمع کی جائیں تو ایک بہت کافی حجم کا رسالہ تیار ہو سکتا ہے۔ ان کے دیکھنے سے قطعاً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جماعت نماز کی تکمیل میں ایک اعلیٰ درجہ کی شرط ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس کو ترک نہیں فرمایا حتیٰ کہ حالتِ مرض میں جب آپ کو خود چلنے کی قوت نہ تھی دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد تشریف لے گئے اور جماعت سے نماز پڑھی تارک جماعت پر آپ کو بہت سخت غصہ آتا تھا اور ترک جماعت پر سخت سے سخت سزا دینے کو آپ کا جی چاہتا تھا بے شبہ شریعت محمدیہ میں جماعت کا بہت بڑا اہتمام کیا گیا ہے اور ہونا بھی چاہیے تھا نماز جیسی عبادت کی شان بھی یہی کو چاہتی تھی کہ جس سے اس کی تکمیل ہو وہ بھی تاکید کے اعلیٰ درجہ پر پہنچادی جائے ہم اس مقام پر پہلے اس آیت کو لکھ کر جس سے بعض مفسرین اور فقہا نے جماعت کو ثابت کیا ہے چند حدیثیں بیان کرتے ہیں قولہ تعالیٰ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ مل کر یعنے جماعت سے۔ معالم التنزیل، جلالین، خازن، ابو سعود مدارک، تفسیر کبیر وغیرہ اس آیت میں حکم صریح جماعت سے نماز پڑھنے کا ہے مگر چونکہ رکوع کے معنی بعض مفسرین نے خضوع کے بھی لکھے ہیں لہٰذا فرضیت اس سے ثابت نہ ہوگی۔

حدیث:۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کی نماز

میں تنہا نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ثواب روایت کرتے ہیں۔

حدیث :۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا بہت بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ اور بھی بہتر ہے اور جس قدر زیادہ جماعت ہو اسی قدر اللہ تعالے کو پسند ہے۔

حدیث :۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گذرتا ہے وہ سب نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔

حدیث :۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک روز عشاء کے وقت اپنے ان اصحاب سے جو جماعت میں شریک تھے فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ پڑھ کر سو رہے اور تمہارا وہ وقت جو انتظار میں گزرا نماز میں محسوب ہوا۔

حدیث :۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے اسکو نصف شب کی عبادت کا ثواب ملے گا اور جو عشاء و فجر کی نماز جماعت سے پڑھے گا اُسے پوری رات کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے راوی ہیں کہ ایک روز آپ نے فرمایا کہ بیشک میرے دل میں یہ ارادہ ہوا کہ کسی کو حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کرے پھر اذان کا حکم دوں اور کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کرے اور میں اُن لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں نہیں آتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔

حدیث :۔ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے

راوی ہیں کہ جو شخص اذان سنکر جماعت میں نہ آئے اور اُسے کوئی عذر بھی نہ ہو تو اس کی وہ نماز جو تنہا پڑھی ہو قبول نہ ہو گی صحابی نے پوچھا وہ عذر کیا ہے حضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ خوف یا مرض اس حدیث شریف میں مرض کی تفصیل نہیں کی گئی بعض احادیث میں کچھ تفصیل بھی ہے۔

اثر[1]۔ اسودؓ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے کہ نماز کی پابندی اور اسکی فضیلت تاکید کا ذکر نکلا اس پر حضرت عائشہ رضؓ نے تاکید آنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وفات کا قصہ بیان کیا کہ ایک دن نماز کا وقت آیا اور اذان ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں عرض کیا گیا کہ ابو بکرؓ ایک نہایت رقیق القلب آدمی ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہونگے تو بے طاقت ہو جائینگے اور نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ آپ نے پھر وہی فرمایا وہی جواب دیا گیا۔ تب آپ نے فرمایا تم ویسی باتیں کرتی ہو جیسے یوسف علیہ السلام سے مصر کی عورتیں کرتی تھیں ابو بکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھا دیں خیر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھانے کو نکلے اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرض میں کچھ تخفیف معلوم ہوئی تو آپ دو آدمیوں کے سہارے سے نکلے میری آنکھوں میں اب تک وہ حالت موجود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قدم مبارک زمین پر گھسٹتے ہوئے جاتے تھے، یعنی اتنی قوت بھی نہ تھی کہ زمین سے پیر اُٹھا سکیں وہاں حضرت ابو بکرؓ نماز شروع کر چکے تھے چاہا کہ پیچھے ہٹ جاویں مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اور انہیں سے نماز پڑھوائی۔

[1] صحابی یا تابعی کے قول کو اثر کہتے ہیں ۔۱۲

اثر - ایک دن حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سلیمان بن ابی حثمہ کو صبح کی نماز میں نہ پایا تو اُن کے گھر گئے اُن کے ماں باپ سے پوچھا کہ آج میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا اُنہوں نے کہا کہ وہ رات بھر نماز پڑھتے رہے اس وجہ سے ان کو نیند آگئی تب حضرت فاروق رضؓ نے فرمایا کہ مجھے فجر کی نماز جماعت سے پڑھنا زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اسکے کہ تمام شب عبادت کروں (شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ صبح کی نماز با جماعت پڑھنے میں تہجد سے بھی زیادہ ثواب ہے اس لئے علماء نے لکھا ہے کہ اگر شب بیداری نماز فجر میں مخل ہو تو ترک اس کا اولیٰ ہے بلکہ ضروری ہے کیونکہ اس میں بالاتفاق عمداً ترک واجب ہے - ۱۲ ناقل عفی عنہ)

اثر - مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ جو شخص تمام دن روزے رکھتا ہو اور رات بھر نمازیں پڑھتا ہو مگر جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہوتا ہو آپ کیا کہتے ہیں فرمایا کہ دوزخ میں جائے گا -

اثر - سلف صالحین کا یہ دستور تھا کہ جس کی جماعت ترک ہو جاتی سات دن تک اس کی ماتم پرسی کرتے - صحابہ کے اقوال بھی تھوڑے سے بیان ہو چکے جو درحقیقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال ہیں اب ذرا علمائے امت اور مجتہدین امت کو دیکھئے کہ اُن کا جماعت کی طرف کیا خیال ہے اور اُن احادیث سے مطلب اُنہوں نے کیا سمجھا ہے -

۱ - اکثر محققین حنفیہ کے نزدیک جماعت واجب ہے محقق ابن ہمام اور حلبی اور صاحب بحر الرائق وغیرہم اسی طرف ہیں -

Scanned by CamScanner

۲- اکثر حنفیہ کے نزدیک جماعت سنت مؤکدہ ہے مگر واجب کے حکم میں اور درحقیقت حنفیہ کے ان دونوں قولوں میں کچھ مخالفت نہیں۔

۳- قنیہ وغیرہ میں ہے کہ بے عذر تارک جماعت کو سزا دینا امام وقت پر واجب ہے اور اسکے پڑوسی اگر اسکے اس فعلِ قبیح پر کچھ نہ بولیں تو گنہگار ہوں گے۔

۴- تارک جماعت ضرور گنہگار ہے اور اس کی گواہی قبول نہ کی جائے بشرطیکہ اس نے بے عذر سہل انگاری سے جماعت چھوڑی ہو۔

۵- اگر کوئی شخص دینی مسائل کے پڑھنے پڑھانے میں دن رات مشغول رہتا ہو اور جماعت میں حاضر نہ ہوتا ہو تو معذور نہ سمجھا جائے گا اور اسکی گواہی قبول نہ ہوگی

جماعت کے واجب ہونے کی شرطیں

۱- اسلام۔ کافر پر جماعت واجب نہیں۔

۲- مرد ہونا۔ عورتوں پر جماعت واجب نہیں۔

۳- بالغ ہونا۔ نابالغ بچوں پر جماعت واجب نہیں۔

۴- عاقل ہونا۔ مست و بیہوش دیوانہ پر جماعت واجب نہیں۔

۵- آزاد ہونا۔ غلام پر جماعت واجب نہیں۔

۶- تمام عذروں سے خالی ہو۔ ان عذروں کی حالت میں جماعت واجب نہیں مگر ادا کرے تو بہتر ہے نہ ادا کرنے میں ثواب جماعت سے محروم رہے گا اور ترک جماعت کے چودہ عذر ہیں۔

Scanned by CamScanner

۱۔ لباس بقدر ستر عورت کے نہ پایا جانا۔

۲۔ مسجد کے راستہ میں سخت کیچڑ ہو کہ چلنا دشوار ہو امام ابو یوسفؒ نے حضرت امام اعظمؒ سے پوچھا کہ کیچڑ وغیرہ کی حالت میں جماعت کے لئے آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا جماعت کا چھوڑنا مجھے پسند نہیں۔

۳۔ پانی بہت زور سے برستا ہو ایسی حالت میں امام محمدؒ نے مؤطا میں لکھا ہے اگرچہ نہ جانا جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ جماعت سے جا کر نماز پڑھے۔

۴۔ سردی بہت ہو کہ باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں کسی بیماری کے پیدا ہو جانے کا یا بڑھ جانے کا خوف ہو۔

۵۔ مسجد جانے میں مال اور اسباب کے چوری ہو جانے کا خوف ہو۔

۶۔ مسجد جانے میں کسی دشمن کے ملجانے کا خوف ہو۔

۷۔ مسجد جانے میں کسی قرضخواہ کے ملجانے اور اس سے تکلیف پہنچ جانے کا خوف ہو بشرطیکہ اسکے قرض کے ادا کرنے پر قادر نہ ہو اور اگر قادر ہو تو وہ ظالم سمجھا جائے گا اور اسکو ترک جماعت کی اجازت نہ ہو گی۔

۸۔ اندھیری رات ہو کہ راستہ نہ دکھلائی دیتا ہو لیکن اگر روشنی کا سامان خدا نے دیا ہو تو جماعت نہ چھوڑنا چاہیئے۔

۹۔ رات کا وقت ہو اور آندھی بہت سخت چلتی ہو۔

۱۰۔ کسی مریض کی تیمارداری کرنا ہو کہ اسکے جماعت میں چلے جانے سے اس مریض کی تکلیف یا وحشت کا خوف ہو۔

۱۱۔ کھانا تیار یا تیاری کے قریب ہو اور بھوک ایسی لگی ہو کہ نماز میں جی نہ لگنے

کا خوف ہو۔

۱۲- پیشاب یا پاخانہ کا زور معلوم ہوتا ہو۔

۱۳- سفر کا ارادہ رکھتا ہو اور خوف ہو کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں دیر ہو جائے گی اور قافلہ نکل جائے گا ریل کا مسئلہ اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ مگر فرق اس قدر ہے کہ وہاں ایک قافلہ کے بعد دوسرا قافلہ بہت دنوں میں ملتا ہے۔ اور یہاں ریل ایک دن میں کئی بار جاتی ہے اگر ایک وقت کی ریل نہ ملے تو دوسرے وقت جا سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایسا ہی سخت حرج ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں ہماری شریعت سے حرج اٹھا دیا گیا ہے۔

۱۴- کوئی ایسا بیمار ہو جس کی وجہ سے چل پھر نہ سکے یا نابینا ہو یا لنجا ہو یا کوئی پیر کٹا ہوا ہو لیکن جو نابینا بے تکلف مسجد تک پہنچ سکے اسکو ترک جماعت نہ چاہیے۔

جماعت کے احکام

جماعت جمعہ اور عیدین کی نماز واہیں شرط ہے یعنی یہ نمازیں تنہا صحیح ہی نہیں ہوتیں پنج وقتی نمازوں میں واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور تراویح میں سنت موکدہ ہے اگرچہ قرآن مجید جماعت کے ساتھ ہو چکا ہو اور اسی طرح نماز کسوف[1] کے لئے اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے اور سوا رمضان کے اور کسی زمانہ کے وتر میں مکروہ تنزیہی[2] ہے۔

---

[1] کسوف سورج گرہن کو کہتے ہیں اس میں نفل نماز جماعت سے پڑھی جاتی ہے وہی اسجگہ مراد ہے ۱۲ ناقل عفی عنہ

[2] مکروہ کی دو قسمیں ہیں، تنزیہی اور تحریمی مکروہ تنزیہی کا مرتبہ مکروہ تحریمی سے کم ہے ۱۲ ناقل عفی عنہ

Scanned by CamScanner

۱ - مسجد محلہ (یا گاؤں کی ۱۲ ناقل عفی عنہ) ہو اور عام رہ گذر پر نہ ہو اور مسجد محلہ کی تعریف یہ لکھی ہے کہ وہاں کا امام اور نمازی متعین[1] ہوں۔

۲ - پہلی جماعت بلند آواز سے اذان و اقامت کہہ کر پڑھی گئی ہو۔

۳ - پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہو جو اس محلہ میں رہتے ہیں اور جن کو اسکے انتظامات کا اختیار حاصل ہو۔

۴ - دوسری جماعت اس ہیئت اور اہتمام سے ادا کی جائے جس ہیئت اور اہتمام سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے اور یہ چوتھی شرط صرف امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ہے اور امام صاحبؒ کے نزدیک ہیئت بدل دینے پر بھی کراہت رہتی ہے پس اگر دوسری جماعت مسجد میں نہ ادا کی جائے بلکہ گھر میں ہو تو پھر مکروہ نہیں مگر پہلی جماعت مسجد والی جو بے عذر ترک کی ہو گی تو اس کا گناہ ہو گا ۱۲ ناقل عفی عنہ

مقتدی اور امام کے متعلق مسائل

مقتدیوں کو چاہیئے کہ تمام حاضرین میں امامت کے لائق جس میں اچھے اوصاف زیادہ ہوں اسکو امام بنا دیں اور اگر کئی شخص ایسے ہوں جن میں امامت کی لیاقت ہو تو غلبہ رائے پر عمل کریں یعنی جس شخص کی طرف زیادہ لوگوں کی رائے ہو اس کو امام بنا دیں اگر کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے جو امامت کے لائق ہے کسی نالائق کو

---

[1] بعض محلوں اور دیہات کی مسجدوں میں نمازی تو کچھ نہ کچھ مقرر ضرور ہوتے ہیں مگر باقاعدہ کوئی امام مقرر نہیں ہوتا تو اس قاعدہ سے وہاں جماعت ثانیہ مکروہ نہ ہونا چاہیئے مگر ان شرطوں کا مقصود یہ ہے کہ وہاں جماعت باقاعدہ ہوتی ہو پس اگر جماعت ہوتی ہو لیکن کوئی امام باضابطہ وہاں مقرر نہیں تو بھی وہاں دوسری جماعت مکروہ ہو گی ۱۲ ناقل عفی عنہ

Scanned by CamScanner

امام کرلیں گے تو ترک سنت کی خرابی میں مبتلا ہوں گے ۔

مسئلہ :۔ سب سے زیادہ استحقاق امامت اس شخص کو ہے جو نماز کے مسائل خوب جانتا ہو بشرطیکہ ظاہراً اس میں کوئی فسق وغیرہ کی بات نہ ہو[1] اور جس قدر قرأت مسنون ہے اُسے یاد ہو پھر وہ شخص جو قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو یعنی عمدہ آواز سے اور قرأت کے قواعد کے موافق پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

مسئلہ :۔ اگر کسی کے گھر میں جماعت کی جائے تو صاحب خانہ امامت کے لئے زیادہ مستحق ہے اس کے بعد وہ شخص جس کو وہ امام بنا دے اور اگر صاحب خانہ بالکل جاہل ہے اور دوسرے لوگ مسائل سے واقف ہوں تو پھر انہیں کو استحقاق ہوگا

مسئلہ :۔ فاسق اور بدعتی کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر خدانخواستہ ایسے لوگوں کے سوا کوئی دوسرا شخص وہاں موجود نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں اسی طرح اگر بدعتی اور فاسق زوردار ہوں کہ ان کے معزول کرنے پر قدرت نہ ہو یا فتنۂ عظیم برپا ہوتا ہو تو بھی مقتدیوں پر کراہت نہیں۔

مسئلہ :۔ امام کو نماز میں زیادہ بڑی بڑی سورتیں پڑھنا جو مقدار مسنون سے بھی زیادہ ہوں یا رکوع سجدہ وغیرہ میں بہت زیادہ دیر تک رہنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ امام کو چاہیئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت اور ضرورت اور ضعف وغیرہ کا خیال رکھے جو سب میں زیادہ صاحب ضرورت ہو اس کی رعایت کرکے قرأت وغیرہ کرے بلکہ زیادہ ضرورت کے وقت مقدار مسنون سے بھی کم قرأت کرنا بہتر ہے تاکہ لوگوں کا حرج نہ ہو جو قلت جماعت کا سبب ہو جائے ۔

[1] مثلاً ڈاڑھی منڈی یا شرعی سے زیادہ کٹی ہو ۱۲ ناقل عفی عنہ

مسئلہ :- اور اگر ایک سے زیادہ مقتدی ہوں تو اُن کو امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑا ہونا چاہیئے اگر امام کے داہنے بائیں جانب کھڑے ہوں تو مکروہ تنزیہی ہے اور دو سے زیادہ ہوں تو مکروہ تحریمی ہے۔

اس لئے کہ جب دو سے زیادہ مقتدی ہوں تو امام کا آگے کھڑا ہونا واجب ہے۔

مسئلہ :- اگر نماز شروع کرتے وقت ایک ہی مرد مقتدی تھا اور وہ امام کی داہنی جانب کھڑا ہوا اسکے بعد اور مقتدی آگئے تو پہلے مقتدی کو چاہیئے کہ پیچھے ہٹ آئے تاکہ سب مقتدی مل کر امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور اگر وہ نہ ہٹے تو مقتدیوں کو چاہیئے اسکو کھینچ لیں اور اگر نادانستگی سے وہ مقتدی امام کے داہنے یا بائیں جانب کھڑے ہو جائیں اور پہلے مقتدی کو پیچھے نہ ہٹا دیں تو امام کو چاہیئے کہ وہ آگے بڑھ جاوے تاکہ وہ مقتدی سب مل جائیں اور امام کے پیچھے ہو جائیں ہٹنے کی جگہ نہ ہو تب بھی امام ہی کو چاہیئے کہ آگے بڑھ جائے لیکن اگر مقتدی مسائل سے ناواقف ہو جیسا ہمارے زمانے میں غالب ہے تو اس کو ہٹانا مناسب نہیں کہ کہیں کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے جس سے نماز ہی غارت ہو۔

مسئلہ :- امام کو چاہیئے کہ صف سیدھی کراوے یعنی صف میں لوگوں کو آگے پیچھے ہونے سے منع کرے سب کو برابر کھڑے ہونے کا حکم دے صف میں ایک کو دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا چاہیئے۔ درمیان میں خالی جگہ نہ رہنا چاہیئے۔

مسئلہ :- تنہا ایک شخص کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ ایسی حالت میں چاہیئے کہ اگلی صف سے کسی آدمی کو کھینچ کر اپنے ہمراہ کھڑا کرے لیکن کھینچنے میں اگر احتمال ہو کہ وہ اپنی نماز خراب کرلے گا یا بُرا مانے گا تو جانے دے۔

Scanned by CamScanner

مسئلہ :- پہلی صف میں جگہ کے ہوتے ہوئے دوسری صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے ہاں جب صف پوری ہو جائے تب دوسری صف میں کھڑا ہونا چاہیئے۔

مسئلہ :- امام کو اور ایسے ہی منفرد کو جبکہ گھر یا میدان میں نماز پڑھتا ہو مستحب ہے، کہ اپنے ابروؤں کے سامنے خود داہنی جانب کوئی ایسی چیز کھڑی کرے جو ایک گز یا اس سے زیادہ اونچی اور ایک انگل کے برابر موٹی ہو، ہاں اگر مسجد میں نماز پڑھتا ہو یا ایسے مقام میں جہاں لوگوں کا نماز میں سامنے سے گزر نہ ہوتا ہو تو اس کی کچھ ضرورت نہیں اور امام کا سترہ[1] تمام مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے بعد سترہ قائم ہو جانے کے سترہ کے آگے نکل جانے میں کچھ گناہ نہیں لیکن سترہ کے اندر کوئی نکلے گا تو گنہگار ہوگا۔

مسئلہ :- مسبوق یعنی جس کی ایک رکعت رہ گئی ہو اسکو چاہیئے کہ پہلے امام کے ساتھ شریک ہو کر جس قدر نماز باقی ہو جماعت سے ادا کرے بعد امام کی نماز ختم ہونے کے کھڑا ہو جاوے اور اپنی گئی ہوئی رکعتوں کو ادا کرے۔

مسئلہ :- مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرنا چاہیئے کہ پہلے قرأت والی پھر بے قرأت کی اور جو رکعتیں امام کے ساتھ ساتھ پڑھ چکا ہے ان کے حساب سے قعدہ کرے یعنی ان رکعتوں کے حساب سے جو دوسری رکعت ہو اس میں پہلا قعدہ کرے اور جو تیسری رکعت ہو اور نماز تین رکعت والی ہو تو اس میں آخیر قعدہ کرے وعلیٰ ہذا القیاس۔

---

[1] نمازی جو چیز اپنے سامنے کھڑی کرلے اور دوسرا شخص آزادی سے اسکے سامنے سے چلا جائے ایسی چیز کو سترہ کہتے ہیں ۱۲ ناقل عفی عنہ

مثال ۔ ظہر کی نماز میں تین رکعت ہوجانے کے بعد کوئی شخص شریک ہو تو اسکو چاہیئے کہ بعد امام کے سلام پھیرنے کے کھڑا ہوجائے اور گئی ہوئی تین رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملا کر رکوع اور سجدہ کر کے پہلا قعدہ کرے اسلئے کہ یہ رکعت اس پڑھی ہوئی رکعت کے حساب سے دوسری ہے پھر دوسری رکعت میں بھی سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملادے اور قعدہ نہ کرے اسلئے کہ یہ رکعت اس ملی ہوئی کے حساب سے تیسری ہے پھر تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت نہ ملائے کیونکہ یہ رکعت قرأت کی نہ تھی اور اس میں قعدہ کرے کہ یہ قعدۂ اخیرہ ہے ۔

سوالات ۔

۱۔ جو لوگ بے عذر جماعت میں شامل نہیں ہوتے اُن کی نسبت حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحابہٖ وسلم کا ارادۂ شریف کیا ہوا تھا ؟

۲۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں صرف ثواب ہے یا یہ کہ جو جماعت میں شریک نہ ہو وہ محرومی ثواب کے ساتھ گنہگار ہوگا ؟

۳۔ جماعت کتنے آدمیوں سے ہوجاتی ہے اور اسکے وجوب کے کیا شرائط ہیں ؟

۴۔ کون نمازوں میں جماعت شرط ہے اور جماعتِ ثانیہ کن شرائط سے کون سی مسجد میں مکروہ تحریمی ہے ۔

۵۔ اگر ایک شخص نے نماز شروع کی تو تم کو کس طرف ملنا چاہیئے اور جب تم ملنے گئے تو امام کے ساتھ دو آدمی داہنے بائیں کھڑے تھے یا ایک آدمی تھا تو تم کو کیا کرنا چاہیئے اور اگر تم نے غلطی کی اور تم بھی انہیں کی طرح مل گئے تو امام کو کیا کرنا چاہیئے تفصیل سے بتلاؤ ۔

Scanned by CamScanner

جماعت میں شامل ہونے نہ ہونے کے مسائل

اگر کوئی شخص اپنے محلہ یا مکان کے قریب مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ وہاں جماعت ہو چکی ہو تو اس کو مستحب ہے کہ دوسری مسجد میں تلاش جماعت جاوے اور یہ بھی اختیار ہے کہ اپنے گھر میں واپس آ کر گھر کے آدمیوں کو جمع کر کے جماعت کرے۔

مسئلہ :- اگر کوئی شخص فرض نماز اپنے گھر میں تنہا پڑھ چکا ہو اسکے بعد دیکھے کہ وہی فرض جماعت سے ہو رہا ہے تو اس کو چاہیئے کہ جماعت میں شریک ہو جائے بشرطیکہ ظہر و عشا کا وقت ہو اور فجر عصر مغرب کے وقت شریک جماعت نہ ہو اسلئے کہ یہ دوسری نماز نفل ہوگی اور نفل میں تین رکعت منقول نہیں۔

مسئلہ :- اگر کوئی شخص فرض نماز شروع کر چکا ہے اور اسی حالت میں فرض جماعت سے ہونے لگے تو اگر وہ فرض دو رکعت والا ہے جیسے فجر کی نماز تو اس کا یہ حکم ہے کہ اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو اس نماز کو قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا ہو اور دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو بھی قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جائے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو دونوں رکعت پوری کرے اور اگر فجر کی نماز ہو تو پھر جماعت میں شامل نہ ہو اور اگر فرض تین رکعت والا ہو تو اسکا حکم یہ ہے کہ اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو دو رکعت پر سلام پھیر دے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی ہو تو اگر اس کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو پوری کرے اور اگر وہ فرض چار رکعت والا ہے جیسے ظہر و عصر و عشا تو اگر پہلی رکعت

کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو دو رکعت پر التحیات وغیرہ
پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی ہو مگر اس کا سجدہ نہ کیا ہو تو
قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو پوری کرے اور جن صورتوں میں نماز پوری کر لی
جائے ان میں سے مغرب و فجر و عصر میں دوبارہ شریک جماعت نہ ہو اور ظہر و عشاء
میں شریک ہو جاوے اور جن صورتوں میں قطع کرنا ہو کھڑے کھڑے ایک سلام پھیر دے۔
مسئلہ :- اگر کوئی شخص نفل نماز شروع کر چکا ہو اور فرض جماعت ہونے لگے تو اسکو
چاہیئے کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اگرچہ چار رکعت کی نیت ہو۔
مسئلہ :- ظہر اور جمعہ کی سنتِ موکدہ اگر شروع کر چکا ہو اور فرض ہونے لگے تو راجح یہ ہے کہ اس کو پوری کرے
مسئلہ :- اگر فرض نماز ہو رہی ہے تو سنت وغیرہ نہ شروع کی جائے بشرطیکہ کسی
رکعت کے چلے جانے کا خوف ہو ہاں اگر یقین یا گمان غالب ہو کہ کوئی رکعت نہ جانے
پاوے گی تو پڑھ لے مثلاً ظہر کے وقت جب فرض شروع ہو جاوے اور خوف ہو کہ
سنت پڑھنے سے کوئی رکعت جاتی رہے گی تو پھر سنن موکدہ جو فرض سے پہلے پڑھی
جاتی ہیں چھوڑ دے اور ظہر اور جمعے کے فرض کے بعد بہتر یہ ہے کہ بعد والی سنت موکدہ
اول پڑھ کر ان سنتوں کو پڑھ لے مگر فجر کی سنتیں چونکہ زیادہ مؤکد ہیں لہٰذا ان کیلئے
یہ حکم ہے کہ اگر فرض شروع ہو چکا ہو تب بھی ادا کر لی جاویں بشرطیکہ قعدۂ اخیرہ
ملجانے کی اُمید ہو اگر قعدۂ اخیرہ کے ملجانے کی اُمید نہ ہو تو پھر نہ پڑھے اور پھر
یہ سنتیں بعد سورج نکلنے کے پڑھے۔
مسئلہ :- اگر یہ خوف ہو کہ فجر کی سنت اگر نماز کے سنن و مستحبات وغیرہ کی
پابندی سے ادا کی جاوے گی تو جماعت نہ ملے گی تو ایسی حالت میں چاہیئے کہ

Scanned by CamScanner

صرف فرائض اور واجبات پر اختصار کرے سنن وغیرہ کو چھوڑ دے۔

مسئلہ :- فرض ہونے کی حالت میں جو سنتیں پڑھی جاویں خواہ فجر کی ہوں یا کسی اور وقت کی وہ ایسے مقام پر پڑھی جائیں جو مسجد سے علٰحدہ ہو۔ اسلئے کہ جہاں فرض نماز ہوتی ہو وہاں پھر کوئی دوسری نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ ملے تو صف سے علٰحدہ مسجد کے کسی گوشہ میں پڑھ لے۔

مسئلہ :- اگر جماعت کا قعدہ ملجاوے اور رکعتیں نہ ملیں تب بھی جماعت کا ثواب مل جائے گا۔

مسئلہ :- جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ ملجاوے تو سمجھا جائے گا کہ وہ رکعت مل گئی ہاں اگر رکوع نہ ملے تو اس رکعت کا شمار ملنے میں نہ ہو گا۔

سوالات

۱ - اگر فرض نماز باجماعت کھڑی ہوگئی اور تم تنہا نماز پڑھ رہے ہو تو تم کو کیا کرنا چاہیئے دو رکعت تین اور چار رکعت سب کا حکم علٰحدہ علٰحدہ بتلاؤ۔

۲ - اگر فرض نماز شروع ہوگئی اور تم نے ابھی سنت نہیں پڑھی تو فرض میں مل جانا چاہیئے یا سنتوں کے پڑھنے میں مشغول ہوجانا چاہیئے۔ مفصل بتلاؤ۔

۳ - امام کو قیام میں پاجاؤ جب پوری رکعت ملے گی یا رکوع میں پاجاؤ جب بھی رکعت مل جائے گی، اور اگر سجدہ میں پایا تو رکعت ملی یا نہیں ؟

جمعہ کے فضائل

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ تمام دنوں سے بہتر جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کئے گئے اور اسی دن وہ جنت میں داخل

کیے گئے اور اسی دن جنت سے باہر لائے گئے اور قیامت کا وقوع بھی اسی دن ہوگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسوقت اللہ تعالےٰ سے دعا کرے تو ضرور قبول ہو۔ علماء میں اختلاف ہے کہ یہ ساعت جس کا ذکر حدیث میں گذرا کس وقت ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت میں چالیس قول نقل کیئے ہیں مگران سب میں دو قولوں کو ترجیح دی ہے ایک یہ کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز کے ختم ہونے تک ہے دوسرے یہ کہ وہ ساعت اخیر دن میں ہے اور دوسرے قول کو ایک جماعت کثیرہ نے اختیار کیا ہے اور بہت احادیث صحیحہ اسکی مؤید ہیں شیخ دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا جمعہ کے دن کسی خادمہ کو حکم فرماتی تھیں کہ جمعہ کا دن ختم ہونے لگے تو ان کو خبر دے تاکہ وہ اسوقت ذکر اور دعا میں مشغول ہو جائیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی روز کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھا کرو کیونکہ وہ اسی دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم آپ پر کیسے پیش کیا جاتا ہے حالانکہ بعد وفات آپ کی ہڈیاں بھی نہ ہوں گی حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ کے لئے زمین پر انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بدن حرام کر دیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے بزرگ ہے عید الفطر اور عید الضحیٰ سے بھی زیادہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کی عظمت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان

Scanned by CamScanner

جمعہ کے دن یا شب جمعہ کو مرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ کو ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانوں اس دن کو اللہ تعالےٰ نے عید مقرر فرمایا ہے پس اس دن غسل کرو اور جسکے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک اس دن لازم کرلو۔

جمعہ کے آداب

جمعہ کے دن بعد غسل کے عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اسکے پاس ہوں پہنے اور ممکن ہو تو خوشبو لگائے اور ناخن وغیرہ بھی کترائے جامع مسجد میں بہت سویرے جائے جو شخص جتنے سویرے جائے گا اسی قدر اسکو ثواب زیادہ ملے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے اس مسجد کے دروازے پر جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے کھڑے ہوتے ہیں اور سب سے پہلے جو آتا ہے اسکو پھر اسکے بعد دوسرے کو اسی طرح درجہ بدرجہ سب کا نام لکھتے ہیں سب سے پہلے جو آیا اسکو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اونٹ قربانی کرنے والے کو اسکے بعد جیسے گائے کی قربانی کرنے والے کو پھر جیسے اللہ تعالےٰ کے واسطے مرغ ذبح کرنے والے کو پھر جیسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی کو انڈا صدقہ دینے والے کو پھر جب خطبہ ہونے لگتا ہے فرشتے وہ دفتر بند کرلیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن فجر نماز میں سورہ الٓمٓ سجدہ اور ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ پڑھتے تھے لہٰذا ان سورتوں کو جمعہ کے دن فجر کی نماز میں مستحب سمجھ کر کبھی کبھی پڑھا کرے کبھی کبھی ترک کردے تاکہ لوگوں کو وجوب کا خیال نہ ہو، جمعہ کی

نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون یا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے تھے۔ جمعہ کے دن خواہ نماز سے پہلے یا پیچھے سورۂ کہف پڑھے اسکے لئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا کہ قیامت کے اندھیرے میں اسکے کام آوے گا اور اس جمعہ سے پچھلے جمعہ تک جتنے گناہ اس سے ہوئے تھے سب معاف ہو جاویں گے علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں گناہ صغیرہ مراد ہیں اسلئے کہ کبیرہ بے توبہ کے نہیں معاف ہوتے واللہ اعلم جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے میں اور دنوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے اسی لئے احادیث میں وارد ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کرو۔

جمعہ کی نماز کی فضیلت اور تاکید

نماز جمعہ فرض عین ہے اور قرآن مجید اور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اعظم شعائر اسلام سے ہے منکر اس کا کافر اور بے عذر تارک اس کا فاسق ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل اور طہارت بقدر امکان کرے بعد اسکے اپنے بالوں میں تیل لگائے اور خوشبو کا استعمال کرے اسکے بعد نماز کے لئے چلے اور جب مسجد میں آئے کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر نہ بیٹھے پھر جس قدر نوافل اسکی قسمت میں ہوں پڑھے پھر جب امام خطبہ پڑھنے لگے تو سکوت[1] کرے تو گذشتہ جمعہ سے اس وقت تک کے گناہ

[1] دوسری حدیث میں ہے کہ جس وقت امام منبر پر آکر بیٹھ جاوے تو اسوقت سے نماز پڑھنا اور کلام کرنا ناجائز ہے اور یہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔ ۱۲ (حاشیہ ب)

اس شخص کے معاف ہو جائینگے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن خوب غسل کرے اور سویرے مسجد میں پیادہ پا جاوے سوار ہو کر نہ جاوے پھر خطبہ سنے اور اس درمیان میں کوئی لغو فعل نہ کرے تو اسکو ہر قدم کے عوض میں ایک سال کامل عبادت کا ثواب ملیگا ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی نمازوں کا۔ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین جمعہ سستی سے یعنی بے عذر ترک کر دیتا ہے اسکے دل پر اللہ تعالیٰ مہر کر دیتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ خداوند عالم اس سے بیزار ہو جاتا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے تارکین جمعہ کے حق میں فرمایا کہ میرا مصمم[1] ارادہ ہوا کہ کسی کو اپنی جگہ امام کر دوں اور خود ان کے گھروں کو جلا دوں جو نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے اسی مضمون کی حدیث ترک جماعت کے حق میں بھی وارد ہوئی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بے ضرورت جمعہ کی نماز ترک کر دیتا ہے وہ منافق[2] لکھ دیا جاتا ہے ایسی کتاب میں جو تغیر و تبدل سے بالکل محفوظ ہے یعنی اسکے نفاق کا حکم ہمیشہ رہے گا۔ ہاں اگر توبہ کرے یا ارحم الراحمین اپنی عنایت سے معاملہ فرمائے تو دوسری بات ہے۔

نماز جمعہ کے واجب ہونے کی شرطیں

۱۔ مقیم ہونا پس مسافر پر نماز جمعہ واجب نہیں۔

---

[1] یعنی مضبوط اور مستقل ارادہ ہو گیا مگر بعض وجوہات سے آپ نے ایسا نہیں کیا ۱۲

[2] یہ غرض نہیں ہے کہ وہ کافر ہو گیا ہو کہ حقیقی معنی منافق کے ہیں بلکہ منافق کی سی خصلت ہے جو گناہ ہے

۲- صحیح ہونا، پس مریض پر نماز جمعہ واجب نہیں جو مرض جامع مسجد تک پیادہ پا جانے سے مانع ہو اسی مرض کا اعتبار ہے۔ بڑھاپے کی وجہ سے اگر کوئی شخص کمزور ہو گیا کہ مسجد تک جا سکے یا نابینا ہو یہ سب لوگ مریض سمجھے جائینگے اور نماز جمعہ ان پر واجب نہ ہوگی۔

۳- آزاد ہونا، غلام پر نماز جمعہ واجب نہیں۔

۴- مرد ہونا۔ عورت پر نماز جمعہ واجب نہیں۔

۵- جماعت کے ترک کرنے کے جو عذر اوپر بیان ہو چکے ہیں ان سے خالی ہونا، اگر ان عذروں میں سے کوئی عذر موجود ہو تو نماز جمعہ واجب نہ ہوگی۔

مثال - ۱:- پانی بہت زور سے برستا ہو۔

۲:- کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہو۔

۳:- مسجد میں جانے میں کسی دشمن کا خوف ہو۔

۶:- اور نمازوں کے واجب ہونے کی جو شرطیں اوپر ہم ذکر کر چکے ہیں وہ بھی اس میں معتبر ہیں یعنی عاقل ہونا بالغ ہونا مسلمان ہونا یہ شرطیں جو بیان ہوئیں نماز جمعہ کے واجب ہونے کی تھیں اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرطوں کے نماز جمعہ پڑھے نماز ہو جائے گی یعنی ظہر کا فرض اسکے ذمہ سے اتر جائے گا۔ مثلاً کوئی مسافر یا کوئی عورت نماز جمعہ پڑھے۔

جمعہ کی نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں

۱- مصر یعنی شہر یا قصبہ پس گاؤں اور جنگل میں نماز جمعہ درست نہیں البتہ جس گاؤں

کی آبادی قصبے کے برابر ہو اور قصبہ کی ہیئت بھی رکھتا ہو مثلاً دو رویہ دکانیں ہوں اور بازار وغیرہ بھی لگتا ہو ۱۲ (محمود عیسٰی)

اور مثلاً جہاں تین چار ہزار آدمی ہوں وہاں جمعہ درست ہے۔

۲ - ظہر کا وقت پس ظہر سے پہلے یا اسکے نکل جانے کے بعد نماز جمعہ درست نہیں حتّٰی کہ اگر نماز جمعہ پڑھنے کی حالت میں وقت جاتا رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی اگرچہ قعدۂ اخیرہ بقدر تشہد[1] کے ہو چکا ہو۔

۳ - خطبہ یعنی لوگوں کے سامنے اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنا خواہ صرف سبحان اللہ یا الحمد للہ کہہ دیا جاوے اگرچہ صرف اسی قدر پر اکتفا کرنا بوجہ مخالفت سُنّت کے مکروہ ہے[2]

۴ - خطبہ کا نماز سے پہلے ہونا اگر نماز کے بعد خطبہ پڑھا جائے تو نماز نہ ہوگی۔

۵ - خطبہ کا وقت ظہر کے اندر ہونا پس وقت آنے سے پہلے اگر خطبہ پڑھ لیا جائے تو نماز نہ ہوگی۔

۶ - جماعت یعنی امام کے سوا کم سے کم تین آدمیوں کا شروع خطبہ سے نماز ختم ہونے تک موجود رہنا مگر شرط یہ ہے کہ یہ تین آدمی ایسے ہوں جو امامت کر سکیں پس اگر صرف

---

[1] یعنی التحیات پوری مع اشہد ان لا الٰہ الا اللہ الخ پڑھ چکا ہو ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

[2] بعض لوگوں کا خیال ہے خصوصاً ان صاحبان کا جن پر غلبۂ ظاہریت ہے کہ خطبہ ایک وعظ ہے اور اسکا سامعین کی زبان میں ہونا ضروری ہے حالانکہ خطبہ ذکر اللہ و شرط نماز جمعہ ہے اس کو وعظ و پند سے اسی قدر تقریب فہم کے خیال سے مناسبت سمجھ لینا چاہیئے جیسے نماز کے اندر قرأت قرآن کو اسی وجہ سے زمانۂ خیر القرون میں باوجود تجسس کے اس کی نظیر نہ ملے گی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ یا تابعین نے غیر عربی زبان میں خطبہ پڑھا یا اس کی اجازت دی حالانکہ بعض صحابہ دوسرے ممالک کے تھے اور اسلامی قلمرو میں ایران و کابل بھی داخل ہو گئے تھے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

عورتیں یا نابالغ لڑکے ہوں تو نماز نہ ہوگی۔

۷ - عام اجازت کے ساتھ علی الاشتہار نماز جمعہ کا پڑھنا کسی خاص مقام میں چھپ کر نماز جمعہ درست نہیں اگر کسی ایسے مقام پر نماز جمعہ پڑھی جائے جہاں عام لوگوں کو آنے کی اجازت نہ ہو یا جمعہ کی مسجد کے دروازے بند کر لئے جاویں تو نماز نہ ہوگی۔

وہ شرائط جو نماز جمعہ کے صحیح ہونے کے بیان ہوئے اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرائط کے نماز جمعہ پڑھے تو اس کی نماز نہ ہوگی نماز ظہر پھر اسکو پڑھنا ہوگی۔ چونکہ یہ نماز نفل ہوگی اور نفل کا اس اہتمام سے پڑھنا مکروہ ہے۔ لہٰذا ایسی حالت میں نماز جمعہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

جمعے کے خطبے کے مسائل

جب خطبہ شروع ہو جاوے تو تمام حاضرین کو اس کا سننا واجب ہے خواہ امام کے نزدیک بیٹھے ہوں یا دور اور کوئی ایسا فعل کرنا جو سننے میں مخل ہو مکروہ تحریمی ہے اور کھانا پینا بات چیت کرنا چلنا پھرنا سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا یا تسبیح پڑھنا یا کسی کو شرعی مسئلہ بتا دینا جیسا کہ حالتِ نماز میں ممنوع ہے ویسا ہی اسوقت بھی ممنوع ہے ہاں خطیب کو جائز ہے کہ خطبہ پڑھنے کی حالت میں کسی کو شرعی مسئلہ بتا دے۔

مسئلہ :- دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت میں امام یا مقتدی کو ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا مکروہ تحریمی ہے ہاں بے ہاتھ اُٹھائے ہوئے اگر دل میں دُعا مانگی جائے

Scanned by CamScanner

تو جائز ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں، رمضان کے اخیر جمعے کے خطبے میں وداع وفراق کے مضامین پڑھنا بوجہ اسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے منقول نہیں نہ کتب فقہ میں کہیں اسکا پتہ ہے اور اس پر مداومت کرنے سے عوام کو اسکے ضروری ہونے کا خیال ہوتا ہے اسلئے بدعت ہے۔

تنبیہ ۔ ہمارے زمانہ میں اس خطبہ کا ایسا التزام ہو رہا ہے کہ اگر کوئی نہ پڑھے تو وہ مورد طعن ہوتا ہے اور اس خطبہ کے سننے میں اہتمام بھی زیادہ کیا جاتا ہے جو اہتمام فرائض سے کہیں بڑھ کر ہے اسلئے جائز نہیں صریحی بدعت ہے خوب سمجھ لو ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

مسئلہ :۔ خطبہ کا کسی کتاب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ :۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اسم گرامی اگر خطبے میں آئے تو مقتدیوں کو اپنے دل میں درود شریف پڑھ لینا جائز ہے بہتر یہ ہے کہ جو شخص خطبہ پڑھے وہی نماز پڑھائے اور اگر دوسرا پڑھائے تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ :۔ خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً اقامت کہہ کر نماز شروع کر دینا مسنون ہے خطبے اور نماز کے درمیان میں کوئی دنیاوی کام کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر درمیان میں فصل زائد ہو جائے تو اسکے بعد خطبے کے اعادہ کی ضرورت ہے ہاں اگر کوئی دینی کام ہے مثلاً کسی کو شرعی مسئلہ بتائے یا وضو نہ رہے اور وضو کرنے جائے یا بعد خطبے کے معلوم ہو کہ اسکو غسل کی ضرورت تھی اور غسل کرنے جائے تو کچھ کراہت نہیں نہ خطبے کے اعادہ کی ضرورت ہے۔

مسئلہ :۔ بہتر یہ ہے کہ جمعے کی نماز ایک مقام میں ایک ہی مسجد میں سب لوگ جمع ہو کر پڑھیں اگرچہ ایک مقام کی متعدد مسجدوں میں جمعہ جائز ہے۔

مسئلہ :۔ اگر قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھتے وقت یا سجدۂ سہو کے بعد آکر ملے تو اسکی شرکت صحیح ہو جائے گی اور اسکو جمعہ کی نماز تمام کرنا چاہیئے ظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ :۔ دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا اور کسی زبان میں خطبہ پڑھنا یا اسکے ساتھ کسی اور زبان کے اشعار ملا دینا جیسا کہ ہمارے زمانہ میں بعض عوام کا دستور ہے خلافِ سنت اور مکروہ تحریمی ہے۔

سوالات

۱ – جس قدر تم تبلا سکو اتنے جمعہ کے فضائل بیان کرو۔
۲ – جمعہ کے دن کیا مسنون ہے؟
۳ – جمعہ کے صحیح ہونے کی کیا شرطیں ہیں؟
۴ – اخیر جمعہ رمضان میں جو خاص اہتمام کرتے ہیں اسکی نسبت کیا حکم ہے؟
۵ – اگر کوئی شخص عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں خطبہ پڑھے یا خطبہ کا کام کرے تو جائز ہے یا نہیں؟

عیدین کی نماز کا بیان

شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو عید الفطر کہتے ہیں اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید الاضحیٰ یہ دونوں دن اسلام میں عید اور خوشی کے دن ہیں ان دنوں میں دو دو رکعت نماز بطور شکریہ کے پڑھنا واجب ہے جمعے کی نماز کی صحت و وجوب

Scanned by CamScanner

کے لیے جو شرائط اوپر ذکر ہو چکے ہیں وہی سب عیدین کی نماز میں ہیں سوا خطبے
کے کہ جمعہ کی نماز میں خطبہ فرض اور شرط ہے اور نماز سے پہلے پڑھا جاتا ہے اور
عیدین کی نماز میں شرط یعنی فرض نہیں سنت ہے اور نماز کے پیچھے پڑھا جاتا ہے مگر عیدین
کے خطبہ کا سننا بھی مثل جمعے کے خطبے کے واجب ہے۔ یعنی اس وقت بولنا چالنا
نماز پڑھنا سب حرام ہے۔

عید الفطر کے دن تیرہ چیزیں مسنون ہیں

۱:۔ شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا۔

۲:۔ غسل کرنا۔

۳:۔ مسواک کرنا

۴۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا۔

۵۔ خوشبو لگانا۔

۶۔ صبح کو بہت سویرے اٹھنا۔

۷۔ عیدگاہ میں بہت سویرے جانا۔

۸۔ قبل عیدگاہ جانے کے کوئی شیریں چیز مثل چھوہارے وغیرہ کھانا۔

۹۔ قبل عیدگاہ جانے کے صدقۂ فطر دینا۔

۱۰۔ عید کی نماز عیدگاہ میں جاکر پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلا عذر کے نہ پڑھنا چاہیے

۱۱۔ جس راستہ سے جائے اسکے سوا دوسرے راستہ سے واپس آنا۔

۱۲۔ پیادہ پا جانا۔

۱۳۔ دورراستہ میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ آہستہ آواز سے پڑھتا جائے۔

مسئلہ:۔ عید الفطر کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کرے کہ میں دو رکعت واجب نماز عید کی چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھتا ہوں یہ نیت کر کے ہاتھ باندھ لے اور سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ آخر تک پڑھ کے تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے اور بعد تکبیر کے ہاتھ لٹکا دے اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر تک توقف کرے کہ تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ سکیں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ لٹکائے بلکہ باندھ لے اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھ کر حسبِ دستور رکوع اور سجدہ کر کے کھڑا ہو اور اس دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ لے اسکے بعد تین تکبیریں اسی طرح کہے لیکن اب تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ لٹکائے رکھے اور پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جاوے۔

مسئلہ:۔ نماز کے بعد امام دو خطبے ممبر پر کھڑے ہو کر پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی دیر تک[سنت] بیٹھے جتنی دیر جمعہ کے خطبہ میں۔ عیدین کے خطبے میں پہلے تکبیر سے ابتدا کرے پہلے خطبہ میں نو مرتبہ اللہ اکبر الخ کہے اور دوسرے میں سات مرتبہ۔

مسئلہ:۔ عید الاضحٰی کی نماز کا بھی یہی طریقہ ہے اور اس میں بھی وہی سب چیزیں مسنون ہیں جو عید الفطر میں، فرق صرف اس قدر ہے کہ عید الاضحٰی کی نیت میں بجائے عید الفطر کے عید الاضحٰی کا لفظ داخل کرے۔ عید الفطر میں عید گاہ جانے

ل اگر زیادہ مجمع کی وجہ سے زیادہ توقف کی ضرورت ہو تو بھی مضائقہ نہیں ۱۲ حاشیہ ب

سے پہلے کوئی چیز کھانا مسنون ہے اس میں نہیں اور عید الفطر میں راستہ چلتے
وقت آہستہ تکبیر کہنا مسنون ہے اور اس میں بلند آواز سے اور عید الفطر کی نماز
دیر کر کے پڑھنا مسنون ہے اور عید الاضحیٰ کی سویرے اور یہاں صدقۂ فطر نہیں بلکہ
بعد میں قربانی ہے اہل وسعت پر مگر اذان و اقامت نہ اس میں ہے نہ اس میں۔

مسئلہ:۔ جہاں عید کی نماز پڑھی جائے وہاں اور کوئی نماز پڑھنا مکروہ ہے نماز
سے پہلے بھی اور پیچھے بھی ہاں بعد نماز کے گھر میں آکر نماز پڑھنا مکروہ نہیں اور
قبل نماز کے یہ بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ:۔ عورتیں اور وہ لوگ جو کسی وجہ سے نماز عید نہ پڑھیں ان کو قبل نماز عید
کے کوئی نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ:۔ تکبیر تشریق یعنی ہر فرض عین نماز کے بعد ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ
اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ واجب ہے
بشرطیکہ وہ فرض جماعت سے پڑھ رہا ہو اور وہ مقام مصر ہو یہ تکبیر عورت اور
مسافر پر واجب نہیں اگر یہ لوگ کسی ایسے شخص کے مقتدی ہوں جن پر تکبیر واجب ہے
تو ان پر بھی تکبیر واجب ہو جائے گی لیکن اگر منفرد اور عورت اور مسافر بھی کہہ لے
تو بہتر ہے کہ صاحبینؒ کے نزدیک ان سب پر واجب ہے۔

مسئلہ:۔ یہ تکبیر عرفہ یعنی نویں تاریخ کی فجر سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک کہنا چاہیئے
کل تئیس نمازیں ہوئیں جن کے بعد تکبیر واجب ہے۔

مسئلہ:۔ اس تکبیر کا بلند آواز سے کہنا واجب ہے، ہاں عورتیں آہستہ آہستہ آواز
سے کہیں نماز کے بعد فوراً تکبیر کہنا چاہیئے۔

مسئلہ :- اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ فوراً تکبیر کہہ دیں یہ انتظار نہ کریں کہ جب امام کہے تب کہیں۔

مسئلہ :- عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد بھی تکبیر کہہ لینا بعض کے نزدیک واجب ہے۔

مسئلہ :- عیدین کی نماز بالاتفاق متعدد مساجد میں جائز ہے۔

مسئلہ :- اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی ہو اور سب لوگ پڑھ چکے ہوں تو وہ شخص تنہا نماز عید نہیں پڑھ سکتا اسلئے کہ جماعت اس میں شرط ہے اسی طرح اگر کوئی شخص شریک نماز ہوا اور کسی وجہ سے اس کی نماز فاسد ہو گئی ہو تو وہ بھی اس کی قضا نہیں پڑھ سکتا نہ اس پر اسکی قضا واجب ہے، ہاں اگر کچھ اور لوگ بھی اسکے ساتھ شریک ہو جائیں تو پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ :- اگر کسی عذر سے پہلے دن نماز نہ پڑھی جاسکے تو عید الفطر کی نماز دوسرے دن اور عید الاضحیٰ کی بارھویں تاریخ تک پڑھ سکتے ہے عید الاضحیٰ کی نماز بے عذر بھی بارھویں تاریخ تک تاخیر کرنے سے ہو جائیگی مگر مکروہ ہے اور عید الفطر میں بے عذر تاخیر کرنے سے بالکل نماز ہی نہ ہو گی۔

عذر کی مثال :- (۱) کسی وجہ سے امام نماز پڑھانے کو نہ آیا ہو[1] (۲) پانی برس رہا ہو (۳) چاند کی تاریخ محقق نہ ہوا اور بعد زوال کے وقت جاتا رہے محقق ہو جائے۔ (۴) ابر کے دن نماز پڑھی اور بعد ابر صاف ہونے کے معلوم ہوا کہ نماز بے وقت

---

[1] مراد وہ امام ہے جس کے بدون نماز پڑھنے میں فتنہ کا اندیشہ ہو خواہ صاحب حکومت ہو یا نہ ہو اور اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو بہتر مسلمان کسی کو امام بنا کر نماز پڑھ لیں اور امام مقررہ کے نہ آنے کی وجہ سے دیر نہ کریں ۱۲ مولانا ظفر احمد صاحب

پڑھی گئی۔

مسئلہ :۔ اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت آکر شریک ہوا ہو کہ امام تکبیروں سے فراغت کر چکا ہو تو اگر قیام میں آکر شریک ہوا ہو تو فوراً بعد نیت باندھنے کے تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام قرأت شروع کر چکا ہو اور اگر رکوع میں آکر شریک ہوا ہو تو اگر غالب گمان ہو کہ تکبیروں کی فراغت کے بعد امام کا رکوع ملجاوے گا تو نیت باندھ کر تکبیر کہہ لے بعد اسکے رکوع میں جاوے اور رکوع نہ ملنے کا خوف ہو تو رکوع میں شریک ہو جاوے اور حالت رکوع میں بجائے تسبیح کے تکبیریں کہہ لے مگر بحالت رکوع تکبیریں کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھاوے اور اگر قبل اسکے کہ پوری تکبیریں کہہ چکے امام رکوع سے سر اٹھاوے تو یہ بھی کھڑا ہو جاوے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ اسے معاف ہیں۔

مسئلہ :۔ اگر کسی کی ایک رکعت عید کی نماز چلی جائے تو جب وہ اسکو ادا کرنے لگے تو پہلے قرأت کرے اسکے بعد تکبیر کہے۔

مسئلہ :۔ اگر امام تکبیر کہنا بھول جاتے اور رکوع میں اسکو خیال آئے تو اسکو چاہیے کہ حالت رکوع میں تکبیر کہہ لے پھر قیام کی طرف نہ لوٹے اور اگر لوٹ جائے تب بھی جائز ہے یعنی نماز فاسد نہ ہوگی مگر ہر حال میں بوجہ کثرت ازدحام سجدۂ سہو نہ کرے۔

مسئلہ :۔ جمعہ اور عیدین اور آہستہ آواز کی نمازوں میں آیت سجدہ نہ پڑھنا چاہیئے اس لئے کہ سجدہ کرنے میں مقتدیوں کے اشتباہ کا خوف ہے۔

لہ اگر کسی جگہ تھوڑے آدمی یعنے دس پانچ عیدین کی نماز پڑھیں یعنی ازدحام نہ ہو ۱۲

سوالات

۱۔ عیدین میں کتنی چیزیں مسنون ہیں؟
۲۔ کیا نماز پنجگانہ میں جتنے واجبات ہیں اس میں بھی اتنے ہی ہیں؟
۳۔ ان نمازوں کے پڑھنے کا طریقہ عملاً بتاؤ۔
۴۔ اگر امام دو ایک تکبیریں کہہ چکا ہے تو تم کس طرح نماز پوری کرو گے؟
۵۔ اگر دوسری رکعت میں شریک ہوئے تو تکبیریں کیسے کہو گے۔ مفصل بیان کرو۔

گھر میں موت ہو جانے کا بیان

مسئلہ:۔ جب آدمی مرنے لگے تو اسکو چت لٹا دو اور اسکے پیر قبلہ کی طرف کر دو اور سر کو اونچا کر دو تاکہ منہ قبلہ کی طرف ہو جائے اور اسکے پاس بیٹھ کر زور زور سے کلمہ پڑھو تاکہ تم کو پڑھتے سن کر خود بھی کلمہ پڑھنے لگے اور اسکو کلمہ پڑھنے کا حکم نہ کرو کیونکہ وہ وقت بڑا مشکل ہے نہ معلوم اسکے منہ سے کیا نکل جاوے۔

مسئلہ:۔ جب وہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے تو چپ ہو رہو یہ کوشش نہ کرو کہ کلمہ برابر جاری رہے اور پڑھتے پڑھتے دم نکلے کیونکہ مطلب تو فقط اتنا ہے کہ سب سے آخری بات جو اسکے منہ سے نکلے کلمہ ہونا چاہیئے اسکی ضرورت نہیں کہ دم ٹوٹنے تک کلمہ برابر جاری رہے۔ ہاں اگر کلمہ پڑھ لینے کے بعد پھر کوئی دنیا کی بات چیت کرلے تو پھر کلمہ پڑھنے لگو۔ جب وہ پڑھ لیوے تو پھر چپ[1] ہو جاؤ۔

مسئلہ:۔ جب سانس اکھڑ جائے اور جلدی جلدی چلنے لگے ٹانگیں ڈھیلی پڑ جاویں کہ کھڑی نہ ہو سکیں اور ناک ٹیڑھی ہو جاوے اور کنپٹی بیٹھ جائے تو سمجھو کہ اس کی موت

[1] یہ کچھ ضروری نہیں کہ آخر کلام کلمہ شریف ہی ہو بلکہ ذکر اللہ میں سے کچھ بھی ہو سب سے مقصود حاصل ہو۔

ہو گئی۔ اس وقت کلمہ زور زور سے پڑھنا شروع کردو۔

مسئلہ: سورۂ یٰسین پڑھنے سے موت کی سختی کم ہوتی ہے اسکے سرہانے اور کہیں اسکے پاس بیٹھ کر پڑھ دو یا کسی سے پڑھوا دو۔

مسئلہ: اسوقت کوئی ایسی بات نہ کرو کہ اس کا دل دنیا کی طرف مائل ہو جائے کیونکہ یہ وقت دنیا سے جدائی کا اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں حاضری کا ہے ایسے کام کرو اور ایسی باتیں کرو کہ دل دنیا سے پھر کر اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہو جائے مردہ کی خیر خواہی اسی میں ہے ایسے وقت بال بچوں کو سامنے لانا اور جس سے اسکو زیادہ محبت تھی اُسے سامنے لانا یا ایسی باتیں کرنا کہ اس کا دل ان کی طرف متوجہ ہو جائے اور اُن کی محبت اس کے دل میں سما جائے بڑی بُری بات ہے، دنیا کی محبت لے کر رخصت ہوا تو نعوذ باللہ بُری موت مرا۔

مسئلہ: مرتے وقت اگر اسکے منہ سے خدانخواستہ کفر کی کوئی بات نکلے تو اس کا خیال نہ کرو نہ اس کا چرچا کرو بلکہ یہ سمجھو کہ موت کی سختی سے عقل ٹھکانے نہیں رہی اس وجہ سے ایسا ہوا اور عقل جاتے رہنے کے وقت جو کچھ ہو سب معاف ہے اور اللہ تعالےٰ سے اس کی بخشش کی دعا کرتے رہو۔

مسئلہ:۔ جب مر جائے تو اسکے سب اعضا درست کرو اور کسی کپڑے سے اس کا منہ اس ترکیب سے کہ کپڑا ٹھوڑی کے نیچے نکال کر اسکے دونوں سرے سر پر لیجاؤ اور گرہ لگا دو کہ منہ پھیل نہ جائے اور آنکھیں بند کردو اور پیر کے دونوں انگوٹھے ملا کر باندھ دو تاکہ ٹانگیں پھیلنے نہ پاویں پھر کوئی چادر اُڑھا دو اور نہلانے اور کفنانے میں جہاں تک ہوسکے جلدی کرو منہ وغیرہ بند کرتے وقت یہ دعا پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ وَ

عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ مرجانے کے بعد اسکے پاس لوبان وغیرہ خوشبو سلگا دی جائے (اور جو ناپاک ہو یعنے نہانے کی جس کو حاجت ہو وہ اسکے پاس نہ رہے ۱۲ تا قل عفی عنہ)

مسئلہ:۔ مرجانے کے بعد جب تک اسکو غسل نہ دیا جائے اسکے پاس قرآن مجید پڑھنا درست نہیں۔

نہلانے کا بیان

مسئلہ:۔ جب گور وکفن کا سب سامان ہو جائے اور نہلانا چاہو تو پہلے کسی تخت یا بڑے تختے کو لوبان یا اگر بتی وغیرہ خوشبودار چیز سے دھونی دو تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ چاروں طرف دھونی دے کر مُردے کو اس پر لٹا دو اور کپڑے اُتار لو اور کوئی کپڑا ناف سے لے کر زانوں تک ڈال دو کہ اتنا بدن چھپا رہے۔

مسئلہ:۔ نہلانے کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے مُردے کو استنجا کرادو لیکن اس کی رانوں اور استنجے کی جگہ اپنا ہاتھ مت لگاؤ اور اس پر نگاہ بھی مت ڈالو بلکہ اپنے ہاتھ میں کوئی کپڑا لپیٹ لو اور جو کپڑا ناف سے لیکر زانوں تک پڑا ہے اسکے اندر اندر دُھلاؤ پھر اسکو وضو کرادو لیکن نہ کلی کراؤ نہ ناک میں پانی ڈالو نہ گٹے تک ہاتھ دُھلاؤ (اس کو خوب یاد رکھو کیونکہ ناواقف لوگ بڑی گڑبڑ کرتے ہیں ۱۲ تا قل عفی عنہ) پھر ہاتھ کہنی سمیت پھر سر کا مسح پھر دونوں پَیر اور اگر تین دفعہ روئی تر کر کے دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیر دی جائے اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیر دی جائے تو بھی جائز ہے اور مُردہ نہانے کی حاجت میں مرجائے تو اس طرح سے منہ اور ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے اور ناک اور کانوں میں روئی بھر دے کہ وضو کراتے اور نہلاتے وقت پانی نہ جانے پاوے

جب وضو کرا چکے تو سر کو گل خیرو یا کسی اور چیز سے جس سے صاف ہو جائے جیسے بیسن یا کھلی سے مل کر دھونے اور صاف کرے پھر مُردے کو بائیں کروٹ پر لٹا کر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نیم گرم تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالے یہاں تک کہ بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جاوے پھر داہنی کروٹ پر لٹائے اور اسی طرح سر سے پیر تک تین دفعہ اتنا پانی ڈالے کہ داہنی کروٹ تک پہنچ جاوے۔ اسکے بعد مُردے کو اپنے بدن سے لگا کر ذرا بٹھلا دے اور اسکے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملے اور دبائے اگر کچھ نکلے تو اسکو پونچھ کے دھو ڈالے اور وضو اور غسل میں اسکے نکلنے سے کچھ نقصان نہیں اب نہ دُہرائے اسکے بعد اسکو بائیں کروٹ پر لٹا دے اور کافور پڑا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ ڈالے پھر سارا بدن کسی کپڑے سے پونچھ پونچھ کر کفنا دے۔

مسئلہ:۔ اگر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نہ ہو تو یہی سادہ نیم گرم پانی کافی ہے اس سے اسی طرح تین دفعہ نہلا دیوے (اور نیا گھڑا ہونا اور بھی جتنے رسومات ہیں ان کو ہرگز نہ کرو اس میں سے بعض رسمیں بدعت سے گذر کر شرک تک پہنچ گئی ہیں) اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے اسی طرح یہ بڑی بُری رسم کس قدر ہمدردی کے خلاف ہے، کہ بعض لوگ مُردے کو نہلانے سے جی چراتے ہیں صرف نائن اور حجام ہی کے سپرد کر دیتے ہیں۔ آپ ہاتھ نہیں لگاتے عموماً مردوں میں خصوصاً عورتوں میں یہ مرض بہت ہے توبہ توبہ تم یہ بھی دیکھو گے جو لوگ بہت انگریزی پڑھے ہوئے ہیں ان کو کثرت سے تم ایسے کاموں میں نیز احکام شرعیہ میں ناواقف پاؤ گے ۱۲ ناقل عفی عنہ) اور بہت تیز گرم پانی سے مُردہ کو نہ نہلاؤ اور نہلانے کا یہ طریقہ جو بیان ہوا ہے سنت ہے اگر کوئی اس طرح تین دفعہ نہ نہلائے بلکہ ایک دفعہ سارے بدن کو دھو ڈالے تب بھی فرض ادا ہو گیا (بھال

یہ سب چیزیں لوبان، کافور عطر وغیرہ نہ ملے تو اسکے لئے نہلانے میں دیر مت کرو
بس سادے پانی سے نہلا کر جلد قبرستان لے جاوے ۱۲ ناقل عفی عنہ)

مسئلہ :۔ جب مردہ کفن پر رکھو تو سر پر عطر لگا دو اگر مردہ مرد ہو تو داڑھی پر عطر لگا دو پھر ماتھے اور ناک اور دونوں ہتھیلی اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دو بعض لوگ کفن میں عطر لگاتے ہیں اور عطر کی پھریری کان میں رکھ دیتے ہیں ۔ یہ سب جہالت ہے جتنا شرع میں آیا ہے اس سے زائد مت کرو۔

مسئلہ :۔ بالوں میں کنگھی نہ کرو نہ ناخن کاٹو نہ کہیں کا بال کاٹو سب اسی طرح رہنے دو ۔

مسئلہ :۔ اگر کوئی مرد مر گیا اور مردوں میں سے کوئی نہلانے والا نہیں ہے تو جو عورت اس کی محرم ہو وہی نہلائے غیر محرم کو ہاتھ لگانا درست نہیں اور اگر کوئی محرم عورت نہ ہو تو اسکو تیمم کرا دو لیکن اسکے بدن میں ہاتھ نہ لگاؤ بلکہ اپنے ہاتھ میں پہلے دستانے پہن لو تب ہاتھ لگاؤ۔

مسئلہ :۔ کسی کا خاوند مر گیا تو اسکی بی بی کو اس کا نہلانا اور کفنانا درست ہے اور اگر بیوی مر جائے تو خاوند کو بدن چھونا اور ہاتھ لگانا درست نہیں البتہ دیکھنا درست ہے اور کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا بھی درست ہے، اور اسی طرح نہلانا بدرجہ اولی درست نہیں (حاشیہ ب)

مسئلہ :۔ بہتر یہ ہے کہ جس کا رشتہ دار قریب ہو وہ نہلائے اور اگر وہ نہ نہلا سکے تو کوئی دیندار نیک آدمی نہلاوے (اس سے خوب سمجھ میں آگیا ہو گا کہ بعض جاہل لوگ جو صرف نائیوں کے حوالے مردے کو کر دیتے ہیں وہ کس قدر بے غیرت اور ظالم ہیں نیز یہ بھی

معلوم ہوگیا کہ جتنا قریبی رشتہ دار ہو وہی نہلا دے) افسوس کہ بعض متکبر اس کو اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

مسئلہ :۔ اگر نہلانے میں کوئی عیب دیکھے تو کسی سے نہ کہے اگر خدانخواستہ مرنے سے اسکا چہرہ بگڑ گیا اور کالا ہوگیا تو یہ بھی نہ کہے اور مطلق اس کا چرچا نہ کرے کہ یہ سب ناجائز ہے ہاں اگر وہ کھلم کھلا کوئی گناہ کرتا ہو جیسے عورت ناچنے گانے والی رنڈی تھی اور مرد کھلم کھلا بدکار، بھڑوا قبر پوجنے والا، شرابخوار یا قمار باز تھا ۱۲ ناقل عفی عنہ تو ایسی باتیں کہہ دینا درست ہیں کہ لوگ ایسی باتوں سے بچیں۔ اور توبہ کریں۔

سوالات

۱۔ جب آدمی مرنے لگے تو کیا کرنا چاہیئے منہ اور ٹانگیں یہ عورت کے کیوں باندھ دیتے ہیں؛

۲۔ نہلانے کا طریقہ مفصل بیان کرو اور تمہارے شہر یا گاؤں میں جو خرافات رسمیں اسکے علاوہ ہوتی ہیں ان کو بھی بتلاؤ۔

۳۔ عورت اگر مرجائے تو مرد اسکو چھو سکتا ہے یا نہیں، نہلانے کا حق کس کو ہے؛

۴۔ عطر کہاں لگانا چاہیئے اور کافور کہاں؛

کفنانے کا بیان

مسئلہ :۔ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا سنت ہے عورت کیلئے ایک کرتہ دوسری ازار (چادر کو ازار کہتے ہیں جو اوپر کی چادر سے ذرا چھوٹی ہوتی ہے بعض عورتیں بالکل پائجامہ کی طرح سی کر کے مردے کو پہناتی ہیں یہ بڑی جہالت ہے ۱۲ ناقل عفی عنہ) تیسرے سربند اور ڈھنی چوتھے چادر، پانچویں سینہ بند۔ ازار سر لیکر پاؤں تک ہونا چاہیئے اور چادر ازار سے ایک ہاتھ بڑی ہو اور کرتہ گلے سے لیکر پاؤں تک ہو لیکن نہ اسمیں کلی ہو نہ آستین اور سربند تین ہاتھ لمبا ہو اور سینہ بند چھاتیوں سے لیکر زانوؤں تک چوڑا اور اتنا لمبا ہو کر بند ہو جاوے اور مرد کو

صرف تین کپڑے میں کفنانا چاہیئے اول چادر دوسرے ازار یعنی چھوٹی چادر تیسرے کرتہ

مسئلہ :- اگر عورت کو کوئی پانچ کپڑوں میں نہ کفنا دے بلکہ فقط تین کپڑے کفن میں دیوے ایک ازار دوسرے چادر تیسرے سر بند تو یہ بھی درست ہے، اور اتنا کفن بھی کافی ہے اور تین کپڑوں سے بھی کم کر دینا مکروہ اور بُرا ہے ہاں اگر کوئی مجبوری اور لاچاری ہو تو کم دینا بھی درست ہے۔

مسئلہ :- سینہ بند اگر چھاتیوں سے لے کر ناف تک ہو تب بھی درست ہے لیکن رانوں تک ہونا زیادہ اچھا ہے۔

مسئلہ :- پہلے کفن میں تین دفعہ یا پانچ دفعہ لوبان وغیرہ کی دھونی دے دو تب اس میں مُردے کو کفناؤ۔

مسئلہ :- کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر بچھاؤ پھر ازار اسکے اُوپر کرتہ دکرتے کے اُوپر کا دامن چُن کر سرہانے کر دو جب مردہ رکھ دیا جائے تو اس چُنے ہوئے دامن کو بیچ میں جو پھاڑا ہے اسمیں سے سر نکال کر دامن پھیلا دو ۱۲ ناقل عفی عنہ پھر مُردے کو اس پر لیجا کے پہلے کُرتہ پہناؤ- اور سر کے بالوں کو دو حصّے کر کے کُرتے کے اُوپر سینہ پر ڈال دو ایک حصّہ داہنی طرف اور ایک بائیں طرف اسکے بعد سر بند سر پر اور بالوں پر ڈال دو اور اس کو نہ باندھو نہ لپیٹو پھر ازار لپیٹ دو پہلے بائیں طرف لپیٹو پھر داہنی طرف اس کے بعد سینہ باندھ دو پھر چادر لپیٹو پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف پھر کسی دھجی سے پیر اور سر کی طرف کفن باندھ دو اور ایک بند سے کمر کے پاس بھی باندھ دو کہ راستہ میں کُھل نہ جائے۔

مسئلہ :- کفن میں یا قبر کے اندر عہد نامہ یا اپنے پیر کا شجرہ یا اور کوئی دُعا رکھنا درست

نہیں اسی طرح کفن یا سینہ پر کافور سے یا روشنائی سے کلمہ وغیرہ کوئی دعا لکھنا
بھی درست نہیں البتہ کعبہ شریف کا غلاف بشرطیکہ کلمہ وغیرہ کچھ نہ لکھا ہو مضائقہ نہیں

مسئلہ :- اگر کوئی لڑکا مرجاوے اور اسکے نہلانے اور کفنانے کی عورتوں کو ضرورت پڑے
تو اسی ترکیب سے نہلاویں جو اوپر بیان ہو چکی ہے اور کفنانے کا بھی وہی طریقہ ہے جو
اوپر تم کو معلوم ہوا بس اتنا ہی فرق ہے کہ عورت کا کفن پانچ کپڑے ہیں اور مرد کا
کفن تین کپڑے جس کی تفصیل اوپر پڑھ چکے ہو۔

مسئلہ :- مرد کے کفن میں اگر دو ہی کپڑے ہوں یعنی چادر ازار اور کرتہ نہ ہو تب بھی
کوئی ہرج نہیں دو کپڑے بھی کافی ہیں اور دو سے کم دینا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی
مجبوری اور لاچاری ہو تو مکروہ بھی نہیں (تم نے مرد اور عورت دونوں کے کپڑوں میں یہ معلوم
کرلیا ہے کہ عورت کو تین کپڑے اور مرد کو دو کپڑے بھی دینا جائز ہیں پس اگر کسی کے
پاس وسعت نہ ہو تو اتنے ہی پر اکتفا کرے محض لوگوں کے طعن و لعن کا خیال کرکے مصیبت
میں نہ پھنسے ۱۲ ناقل عفی عنہ)

مسئلہ :- جو چادر جنازے کے اوپر یعنی چارپائی پر ڈالی جاتی ہے وہ کفن میں شامل
نہیں ہے کفن فقط اتنا ہی ہے جو ہم نے بیان کیا مرد اور نابالغ لڑکیوں کے لئے تو یہ چادر
بلا ضرورت زائد ہی ہے ہاں اگر ضرورت ہو مثلاً دھوپ وغیرہ ہو تو گھر کی چادر وغیرہ ڈال دو مگر اس چادر
کو کہیں منحوس نہ سمجھ لینا ورنہ سخت گناہ ہوگا اپنے صرف میں بلا تکلف پہلے کی طرح لاؤ
اور بالغ عورتوں کے لئے گہوارہ بنانا مستحب ہے بلکہ بعض وقت واجب ہے مگر اس میں
بھی گھر کا کوئی کپڑا استعمال کرو اور جو مردے کے جنازے کے اوپر شال دوشالہ پھول
وغیرہ ڈالتے ہیں صریح بدعت و جہالت ہے۔ اور یہ بات عجب دیکھو گے کہ جو لوگ

مُردے کے استعمالی کپڑے وغیرہ کو منحوس جانتے ہیں وہ مُردے کی جائیداد و نقدی روپیہ وزیورات کو منحوس نہیں جانتے اس میں تو وہ نوچ کھسوٹ بیوٹ بازی قفل بند کرائی ہوتی ہے کہ اللہ پناہ میں لکھے رونا دھونا سب کچھ مگر کنجی نہ دیں گے نہ معلوم یہ سب کیسے متبرک ہوجاتا ہے حالانکہ شریعت کے موافق جو چیز تقسیم ہوئی اور ناجائز طور سے اسکو دبالیا اور خرچ کردیا تو اس گناہ کی وجہ سے سچ مچ وہ منحوس ہے اس کا وبال ضرور ہوگا خوب سمجھ لو۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ،

مسئلہ :- جس شہر میں کوئی مرے وہیں اس کا گور و کفن کیا جاوے دوسری جگہ لے جانا بہتر نہیں بلکہ بعض وقت دوسری جگہ لے جانے میں لاش پھول جاتی ہے بدبو آنے لگتی ہے اس سے طبیعت متنفر ہوجاتی ہے اور یہ مقصد شرعی کے خلاف ہے، ۱۲ ناقل عفی عنہ) البتہ اگر کوئی جگہ کوس آدھ کوس دور ہو تو وہاں لے جانے میں کوئی حرج بھی نہیں۔

سوالات

۱۔ عورت کو کتنے کپڑے اور مرد کو کفن میں کتنے کپڑے دینا سنت ہیں؛

۲۔ ان کپڑوں کے نام بتلاؤ۔

۳۔ کس طرح کفنانا چاہیئے؛

۴۔ مُردے کے کفن میں کوئی چیز مثل عہد نامہ رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

۵۔ کپڑے میں جو عطر وغیرہ لگاتے ہیں یہ کیسا ہے فرض ہے یا واجب ہے، مرنے پر لوبان وغیرہ سلگانا کہاں کہاں درست ہے؛

جنازے کی نماز کے مسائل

مسئلہ :- نماز جنازے کے صحیح ہوجانے کے لئے دو قسم کی شرطیں ہیں ایک قسم کی وہ

شرطیں ہیں جو نماز پڑھنے والوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ وہی ہیں جو اور نمازوں کے لئے اُوپر بیان ہو چکیں یعنی طہارت[1] ستر عورت[2] (جسم کا چھپانا) استقبال قبلہ[3] (یعنی قبلہ کی طرف منہ کرنا) نیت[4]۔ البتہ وقت اس کے لئے شرط نہیں اور اس کے لئے تیمم بھی نماز نہ ملنے کے خیال سے جائز ہے مثلاً نماز جنازہ ہو رہی ہو اور وضو کرنے میں یہ خیال ہو کہ نماز ختم ہو جائے گی تو تیمم کرے بخلاف اور نمازوں کے کہ ان میں وقت کے چلے جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز نہیں (اور دوسری قسم کی شرط اصل کتاب بہشتی گوہر میں دیکھو طویل و دقیق ہونے کے خیال سے نہیں لکھی گئی ۱۲ ناقل عفی عنہ)

مسئلہ :- آجکل بعض لوگ جنازے کی نماز جوتہ پہنے ہوئے پڑھتے ہیں اُن کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ جگہ جس پر کھڑے ہوں پاک ہو اور جوتے دونوں پاک ہوں اور اگر جوتے پیر سے اتار دیئے اور ان پر کھڑے ہوں تو صرف جوتہ کا پاک ہونا ضروری ہے اکثر لوگ اس کا خیال نہیں کرتے اور ان کی نماز نہیں ہوتی۔

مسئلہ :- جس بچہ کا باپ یا ماں مسلمان ہو وہ بچہ مسلمان سمجھا جائے گا اور اس کی نماز پڑھی جائے گی۔

مسئلہ :- اگر کوئی مسلمان بے نماز پڑھے ہوئے دفن کر دیا گیا ہو تو اُس کی نماز اس کی قبر پر پڑھی جائے جب تک اس کی نعش کے پھٹ جانے کا اندیشہ نہ ہو۔ جب خیال ہو کہ اب نعش پھٹ گئی ہو گی پھر نماز نہ پڑھی جاوے۔

مسئلہ :- نماز جنازے میں دو چیزیں فرض ہیں۔

۱ - چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا، ہر تکبیر یہاں قائم مقام ایک رکعت کے سمجھی جاتی ہے۔

۲ - قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا جیسے فرض اور واجب نمازوں میں قیام فرض

Scanned by CamScanner

ہے اور بے عذر اسکا ترک کر دینا جائز نہیں (عذر کا بیان اوپر ہو چکا ہے)

مسئلہ :- نماز جنازے کا مسنون اور مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اسکے سینہ کے محاذ کھڑا ہو جائے (نماز جنازہ کو اکثر لوگ اگر آگے قبر ہو نہیں پڑھنے اور اسکو نماز پنجگانہ پر قیاس کرتے ہیں یہ بالکل بے اصل ہے آگے بھی قبر ہو تو نماز جنازہ بے خطر جائز ہے جب میت ہی کو آگے رکھ کر نماز جنازہ پڑھتے ہو تو قبر کا کیوں شبہ اور اوپر بھی پڑھ چکے ہو کہ اگر میت پر نماز جنازہ نہ پڑھی گئی ہو تو اسکی قبر پر بشرطیکہ نعش نہ پھٹنے کا اندیشہ ہو نماز پڑھی جائے غرضکہ اس نماز میں اس کا خیال نہ چاہیئے ہاں نمازیں جن میں سجدہ وغیرہ کیا جاتا ہے ان میں اگر داہنے بائیں قبریں نمایاں ہوں تو ہرگز نہ پڑھی جائیں اور بعض جاہل شاہ صاحب جو اپنے پیر وغیرہ کی قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں پکے مشرک [1] ہیں ۱۲ ناقل عفی عنہ) اور سب لوگ یہ نیت کریں کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ نماز جنازہ پڑھوں اللہ تعالے کے لئے اور میت کے لئے دُعا کروں یہ نیت کر کے دونوں ہاتھ مثل تکبیر تحریمہ کے کانوں تک اُٹھائے ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ مثل نماز کے باندھ لے اور سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ آخر تک پڑھے اسکے بعد پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہے مگر اس مرتبہ ہاتھ نہ اُٹھائے بعد اسکے درود شریف پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ وہی درود پڑھا جائے جو نماز میں پڑھا جاتا ہی پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہے اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اُٹھائے اس تکبیر کے بعد میت کے لئے دُعا کرے - اگر وہ بالغ ہو خواہ مرد ہو یا عورت تو یہ دُعا پڑھے :- اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا

[1] اور ایسے شاہ صاحبوں کو لعد توبہ اپنی بیوی سے تجدید نکاح ضروری ہے اور جو لوگ ایسے پیروں کے مرید ہوں اُن کو ان سے بدعقیدہ ہو جانا فرض ہے - ۱۲ ناقل عفی عنہ

وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَكَبِیْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔

اور اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔ اور اگر نابالغ لڑکی ہو تو یہ دعا پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً جب یہ دعا پڑھ چکے تو پھر اللہ اکبر کہے اور اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائے اور تکبیر کے بعد سلام پھیر دے جس طرح نماز میں سلام پھیرتے ہیں اس نماز میں التحیات اور قرآن مجید کی قرأت وغیرہ نہیں ہے۔

مسئلہ:۔ نماز جنازہ امام اور مقتدی دونوں کے حق میں یکساں ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ امام تکبیریں اور سلام بلند آواز سے کہے گا اور مقتدی آہستہ آواز سے باقی چیزیں یعنی ثنا اور درود اور دعا مقتدی بھی آہستہ آواز سے پڑھیں گے اور امام بھی آہستہ آواز سے پڑھے گا۔

مسئلہ:۔ نماز جنازہ میں مستحب ہے کہ حاضرین کی تین صفیں کر دی جائیں یہاں تک کہ اگر سات آدمی ہوں تو ایک آدمی ان میں سے امام بنا دیا جائے اور پہلی صف میں تین آدمی کھڑے ہوں اور دوسری میں دو اور تیسری میں ایک۔

مسئلہ:۔ جنازے کی نماز بھی ان چیزوں سے فاسد ہو جاتی ہے جن چیزوں سے دوسری نمازوں میں فساد آتا ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ جنازے کی نماز میں قہقہے سے وضو نہیں جاتا۔

مسئلہ:۔ جنازے کی نماز اس مسجد میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جو پنجوقتی نمازوں یا جمعہ یا عیدین کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو خواہ جنازہ مسجد کے اندر ہو یا مسجد کے باہر ہو

اور نماز پڑھنے والے اندر ہوں ہاں جو خاص جنازہ کی نماز کے لئے بنائی گئی ہے اس میں البتہ مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ:- میت کی نماز میں اس غرض سے زیادہ تاخیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جائے مکروہ ہے۔

مسئلہ:- اگر کوئی شخص جنازے کی نماز میں ایسے وقت پہنچا کہ کچھ تکبیریں اسکے آنے سے پہلے ہو چکی ہوں تو جس قدر تکبیریں ہو چکی ہیں ان کے اعتبار سے وہ شخص مسبوق سمجھا جائے گا اور اسکو چاہیئے کہ فوراً آتے ہی مثل اور نمازوں کے تکبیر تحریمہ کہہ کر شریک نہ ہو جائے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے جب امام تکبیر کہے تو اس کے ساتھ یہ بھی تکبیر کہے اور یہ تکبیر اسکے حق میں تکبیر تحریمہ ہو گی پھر جب امام سلام پھیر دے تو یہ شخص اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کرے اور اس میں کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں اگر کوئی شخص ایسے وقت میں پہنچے کہ امام چوتھی تکبیر بھی کہہ چکا ہو تو وہ شخص اس تکبیر کے حق میں مسبوق نہ سمجھا جائے گا اور اسکو چاہیئے کہ فوراً تکبیر کہہ کر شریک ہو جائے اور بعد ختم نماز کے اپنی گئی ہوئی تکبیروں کا اعادہ کرے۔

دفن کے مسائل

مسئلہ:- اگر میت کوئی شیر خوار بچہ یا اس سے کچھ بڑا ہو تو لوگوں کو چاہیئے کہ اس کو دست بدست لے جائیں یعنی ایک آدمی اسکو اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھالے پھر اس سے دوسرا آدمی لے لے اسی طرح بدلتے ہوئے لے جائیں اور اگر میت کوئی بڑا آدمی ہو تو اسکو کسی چارپائی وغیرہ پر رکھ کر لے جائیں اس کے چاروں پایوں کو ایک ایک

آدمی اٹھائے میت کی چارپائی ہاتھوں سے اٹھا کر شانوں پر رکھنا چاہیئے جنس مال و اسباب کے شانوں پر لادنا مکروہ ہے اسی طرح اس کا کسی جانور یا گاڑی وغیرہ پر رکھ کر لے جانا مکروہ ہے۔

مسئلہ :- جنازے کا تیز قدم لے جانا مسنون ہے مگر نہ اس قدر کہ نعش کو حرکت و اضطراب ہونے لگے۔

مسئلہ :- جنازے کے ہمراہ جو لوگ ہوں اُن کو کوئی دعا اور ذکر بلند آواز سے پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ :- جب قبر تیار ہو چکے تو میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں اتار دیں اس کی صورت یہ ہے کہ جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھا جائے اور اتارنے والے قبلہ رُخ کھڑے ہو کر میت کو اٹھا کر قبر میں رکھ دیں۔

مسئلہ :- قبر میں رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ :- میت کو قبر میں رکھ کر داہنے پہلو پر اسکو قبلہ رو کر دینا مسنون ہے۔

مسئلہ :- قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی وہ گرہ جو کفن کھل جانے کے خوف سے دی گئی تھی کھول دی جائے۔ اور بہتر ہے کہ وہ چٹ باہر نکال لی جاوے کیونکہ جو اس کا مقصود تھا کہ کفن نہ کھل جائے وہ حاصل ہو گیا اب ضرورت نہیں ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

مسئلہ :- بعد اسکے کچی اینٹوں یا نرکل سے اسکو بند کر دیں پختہ اینٹوں یا لکڑی کے تختوں سے بند کرنا مکروہ ہے ہاں جہاں زمین بہت نرم ہو قبر کے بیٹھ جانے کا خوف ہو تو پختہ کوٹھیاں یا لکڑی کے تختے بھی رکھ دینا جائز ہیں اور قبر کے اندر عہد نامہ یا اور کوئی دعا وغیرہ یا طاق کھود کر اس میں چراغ بتی وغیرہ رکھنا یا میت کے رکھنے کے بعد اس پر

کیوڑہ وغیرہ چھڑکنا یہ سب صریح جہالت و بدعت ہے، ہرگز نہ کرنا چاہیئے ۱۲ ناقل عفی عنہ)
مسئلہ :- عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کر کے رکھنا مستحب ہے، اور اگر میت کے بدن کے ظاہر ہو جانے کا خوف ہو تو پھر پردہ کرنا واجب ہے۔
مسئلہ :- قبر میں مٹی ڈالتے وقت مستحب ہے، کہ سرہانے کی طرف سے ابتدا کی جاوے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈال دے اور پہلی مرتبہ (مٹی ڈالنے میں یہ پڑھے ۱۲ ناقل عفی عنہ) مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور دوسری مرتبہ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى۔
مسئلہ :- بعد دفن کے تھوڑی دیر تک قبر پر ٹھہرنا اور میت کے لئے دعائے مغفرت کرنا یا قرآن مجید پڑھ کر اسکا ثواب اسکو پہنچانا مستحب ہے
مسئلہ :- بعد مٹی ڈال چکنے کے قبر پر پانی چھڑک دینا مستحب ہے (اور قبر پر چادر ڈالنا اور پھول وغیرہ رکھنا بدعت ہے ۱۲۔ ناقل عفی عنہ)
مسئلہ :- کسی میت کو چھوٹا ہو یا بڑا مکان کے اندر دفن نہ کرنا چاہیئے اسلئے کہ یہ بات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔
مسئلہ :- قبر کا مربع بنانا مکروہ ہے مستحب یہ ہے کہ اٹھی ہوئی مثل کوہان شتر (اونٹ کی پیٹھ کی طرح) بنائی جائے اسکی بلندی ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ ہونا چاہیئے
مسئلہ :- قبر کا ایک بالشت سے بہت زیادہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، قبر پر گچ کرنا یا اس پر مٹی لگانا مکروہ ہے۔
مسئلہ :- بعد دفن کر چکنے کے قبر پر کوئی عمارت مثل گنبد یا قبے وغیرہ بنانا

ف پر کرنا (ناقل عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

بغرض زینت[1] حرام[2] ہے۔

مسئلہ:۔ عورتوں کو جنازہ کے ہمراہ جانا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ:۔ اگر کسی شخص کو نماز جنازہ کی وہ دُعا جو منقول ہے یاد نہ ہو تو اسکو صرف اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کہہ دینا کافی ہے اگر یہ بھی نہ ہو سکے اور صرف چار تکبیروں پر اکتفا کی جائے تب بھی نماز ہو جائے گی اسلئے کہ دُعا فرض نہیں بلکہ مسنون ہے اور اسی طرح درود شریف بھی فرض نہیں ہے۔ بعض جگہ نماز جنازہ پڑھانے والا کوئی نہیں ملتا تو وہاں کے ناواقف مسلمان بدون نماز جنازہ پڑھے ہوئے دفن کر دیتے ہیں یہ ہرگز نہ چاہیئے۔ اگر خدانخواستہ ایسی معذوری پیش آجائے کہ باقاعدہ کوئی نماز پڑھانے والا نہیں ہے تو صرف چار تکبیریں کھڑے ہو کر کہہ دی جائیں نماز ہو جائیگی کیونکہ جنازے کی نماز میں صرف تکبیر و قیام فرض ہے جیسا کہ اوپر پڑھ آئے ہو۔

---

[1] بغرض زینت اسلئے لکھا گیا کہ عموماً زینت ہی مدنظر رہتی ہے بالفرض کسی کی نیت زینت کی نہ ہو استحکام و بقائے آثار کا خیال ہو جب بھی جائز نہیں بجز قبر سید الانبیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اس کا بقاء احترام اور استحکام تحرز اعن تسلط الکفار شعائر دین سے ہے ۱۲ محمود عیسیٰ۔

[2] حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی اس سے کہ قبروں کو پختہ بنایا جائے اور اس سے کہ اُن پر کوئی عمارت بنائی جاوے اور اس سے کہ اُن پر لکھا جائے روایت کیا اسکو ترمذیؒ نے ۱۲ اصلاح الرسوم بلکہ حدیث میں قبر کے زیادہ اونچی ہونے تک کی ممانعت ہے، چنانچہ صحیح مسلمؒ میں ابوالہیاج اسدی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تجھ کو اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا وہ یہ کہ کوئی تصویر مت چھوڑنا جس کو مٹا نہ دو، اور کوئی اونچی قبر نہ چھوڑنا جس کو برابر نہ کر دو امام نوویؒ اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس پر دلالت ہے کہ قبر کو زمین سے بہت زیادہ بلند نہ کیا جائے اھ (فصل فی طمس المثال وتسویۃ القبر المشرف) پس اگر کسی صاحب قدرت کو اللہ تعالیٰ ان احادیث پر عمل کی توفیق عطا فرمائے بالخصوص اس زمانہ میں کہ قبر پرستی کا بیحد چرچا ہے تو اس کا یہ فعل باعث اجر ہوگا نہ کہ موجب لعن وطعن ۱۲ ناقل عفی عنہ

مسئلہ :- اپنے لئے کفن تیار رکھنا مکروہ نہیں قبر کا تیار رکھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ :- قبروں کی زیارت کرنا یعنی ان کو جاکر دیکھنا مردوں کے لئے مستحب ہے بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتہ میں کم سے کم ایک مرتبہ زیارت قبور کی جائے اور بہتر یہ ہے کہ وہ دن جمعہ کا ہو۔

سوالات

۱۔ نماز جنازہ میں قیام و تکبیر سنت ہے یا مستحب سوچ کر تبلاؤ؟

۲۔ بالغ مردوں اور عورتوں اور لڑکی کے جنازے میں جو دعا پڑھی جاتی ہے۔ اس کو صحیح طور سے سناؤ۔

۳۔ اگر کوئی شخص کھڑے ہوکر صرف چار تکبیریں کہے یا مقتدیوں میں بعضوں کو دعائیں یاد نہ تھیں انہوں نے صرف تکبیریں کہیں تو ان کی نماز ہوگی یا نہیں مع سبب کے بتلاؤ۔

۴۔ کوئی بھولے سے دو تکبیروں یا تین تکبیروں پر سلام پھیر دے تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

۵۔ جو شخص دو تکبیروں کے بعد آکر ملا تو اس کو فوراً آکر نیت باندھ لینا چاہیئے یا کیا کرنا چاہیے اور امام کی تیسری تکبیر کو اپنے حق میں کیا سمجھے اور کون دعا پڑھے۔

۶۔ میت کو کس طرح لے جانا چاہیئے اور قبر میں اتارنے کا کیا طریقہ ہے؟ قبر میں میت کو چت لٹادے یا قبلہ رو داہنی کروٹ پر کردے سب کچھ پورے طور سے بیان کرو۔

مسجد کے احکام

مسئلہ :- مسجد کے در و دیوار پر قرآن مجید کی آیتوں اور سورتوں کا لکھنا اچھا نہیں اور مسجد بنانے میں اس پر نقش و نگار پھول پتی وغیرہ بنانا ناجائز ہے صریحی اسراف ہے اس میں مسجد کے احکام کو کوئی دخل نہیں آجکل لوگ اس میں بہت روپیہ برباد کرتے ہیں کاش اسی روپیہ سے جہاں ضرورت ہو وہاں دوسری مسجد بنوا دیں۔

مسئلہ :- مسجد کے اندر یا مسجد کی دیواروں پر تھوکنا یا ناک صاف کرنا بہت بُری

بات ہے اگر نہایت ضرورت درپیش آئے تو اپنے کپڑوں وغیرہ میں مل لے۔

مسئلہ :- مسجد کے اندر وضو یا کلی کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ :- مسجد کے اندر خرید و فروخت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ :- مسجد کو راستہ قرار دینا جائز نہیں ہے ہاں اگر سخت ضرورت لاحق ہو تو گاہے گاہے ایسی حالت میں مسجد سے ہو کر نکل جانا چاہیئے۔

تتمہ از ناشر غفرلہٗ ولوالدیہ

کتب مروجہ میں کفن کی کوئی مقدار درج نہ ہونے سے بڑی کوفت اور پریشانی اور سخت الجھن اور دشواری محسوس ہوئی ایک روز اخی مکرم و معظم جناب ڈاکٹر حکیم احمد صاحب علوی مدظلہ، ریٹائرڈ سول سرجن صوبہ ممالک متحدہ نے مجھے اس ضرورت کی جانب متوجہ فرمایا اور خواہش ظاہر فرمائی کہ میں اس کا تدارک کروں، حسن اتفاق کہ بہشتی ثمر (جس کے حصہ اول میں کفن اور دفن وغیرہ کے مسائل درج ہیں) کی نویں بار طباعت کے وقت مجھے برادر صاحب موصوف کے اس حکم اور خواہش کا دفعۃً خیال آگیا لہذا امتثالاً للامر اس کی تعمیل کرتا ہوں خدا کرے کوئی پریشان اہل دل میری اس ناچیز خدمت کو پسند فرما کر دل و جان سے میرے حسن خاتمہ کی دعا فرمائے آمین ثم آمین۔

واضح ہو کہ کفن کی مقدار گزوں کے اعتبار سے میت کے قد و قامت اور جسامت کی وجہ سے مختلف ہو سکتی ہے اسلئے شریعت میں کوئی خاص مقدار حسب تحریر حضرت اقدس الحاج مخدومی و مکرمی جناب مولانا مولوی محمد شفیع صاحب زید مجدہم مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند متعین نہیں۔

Scanned by CamScanner

لیکن عموماً لوگوں کو وقت پر تشویش ہوا کرتی ہے کہ کتنا کپڑا خریدیں اور کس طرح بنائیں اسلیئے ہم اس کا اندازہ درج کرتے ہیں لیتا جس کا عرض عموماً ایک گز ہوتا ہے اس کی مقدار حسب ذیل کافی ہوگی۔

مرد کے لئے کفن کی مقدار ۱۱ گز یا ½۱۳ گز اگر جسم بھاری ہو بحساب مندرجہ ذیل:-

کُرتہ گلے سے پاؤں تک ½۲ گز ازار چادر ¾۲ گز اُوپر کی چادر یا لفافہ ۳ گز، تھیلی ۲ عدد برائے غسل میت (فی چار گرہ) ½ گز ۲ عدد تہبند برائے غسل میت ½۱ گز - ½۲ گز۔

عورت کے لئے کفن کی مقدار ۲۲ گز یا ½۲۴ گز اگر جسم بھاری ہو بحساب مندرجہ ذیل:

کُرتہ گلے سے پاؤں تک ½۲ گز ازار یا چادر ¾۲ گز اُوپر کی چادر یا لفافہ ۳ گز تھیلی ۲ عدد برائے غسل (فی گرہ ۴) ½ گز ۲ عدد تہبند برائے غسل میت فی ½۱ گز ½۲ گز۔ سربند ½۱ گز، سینہ بند ½۱ گز عرض کا یعنی کُل ½۳ گز کا، چادر گہوارہ دو پاٹ کا چھ گز۔

بچّہ کے لئے کفن کی مقدار ۳ گز احتیاطاً بحساب مندرجہ ذیل:-

کُرتہ ½ گز یا ایک گز، چادر ½۱ گز، کپڑا اُوپر ڈالنے کے لئے ایک گز۔

سنّت کے مطابق مندرجہ ذیل اشیاء کی ضرورت ہے:-

لوبان۔ روئی۔ خطمی۔ کافور۔ عطر۔

مندرجہ ذیل اشیاء کا استعمال خلاف سنّت ہے:-

جانماز۔ چارپائی پر بچھانے کی چادر۔ سہرا۔ عرق گلاب یا عرق کیوڑہ قبر میں چھڑکنے کے لئے۔

تمت بالخیر

Scanned by CamScanner